نقوشِ زندگی

اکابر اہل السنّت

حصہ دوم، سوم

یادگار خطوط

مرتبہ
عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ مرحبا اکیڈمی

یا اللہ　　اصل کلمہ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ　　چو چاریار

نقوشِ زندگی

اکابر اہل السنت

(حصہ دوم)

یادگار خطوط

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 61

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید حنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: نقوشِ زندگی... اکابر اہل سنت (حصہ دوم)

سلسلۂ اشاعت: 61 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 336

قیمت: 350 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 16 صفر 1436ھ 8 دسمبر 2014ء بروز پیر

ناشر: مرحبا اکیڈمی

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

عبدالوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
کتب خانہ مجیدیہ	بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ عثمانیہ	بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14
اسلامی کتب خانہ	بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5
مکتبہ انوار القرآن	نزد دارالعلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344
مکتبہ حنفیہ	اردو بازار لاہور 0343-4955890

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

باب 1 9
دورِ طالب علمی کے خطوط 9
مکتوبات حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ 9
مکتوب نمبر ۱ بنام راقم الحروف 9
مکتوب نمبر ۲ بنام راقم الحروف 11
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۳ 12
راقم الحروف کے نام اصلاحی مکتوب نمبر ۴ ... 14
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۵ 16
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۶ 19
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۷ 20
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۸ 22
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۹ 24
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۰ 27
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۱ 29
خدام اہل سنت کے قیدیوں کو نصیحت نامہ 33
مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا مکتوب گرامی نمبر ۱۲ 33
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۳ 35
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۸ 37
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۵ 40
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۶ 42
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۷ 43
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۸ 45
راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۹ 50
مکتوب گرامی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مکتوب ۲۰ بنام راقم الحروف 51
راقم الحروف کے نام مکتوب ۲۱ 55
راقم الحروف کے نام مکتوب ۲۲ 56
اکابرین کے مکتوبات بنام راقم الحروف 59
(ا) مکتوب ۴ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ بنام راقم الحروف 59
مکتوب ۲ مولانا محمد منظور صاحب نعمانیؒ بنام راقم الحروف 61
مکتوب ۳ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ بنام راقم الحروف 63
مکتوب ۴ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ لکھنوٴ بنام راقم الحروف 65
مکتوب ۵ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ بنام راقم الحروف 70
مکتوب ۶ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ بنام راقم الحروف 74
مکتوب ۷ مولانا محمد منظور نعمانی بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب 78
مکتوب راقم الحروف بنام محمد عمار خان ناصر صاحب 82
مکتوبات مولانا محمد نافع صاحب بنام راقم الحروف 94
مکتوب مولانا محمد نافع صاحب بنام راقم الحروف . 97
جوابی مکتوب راقم الحروف بنام مولانا محمد نافع صاحب 102
(۸) مکتوب ۲ از مولانا محمد نافع صاحب بنام راقم الحروف 106
مکتوب راقم الحروف بنام مولانا زاہد الراشدی صاحب 107
مکتوب از مولانا زاہد الراشدی صاحب بنام راقم الحروف 108
مکتوب مولانا اعظم طارق بنام راقم الحروف 110
مکتوب ڈاکٹر لیاقت علی نیازی بنام راقم الحروف 111

مکتوب مولانا محمد فیاض سواتی بنام راقم الحروف 112
مکتوب مولانا عبدالرحیم صاحب نقشبندی بنام راقم الحروف 113
(۳) مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کراچی بنام راقم الحروف 114
مکتوب مولانا عبدالمعبود صاحب بنام راقم الحروف 115
(۳) مکتوب ۳ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سومرو بنام راقم الحروف 117
مکتوب ۴ مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی بنام راقم الحروف 119
مکتوب ۵ مولانا محمد یوسف صاحبؒ بنام راقم الحروف 119
مکتوب ۵ مولانا فیوض الرحمٰن (ریٹائرڈ بریگیڈیر) صاحب بنام راقم الحروف 121
مکتوب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بنام مولانا زاہد الراشدی صاحب 124
مکتوب مولانا عبدالمعبود صاحب بنام راقم الحروف 127
مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کراچی بنام راقم الحروف 129
(۴) مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی بنام راقم الحروف 129
(۵) خط مولانا تقی عثمانی بنام راقم الحروف 130
مکتوب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب بنام راقم الحروف 130
۱۹۷۴ء کے واقعات 132
مکتوب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بنام مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب راولپنڈی۔ ممبر وفاقی مجلس شوریٰ حکومت پاکستان 132
مکتوب قاری محمد امین صاحب بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب 134
۱۹۷۶ء کے واقعات 136
مکتوب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بنام مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ ممبر قومی اسمبلی 136
خط مولٰنا حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنی بنام راقم الحروف 150
(۱) خط مولانا محمد تقی عثمانی صاحب بنام راقم الحروف 151
خط سید خورشید احمد شاہ بنام راقم الحروف 151
مکتوب حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب بنام راقم الحروف 152
مکتوب حضرت مولانا عزیز گل صاحب اسیر مالٹا بنام راقم الحروف 153
مکتوب حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب 153
مکتوب حضرت پیر عبدالمالک صدیقی صاحب بنام راقم الحروف 154
مکتوب حضرت پیر خورشید احمد شاہ صاحب 155
مکتوب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی 156
مکتوب حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب سندھلوی کراچی 156
مکتوب حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری کراچی 157
مکتوب حضرت پیر خورشید شاہ صاحب خلیفہ حضرت حسین احمد مدنی صاحبؒ 158
خط حضرت مولانا عزیز گل صاحب اسیر مالٹا مدظلہٗ العالی بنام راقم الحروف 159
مکتوب حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری

.... 160
خط مولانا عاشق الٰہی بلند شہری صاحب بنام راقم الحروف 161
مکتوب شریف حضرت دین پوری بنام راقم الحروف 161
مکتوب مولانا محمد اسحٰق سندھلوی صاحب.. 162
مولانا سمیع الحق صاحب کا خط بنام راقم الحروف 163
مکتوب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب . 164
مکتوب بنام والد گرامی عبدالرشید صاحبؒ. 165
مکتوب بنام والد گرامی صوفی عبدالرشید صاحب مدظلہٗ........................ 167
مکتوب بنام والد گرامی جناب صوفی عبدالرشید صاحب 169
مکتوب بخدمت جناب صوفی عبدالرشید صاحب مدظلہٗ........................ 170
جوابی مکتوب حضرت عبدالرشید صاحب .. 171
مکتوب بنام والد صاحب مدظلہٗ العالی 172
مکتوب بنام والد محترم مدظلہ 175
مکتوب بنام پروفیسر عبدالمجید صاحب برادر راقم الحروف 178
مکتوب بنام والد گرامی جناب صوفی عبدالرشید صاحب 179
مکتوب حضرت قاری خبیب عمرؔ صاحب جہلمی 181
مکتوب حضرت مولانا سیّد قاسم شاہ بخاری . 182
مکتوب حضرت قاسم شاہ بخاری صاحب... 183
مکتوب حضرت محمد فاروقی نعمانی صاحب .. 184
مکتوب حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی 186
مکتوب حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی ... 187
مکتوب حضرت محمد عبدالمعبود صاحب 188
مکتوب حضرت محمد عبدالمعبود صاحب 189
مکتوب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب .. 191
مکتوب حضرت محمد فیاض خان سواتی صاحب 191
مکتوب حضرت محمد عزیز الرحمٰن صاحب ہزاروی راولپنڈی 192
مکتوب حضرت عزیز الرحمٰن راولپنڈی.... 194
مکتوب بنام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد 195
مکتوب حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد 196
مکتوب حضرت تابش صاحب قصوری 196
مکتوب بنام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد 199
جوابی مکتوب مولانا عبداللہ صاحب خطیب مرکزی لال مسجد اسلام آباد.................... 200
مکتوب حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی 201
مکتوب حضرت محمد امین شاہ صاحب مخدوم پوری 201
مکتوب حضرت محمد امین صاحب بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب 203
مکتوب حضرت محمد امین صاحب مخدوم پور پہوڑاں 206
مکتوب گرامی حضرت محمد امین صاحب مخدوم پور 208
مکتوب حضرت ظفر احمد قاسم صاحب 210
مکتوب حضرت میاں عبدالرشید صاحب لاہور 211
مکتوب حضرت میاں عبدالرشید صاحب لاہوری

عبدالوحید

.... 212
مکتوب حضرت عبدالعزیز صاحب ڈیرہ غازی خان 214
مکتوب حضرت محمد منشا تابش قصوری صاحب 215
مکتوب حضرت محمد اسحاق صدیقی صاحب سندھلوی 217
ایک دل شکستہ کا پیام اپنے سنی بھائیوں کے نام 219
مکتوب بنام حضرت مولانا محمد معاویہ صاحب امجد 222
مکتوب حضرت عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک 230
مکتوب حضرت ابوالحسن علی ندوی لکھنؤ... 232
مکتوب گرامی جناب حضرت مولانا عبدالرزاق سکندر صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان 233
مکتوب حضرت محمد اسحاق صدیقی........ 234
مکتوب مولانا عبدالقیوم حقانی بنام راقم الحروف 236
مکتوب مولانا محمد قاسم ابنِ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب 237
مکتوب حضرت عبدالرحیم صاحب اشعر .. 238
مکتوب حضرت عبدالقیوم حقانی صاحب ... 240
مکتوب حضرت عبدالرحیم اشعر صاحب .. 241
مکتوب گرامی مولانا محمد معاویہ امجد مخدوم پوری 241
مکتوب حضرت حافظ مہر محمد میانوالی 244
مکتوب حضرت محمد اسحاق صدیقی غفرلہٗ... 246
مکتوب حضرت محمد معاویہ صاحب امجدؔ ... 248
مکتوب بنام مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ 251
مکتوب مولانا عبدالقیوم حقانی بنام راقم الحروف 264
رائے گرامی مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب 265
تعارف وتبصرۂ کتب........ 266
تعلیمات اسلام از: حافظ عبدالوحید الحنفی (تبصرہ ماہنامہ القاسم) 266
(۱)سیرت رحمت للعالمین ﷺ 267
(۲) تعلیم السالک (سلاسل طیبہ، اربعین نبوی ﷺ) 268
(۳)مناقب آل واصحابِ رسول ﷺ.. 269
(۴) سلوک و طریقت کی حقیقت (تبصرہ ماہنامہ القاسم) 270
(۵)غزوہ بدر تک کی مہمات اور جنگِ بدر 270
(۶)تاریخ اسلام (تبصرہ ماہنامہ القاسم).. 272
مکتوب حضرت قاری فیوض الرحمٰن بنام مولانا جمیل الرحمٰن 273
مکتوب بنام بریگیڈیر ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب 274
مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی کراچی بنام راقم الحروف 277
مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی کراچی بنام راقم الحروف 278
مکتوب حضرت محمد عبدالمعبود........ 278
جواب از دفتر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی . 280
مکتوب بنام مولانا غلام غوث ہزارویؒ..... 281
جوابی مکتوب مولانا غلام غوث ہزاروی بنام راقم الحروف 282
نقل خط حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علمائے اسلام 283
مکتوب حضرت محمد عبدالرشید نعمانی کراچی 285
مکتوب مولانا محمد امین شاہ صاحب بنام راقم الحروف

عبدالوحید

.... 288
مکتوب مولانا محمد معاویہ صاحب امجد بنام راقم الحروف 290
(۲)مکتوب مولانا محمد امین شاہ صاحب.... 293
(۳) مکتوب مولانا محمد امین شاہ صاحب بنام راقم الحروف 296
مکتوب بنام حضرت مولانا محمد زہیر احمد صاحب مدظلہ 299
چار سالہ اسارت اڈیالہ جیل سے راقم الحروف کے خطوط.................................. 306
مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ 306
مکتوب بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ 312
مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ 316
مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ 321
مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ 324
مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ 328

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اہل سنت کا علم ہوتا رہے گا سر بلند

اہلِ سُنَّت کو کمال معرفت بخشا گیا
یہ جماعت راہِ حق کی رازداں رہ جائے گی

سربکف رہتے ہیں جو بھی شرک و بدعت کے خلاف
اُن کی قربانی ہی زیبِ داستاں رہ جائے گی

ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ چار یارؓ
ان کی ہر خوبی سدا وردِ زباں رہ جائے گی

اہلسُنّت کا علم ہوتا رہے گا سر بلند
دستِ باطل میں فقط ٹوٹی کماں رہ جائے گی

چار یاروںؓ کی خلافت کا ہے قرآں بھی گواہ
ان کی عظمت تاقیامت بے گماں رہ جائے گی

قاضی مظہرؒ نے لگایا جو چمن شاداب ہے
عندلیب اس میں ہمیشہ نغمہ خواں رہ جائے گی

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

باب 1

دورِ طالب علمی کے خطوط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ ﷺ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

مکتوبات حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ

مکتوب نمبر ا بنام راقم الحروف

عبدالوحید الحنفی

عزیزم حافظ عبدالوحید سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا عنایت نامہ ملا۔ جواب میں تاخیر ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق فرمائیں۔ آمین

مرکز نے خاکسار پارٹی کو متحدہ دینی محاذ میں شریک کر کے اور ان کے لیڈر کو نائب صدر بنا کر ہمیں پھر پریشان کر دیا ہے۔

مشرقی اور اس کی پارٹی کے متعلق اکابر حضرات رحمۃ اللہ علیہم کے جو فتاویٰ ہیں اس بنا پر تو وہ ملحد اور زندیق ہے۔ کسی طرح بھی یہ جماعت، دینی جماعت قرار نہیں دی جا سکتی۔ اگر یہ ہو سکتا ہے تو

پھر مودودی، پرویزی وغیرہ پارٹیاں کیوں نہیں دینی جماعتوں میں شمار ہو سکتیں؟

بندہ نے اکابر کو جوابات بھیج دیے ہیں۔ لیکن امید نہیں کہ اس فیصلہ کو واپس لے سکیں۔ یہاں اقبال قریشی متحدہ دینی محاذ بنانے کے لیے میرے پاس آیا تھا۔ میں نے صاف جواب دے دیا کہ میں اس کو صحیح نہیں سمجھتا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

حافظ محمد ایوب صاحب و دیگر احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

والسلام۔ خادم اہل سنت

الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ

۲۶ ربیع الاوّل ۱۳۹۰ھ

۲ جون ۱۹۷۰ء

مکتوب نمبر ۲ بنام راقم الحروف

عزیز محترم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ ملا۔ طالب خیر بخیر ہے۔ یہ صحیح ہے کہ وہاں کے حالات الیکشن کے لیے ساز گار نہیں کیوں کہ پہلے کام نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے تلہ گنگ سے جمیعت علمائے اسلام کی طرف سے کسی کو صوبائی سیٹ کے لیے کھڑا کر رہے ہیں۔ لیکن وہاں بھی محنت نہیں ہو رہی۔

یہاں حافظ غلام اکبر صاحب کی معاونت کے لیے ایک حافظ صاحب رکھ لیے ہیں۔ پہلے معلوم ہوتا تو آپ کو ہی لگا دیتے۔ ویسے بھیں میں بچوں کی تعلیم کے لیے حافظ کی ضرورت ہے۔ مشورہ کر کے اطلاع دوں گا۔ سانگ کلاں میں بھی ضرورت ہے۔

آپ کا یہاں ہونا جماعت کے لیے مفید تھا۔ الحمد للہ ہمارا تیس (۳۰) جلسوں کا انتخابی دورہ بڑی کامیابی سے چلتا رہا اور آج چکوڑہ میں آخری جلسہ ہے۔ کل اوڈھروال اور تھنیل فتوحی میں جلسے ہوئے۔

ان شاء اللہ ۲۵ جولائی سے دوسرا انتخابی دورہ شروع ہونے والا ہے جس میں ان شاء اللہ ۳۰/۳۵ گاؤں کے جلسے ہوں گے۔

خدام اہل سنت ماشاء اللہ اپنے حلقہ میں مقبول ہو رہی ہے۔ اور کسی

پارٹی کے اتنے کھلے جلسے نہیں ہو رہے۔ ہماری دعوت بالکل واضح ہے جو عوام کے لیے بھی قابل فہم و قبول ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطاء فرمائیں۔ صوبیدار غلام حسن صاحب ایم اے ایڈوکیٹ بھی پورے دورہ میں ساتھ ہیں۔ اور ماشاء اللہ مؤثر تقاریر کر رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔

اللہ تعالیٰ اہل سنت کو اور خدام کو غلبہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ

۲ جولائی ۱۹۷۰ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۳

عزیزم حافظ عبدالوحید صاحب سلمہٗ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ

طالب خیر بخیر ہے۔ یہاں ۹ تاریخ بروز منگل تھا۔ پھر منیٰ میں بدھ، جمعرات، جمعہ تین دن قربانی کے تھے۔ جمعہ کو ہم بعد نماز عصر رمی سے فارغ ہو کر رات بخیریت مکہ معظمہ حاضر ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حج اور زیارت روضہ رحمت للعالمین قبول فرمائیں۔ آمین۔

احباب کا سلام عرض کر دیا تھا۔ حق تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ آمین۔ دوائی اور آپ کا رقعہ مدینہ منورہ سے واپسی پر ملا اور پرچم بھی۔ تینوں پرچم مقاماتِ مقدسہ میں ساتھ لے گیا تھا۔ پہلے دو پرچم مدینہ منورہ میں میدان احد کی زیارت پر اس پہاڑی پر نصب بھی کر دیے تھے جہاں سرور کائنات ﷺ نے تیر انداز صحابہ کرامؓ کے ایک دستہ کو پہاڑی پر بٹھایا تھا۔

ظہور احمد مکتبہ رشیدیہ والے بھی ہمراہ تھے انہوں نے پہلے چڑھ کر لگائے۔ غار ثور اور غار حرا کی ابھی تک حاضری نصیب نہیں ہوئی۔

ہڈالہ کے مظفر صدیقی صاحب اور ان کے ساتھی منیٰ میں اور مکہ مکرمہ میں بھی ملاقات کے لیے آ گئے تھے۔ حاجی محمد خان صاحب فاروقی کو حج کے لیے اجازت نہیں ملی۔ البتہ انہوں نے پرچم بنا کر ساتھیوں کو دے دیے تھے۔ ہم نے بھی اپنے پرچم غار ثور پر فوٹو اتارنے کے لیے دے دیے تھے لیکن اس دن وقت پر وہ وہاں نہیں پہنچ سکے۔

پولیس کا وہاں پہرہ بھی لگا ہوا ہے۔ شاید فوٹو اتارنے میں اشکال ہو جائے۔ بہر حال کوشش کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ پرچمِ خلافت کو غالب فرمائیں اور اہل السنت و الجماعت اور خدام اہل سنت کو کامیابی نصیب ہو آمین۔ بجاہ نبی سید

المرسلین ﷺ۔

پروفیسر عبدالمجید صاحب سے بھی منیٰ میں دومرتبہ ملاقات ہوگئی تھی، بخیریت ہیں۔

عملہ، اساتذہ وغیرہ تمام احباب اور پرسانِ حال سے سلام عرض کر دیں۔

ان شاء اللہ ۲۳ نومبر بروز جمعہ صبح سات بجے کراچی سے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر راولپنڈی پہنچنے کا پروگرام ہے۔

والسلام

خادمِ اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

مکہ مکرمہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

۴ نومبر ۱۹۷۹ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید

راقم الحروف کے نام اصلاحی مکتوب نمبر ۴

حافظ عبدالوحید سلمہٗ۔ سلام مسنون۔

آپ کو جو تحریکِ خدام اہل سنت اور اس کے کام سے لگاؤ ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہے۔ آپ آرام کو چھوڑ کر لٹریچر کی طباعت کے لیے سفر کرتے ہیں اس کی وجہ سے آپ کی قدر ہے۔

آپ کو دفتر میں بٹھایا ہے آپ ایسی کوئی حرکت نہ کریں جو سنجیدگی

کے خلاف ہو۔ اخلاق سے آپ طلبہ پر قابو پائیں۔

اگر خادم کی حیثیت سے سب کے ساتھ سلوک کریں گے تو صحیح ہو گا اور قبول ہو گا اور اگر بڑا بننے کی کوشش کریں گے تو کی ہوئی خدمت بھی ضائع ہو جائے گی۔ اپنے غصہ پر قابو پانے کی کوشش کریں یہی اصلاحِ نفس ہے۔ اور اپنے آپ کو سب سے چھوٹوں میں شمار کریں۔

یہ ہمیشہ ملحوظ رہے، خلوص صرف ظاہری خدمت سے نصیب نہیں ہوتا، یہ نفس مارنے سے اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنے سے ہوتا ہے۔

نفس اپنے لیے کئی راستے نکال لیتا ہے۔

تم میں لالچ نہیں ہے تم دین کے لیے یہاں بیٹھے ہو لیکن ابھی اصلاحِ نفس تو نہیں ہوئی۔ یہ درجہ تو مجھے بھی نصیب نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

والسلام

خادمِ اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۰۰ھ

۸ مئی ۱۹۸۰ء

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۵

۹ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

حافظ عبد الوحید صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

طالب خیر بخیر ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آج شام کو ۸ بجے ہوائی اڈہ سے حرمین شریفین کے مبارک سفر کے لیے روانگی ہو گی۔

حاجی اشفاق الدین صاحب بھی ہمراہ ہوں گے۔ کراچی ہوائی اڈہ پر اس دن حاجی لال حسین اور حاجی اشفاق الدین صاحب وغیرہ احباب پہنچ گئے تھے۔

۲۔ کل بوقت عصر یہاں خدام کے دفتر شیر شاہ کالونی جانا ہوا۔ اور کچھ بیان بھی ہو گیا۔ صوفی محمد لطیف صاحب، نصیر احمد، نثار مہدی اور امیر زادہ وغیرہ احباب کام کر رہے ہیں۔ ان کے پاس "بے معنیٰ وضاحت" ابھی نہیں آئی۔ آپ ان کو بھیج دیں اور بھی اہم پتوں پر۔

۳۔ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے فون پر حاجی لال حسین صاحب سے وہاں جانے کے لیے وقت لے لیا تھا۔ چناں چہ کل صبح مفتی صاحب موصوف یہاں تشریف لائے تھے۔ ان کے ساتھ ہم جامعہ اسلامیہ گئے۔ مختلف شعبے وغیرہ انہوں نے دکھائے۔

مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی وغیرہ اساتذہ سے ملاقات

ہوئی۔ ”صحابہ آرڈیننس“ علماء کو دیا۔ اس کی افادیت پر روشنی ڈالی تو علماء بہت مطمئن ہو گئے۔

پھر گیارہ بجے سے بارہ بجے تک جامعہ کے وسیع ہال میں بیان ہوا۔ اکثر اساتذہ بھی موجود تھے اور طلبہ سے ہال بھرا ہوا تھا۔ میں نے عنوان ”خلافت راشدہ“ کا ہی رکھا اور ”حق چار یارؓ“ وغیرہ کا اپنا مؤقف واضح کیا۔ اور خارجیت کی تردید کی اور یزید کا فاسق ہونا حضرات اکابر کے حوالہ جات سے ثابت کیا۔ اور صحابہ آرڈیننس بھی پڑھ کر سنایا۔ اور صدر ضیاء الحق کی تائید کی۔ تمام مجمع آخر تک غور سے سنتا رہا۔

۴۔ جو لوگ بھی یہاں قیام گاہ پر ملنے آئے ہیں ان کو صحابہ آرڈیننس کی افادیت سمجھائی ہے اور صدر ضیاء الحق صاحب کی تائید کی ہے۔ اکثر لوگ صحابہ آرڈیننس سے بالکل واقف نہیں۔

حتیٰ کہ مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے بھی یہاں پر کہا تھا کہ اس میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ میں نے جب وضاحت کی کہ شیعہ پرچے تو ابھی تک اس کے خلاف قرارداد یں پیش کر رہے ہیں تو مطمئن ہو گئے۔ الحمد للہ کراچی کے خدام نے صحابہ آرڈیننس کو فوٹو کاپی طبع کرانے کے لیے آرڈر دے دیا ہے۔ اور ان شاء اللہ چالیس پچاس ہزار کی تعداد میں فوری طور پر چھپوا لیا جائے گا۔

یہاں کام کی بڑی ضرورت ہے، محنت چاہیے۔

حضرت درخواستی صاحب بھی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے جمعہ پر تقریر میں یزیدیت کی تردید کی ہے۔ اور ندیم وغیرہ کا نام بھی لیا ہے۔ وہ براستہ انگلینڈ حج پر جائیں گے۔ ان کے بڑے صاحبزادے مولانا فداالرحمٰن صاحب درخواستی یہاں ملاقات کے لیے آئے تھے۔..........

۵۔ دوسرے تمام شہری اور دیہاتی احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ کس کس کے نام لکھے جائیں، سب کو درجہ بدرجہ سلام کہہ دیں۔ جماعتی احباب اپنے مسلک اور مؤقف پر متفق اور متحد رہیں۔ یہ زمانہ فتنوں کا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو فتنوں سے محفوظ رکھیں۔ اور اتباع سنت، تحفظ مذہب اہل السنت و الجماعت اور استقامت نصیب فرمائیں۔ اور اہل السنت و الجماعت کو ہر مقام اور ہر مرحلہ پر کامرانی نصیب ہو۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وخلفاء الراشدین اجمعین

والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

حال وارد مکہ مکرمہ

۹ ستمبر ۱۹۸۱ء

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۶

۱۳ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

برادرم حافظ عبد الوحید صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طالب خیر بخیر ہے۔ کراچی سے خط ارسال کر دیا تھا۔ اس دن رات کو ہم کراچی سے پونے چار گھنٹے میں جدہ شریف پہنچ گئے تھے۔ پھر دن کو وہاں سے روانہ ہو کر قبل عصر کے مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہو گئی۔

یہاں مولوی عبد العزیز صاحب نیازی کے مکان میں ہی قیام ہے۔ حافظ محمد طیب صاحب کے بھائی حافظ محمد مسعود صاحب نے اپنا ایک کمرہ پہلے ہی لے رکھا ہے، ان کی وجہ سے بڑی آسانی ہو گئی ہے۔ وہ واپس پاکستان جا رہے ہیں۔ وہ خط کراچی میں ڈال دیں گے۔ حج کے لیے وہ ان شاء اللہ مکہ مکرمہ واپس پہنچ جائیں گے۔

امید ہے کہ جمعہ کا پروگرام حسب ترتیب چل رہا ہو گا۔

ہم ۴/۵ ذی الحجہ تک مدینہ منورہ ٹھہریں گے، پھر حج بیت اللہ کے لیے مکہ مکرمہ حاضری ہو گی ان شاء اللہ تعالیٰ

دعا کریں اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی برکات نصیب فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم رحمت للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

محترم حافظ غلام اکبر صاحب اور دیگر احباب کی خدمت میں سلام

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

عرض کر دیں۔ اللہ تعالیٰ حاجی احمد حسین صاحب کو بھی شفائے کاملہ عطا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ خدام کو فتنوں سے محفوظ رکھیں۔ ہم سب کو اتباعِ سنت اور استقامت نصیب فرمائیں اور اہل السنت و الجماعت کو ہر مقام اور ہر مرحلہ پر کامیابی نصیب ہو۔ آمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ

والسلام

خادمِ اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۱۳ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۱۳ ستمبر ۱۹۸۱ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۷

حافظ عبد الوحید صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ موصول ہوا۔ طالب خیر بخیر ہے۔ مدینہ منورہ سے بھی خط لکھ دیا تھا۔ غالباً پہنچ چکا ہو گا۔ روضہ مقدسہ میں حاضری کے وقت احباب کا سلام بھی عرض کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کی نیک مرادیں پوری فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

(۲) ۲۴ ستمبر (۱۹۸۱ء) کو ہم (مع حاجی اشفاق الدین صاحب) مولوی عبد العزیز صاحب نیازی کی ذاتی گاڑی پر بدر شریف کی زیارت کو

گئے۔ اور دن کو میدانِ جنگ کا نقشہ دیکھنا نصیب ہوا۔

نیا پرچم خدام اہل سنت کا میں نے شہداء بدر کی چار دیواری پر پھیلا کر رکھ دیا ہے۔ ٹانک (ڈیرہ اسمٰعیل خان) کے احباب کی وہاں ملاقات ہو گئی تھی۔ انہوں نے مجھے پہچان لیا تھا۔ بدر کی مٹی بھی تبرکاً لے لی ہے اور مسجد عریش کی بھی زیارت کی ہے۔ جہاں خود رحمت للعالمین ﷺ کے لیے چھپر بنایا گیا تھا اور حضرت صدیق اکبرؓ پہرہ دیتے رہے تھے۔

مدینہ منورہ اور بدر کے درمیان ایک کنواں (بیئر روحا) ہے، جہاں حضور ﷺ نے اس سفر مبارک میں قیام فرمایا تھا، اس کی زیارت کی ہے۔ نماز ظہر وہاں ادا کی اور پانی بھی تبرکاً لے لیا ہے۔ یا اللہ مدد کا سٹکر بھی بندہ نے مسجد میں لگا دیا تھا۔

(۳) یہاں ایک دن ایرانیوں نے حرم شریف میں شرارت کی ہے۔ خمینی رہبر کے نعرے لگائے ہیں۔ پولیس سے جھگڑا کیا ہے۔ پھر فوج نے آکر ان کی پٹائی کی ہے جس پر ایران نے احتجاج کیا ہے۔ سعودی وزیر داخلہ نے اس کا جواب دیا ہے۔ یہ خبر یہاں کے اخبار المدینہ میں شائع ہوئی ہے۔

(۴) جمعہ کے بعد ہفتہ یا اتوار کو ان شاء اللہ مکہ مکرمہ میں حاضری دیں گے......

تمام احباب کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔ بندہ کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔ والسلام

خادمِ اہل سنت مظہر حسین غفرلہ

از مدینہ منورہ

۲۹ ستمبر ۱۹۸۱ء

یکم ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۸

حافظ عبد الوحید صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! طالب خیر بخیر ہے۔ آپ کا خط حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب کو مکہ مکرمہ میں ایام حج کے بعد موصول ہو گیا تھا۔ مولانا موصوف کی ملاقات منیٰ میں ہی ہوئی اور وہاں سے ۱۲ ذی الحجہ کو مدینہ منورہ چلے گئے ہیں۔ وہاں سے ۲۴ اکتوبر کو پھر واپس انگلینڈ جائیں گے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ ۴/۵ روز کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوں گے، اب خط مکہ شریف کے پتہ پر نہ لکھیں۔

مدینہ منورہ کا پتہ سابق ہی ہو۔ معرفت محمد الیاس صاحب............

(۲) گورنر صاحب کے مجوزہ دورہ چکوال کے متعلق آپ کے خط کا آج تک انتظار رہا ہے۔ اس لیے جواب نہیں لکھا گیا۔ معلوم نہیں کیا

آخری فیصلہ ہوا؟ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم

شاید سابقہ پروگرام کے تحت میں اس جمعہ پر نہ پہنچ سکوں کسی اور صاحب کا احتیاطاً پروگرام مقرر کر لیں۔

پروازوں میں تاخیر ہو جایا کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔ احباب اور جماعت وغیرہ کے لیے دعا تو کی جاتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی مرادیں پوری فرمائیں اور سب کو سلام مسنون عرض کر دیں۔ آپ کے نام خط گویا ساری جماعت کے لیے ہوتا ہے۔

(۳) قاری شیر محمد صاحب یہاں ساتھ ہی ہیں اور مدینہ منورہ بھی ساتھ ہی جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ حاجی اشفاق الدین صاحب اور حافظ محمد رفیع صاحب وغیرہ سب احباب بخیریت ہیں۔

(۴) حافظ محمد رفیع صاحب ہمارے بعد ۲۳/۲۴ اکتوبر کو اپنے قافلہ کے ساتھ مدینہ منورہ جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۵) حافظ غلام اکبر صاحب سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ حافظ غلام محمد صاحب اور فاروق وغیرہ کی یہاں ملاقات نہیں ہوئی۔ کیوں کہ ہم معلم یوسف سیف الدین کے کیمپ کے علاوہ اور جگہ ٹھہرے تھے۔ عموماً احباب کی ملاقات نہیں ہو سکی۔

(۶) حضرت مولانا اسعد صاحب مدنی زید مجدھم سے مدینہ منورہ میں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ملاقات ہوئی تھی آپ نے فرمایا ہے کہ "علمی محاسبہ" ۲ عدد مزید ان کو لاہور جامعہ مدینہ کے ذریعہ مدینہ بھیج دیے جائیں۔ لہٰذا آپ ترمیم شدہ نسخے بھیج دیں۔ وہ ہندوستان میں چھپوانا چاہتے ہیں۔

والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

شب جمعہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۹

(۷ محرم ۱۴۰۲ھ کے محرم کے جلوس کے موقع پر ضلعی سرکاری میٹنگوں کی تفصیل حضرت کو لکھی گئی، جوابی خط میں حضرت نے فرمایا)

حافظ عبدالوحید سلمہٗ۔ سلام مسنون۔

حالات معلوم ہوئے............

حکام قانوناً ان کو خاموشی سے (جلوس کو) گزار بھی نہیں سکتے۔

۲۔ اگر دونوں طرف سے یا ایک ہماری طرف گرفتاریاں ہوں تو جلوس تو زور و شور سے گزاریں گے اس میں ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔

گرفتاریاں نہ ہوں اور اندر لوگ اکٹھے ہوں اور وہ ساری اشتعال انگیزی دیکھتے رہیں تو اس میں کیا فائدہ ہے یہ تو پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔

اس لیے میں نے آخری حل یہ نکالا تھا کہ ساری ذمہ داری

انتظامیہ اور شیعوں پر ڈال دی جائے۔ اس سے آئندہ روٹ تبدیلی ہونے کے لیے راستہ کھل سکتا تھا۔ عقل اسی موقع پر کام آیا کرتی ہے۔

۳۔ چوں کہ میری رائے امیر جماعت کی حیثیت سے ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ اچھا نکل سکتا ہے اور حکام کو یہ غلط فہمی نہیں کہ ہم دب کر کر رہے ہیں یا کسی پالیسی کے تحت، اس لیے اس بات کا خیال نہ کیا جائے کہ لوگ کیا کہیں گے۔

ہم کیا حیثیت رکھتے ہیں حضور سرور کائنات ﷺ نے بیعتِ رضوان لینے کے باوجود بامر الٰہی قریش کا مطالبہ تسلیم کر لیا تھا کہ ہم اس سال واپس چلے جائیں گے۔ اور اس کو قرآن میں فتح مبین قرار دیا گیا۔

حالاں کہ ہم نے تو شیعوں سے کوئی معاہدہ بھی نہیں کیا۔ بات ہماری انتظامیہ سے ہے۔ اب معلوم نہیں کہ انتظامیہ کیا کاروائی کرتی ہے۔

اور اب آخری تجویز یہی مفید ہے کہ ہم آخری لچک بھی قبول کر لیں اگر طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیا جائے کہ خاموش بیٹھیں گے اور اساتذہ وغیر بھی تو طلبہ مدنی مسجد میں ہی رہیں اور حافظ وغیرہ بھی لیکن ہر طرح ضبط کریں۔ ان کے علاوہ بھی اگر کچھ آدمی بیٹھ جائیں

خواہ دفتر میں اور انتظامیہ مان لے تو ٹھیک ہے۔ اگر انتظامیہ نہ مانے تو اس کو بھی مان لیں۔ غالباً انتظامیہ زیادہ اصرار نہیں کرے گی۔

اب ہمارے حزب اختلاف کا آخری طرز عمل کیا ہو گا، معلوم نہیں۔ صرف لاف زنی سے کام نہیں چلتا یہ بات سمجھ لیں کہ ان کے اندر کی مخالفت جا نہیں سکتی۔ یہ نفسانی وقار کی ضد ہے۔ اب تو وہ اس لیے خوش تھے کہ میٹنگ میں اسی کو بلایا جا رہا تھا۔ اور اس کو وقار کا ذریعہ سمجھا جا رہا تھا۔ ان کی مخالفت سے ان شاء اللہ انہی کو نقصان پہنچے گا، نہ کہ ہم کو۔ ہم نے اپنے مؤقف پر قائم رہنا ہے۔

آپ لوگوں کو مصلحت بھی سمجھائیں اور آخری اصولی بات یہ کریں کہ ہم نے تو امیر جماعت کی بات ماننی ہے۔ باقی ہر کام اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ہی آخری سہارا ہے۔

مولوی صاحب مدرس کو بھی سمجھا دیں اور بڑے طلبہ کو بھی، اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

اگر پولیس سویرے ہی مسجد کی ناکہ بندی کر کے لوگوں کو اندر نہ آنے دیں تو مزاحمت نہ کی جائے۔ اندر کے طلبہ وغیرہ اندر ہی رہیں، باہر کے احباب اگر باہر کسی جگہ بیٹھے رہیں تو بہتر ہے۔..........

اللہ کی نصرت سے ہر دم امیدوار رہنا چاہیے۔ نفسانی تکبر اللہ تعالیٰ کو بھی پسند نہیں۔ حضرات صحابہ کرامؓ کے سامنے سارے حالات

ہوتے تھے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل کا ورد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نصرت فرمائیں۔
آمین بجاہ النبی الکریم سید المرسلین ﷺ

والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۵ محرم ۱۴۰۲ھ۔ ۳نومبر ۱۹۸۱ء

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۰

حافظ عبدالوحید صاحب۔ سلام مسنون

آپ نے جیل کے حالات کے بارے میں لکھا تھا:

سپرنٹنڈنٹ کا نام حبیب اللہ شاہ تھا جو قادیانی تھا اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ امیر حسین شاہ صاحب ضلع گجرات کے رہنے والے تھے جو سُنّی تھے۔

حبیب اللہ شاہ بڑا سخت مزاج تھا۔ قیدیوں کو خود بھی مارتا تھا لیکن مجھ پر وہ ہاتھ نہیں ڈال سکا۔

قیدیوں کی عام پریڈ کے موقع پر میری اس سے بحث ہوئی تھی اس نے مجھ پر قتل کے متعلق اعتراض کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ عمداً نہیں تھا۔ دفاع کیا تھا، مقتول حملہ آور تھا۔ وہ لاجواب ہو گیا اُس نے تشدد کا حکم دیا ہو گا لیکن امیر حسین شاہ نے مجھ پر تشدد نہیں

کیا۔

مجھے اور میرے ساتھ تین چار اذان دینے والوں کو ملتان نیو سنٹرل جیل میں بھیج دیا تھا۔ ڈنڈا بیڑی لگی ہوئی تھی۔ وہاں پر سپریٹنڈنٹ جیل کو کالیا کہتے تھے، نے اذان کے مسئلہ پر مجھ کو دھمکی دی کہ تم جیل میں سے نہیں نکل سکو گے۔ میں نے کہا کہ یہ اسلام کا شعار ہے، میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اس نے مجھے کوٹھری میں بند کرنے کا حکم دیا اور چکی پیسنا مشقت لکھی۔ اس میں چکیوں کے سرکل کے ڈپٹی نے جو مسلمان تھا، رعایت کر دی اور چرخہ مشقت لکھی۔ پھر ملتان سے واپس لاہور اور پھر لاہور سے سنٹرل جیل راولپنڈی بھیج دیا۔

وہاں دو ہفتہ چکی پیسی اور قریباً دو سال چکیوں میں بند رہا۔ اسی اذان کی وجہ سے

یہ تو مجھے یاد نہیں کہ قادیانی سپرنٹنڈنٹ سے میں نے کہا ہو کہ تمہارے نانا کی سنت ہے کیوں کہ پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ قادیانی مرزائی ہے۔

والسلام

خادمِ اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۲ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

۱۹ مارچ ۱۹۹۱ء

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۱

حافظ عبدالوحید صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مکتوب ملا۔ طالب خیر بخیر ہے۔

آپ نے جو خواب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی زیارت کے متعلق لکھا ہے تو حضرت شیخ الحدیث کی زیارت مبارک ہے۔ خواب کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں اور خواب کوئی شرعی حجت بھی نہیں البتہ مبشرات سے ہے۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب کے متوسلین سے جو میرا اختلاف ہے اس خواب سے تو میرے مؤقف کی تائید ثابت ہوتی ہے۔ کیوں کہ شیخ الحدیث صاحب میرے گھر تشریف لائے ہیں۔

اور معانقہ میں حضرت شیخؒ میری صورت میں آپ کو دکھائی دیے ہیں جو اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ خادم اہل سنت کا اختیار کردہ مؤقف و مشرب حضرت شیخ الحدیثؒ کا پسندیدہ ہے اس خواب کے ذریعہ آپ کے اس تذبذب کو دور کیا گیا ہے جو آپ کو اس حالیہ اختلاف میں تھا۔ واللہ اعلم

گذشتہ سال بندہ کو حضرت الشیخ المدنیؒ قدس سرہٗ کی زیارت ہوئی۔ میں حضرت کے دائیں طرف تھا اور مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

سامنے بیٹھے ہیں۔ غالباً اس مجلس میں حضرت مولانا جہلمی بھی تھے۔
حضرتؒ نے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کو یہ خواب بتایا تھا۔ اور اس سے میں نے یہ تعبیر نکالی کہ مولانا عزیز الرحمٰن کو اب حضرت مدنیؒ کا مؤقف ہی اختیار کرنا چاہیے۔ لیکن مولانا موصوف اس سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ حضرت نے ان کے مؤقف کی بھی تائید کر دی ہے۔ حالاں کہ یہ مطلب صحیح نہیں۔

جناب صوفی محمد اقبال صاحب جس طرح خلافتیں تقسیم کر رہے ہیں، فن تصوف و سلوک کے معیار پر یہ بالکل غلط ہے۔ مجھے تو ان سے جب سے ہی اختلاف ہے۔

پھر نعل شریف کا نقشہ انہوں نے حضرت مولانا تھانوی قدس سرہٗ کی کتاب زاد السعید کے حوالہ سے پھیلایا ہے۔ حالاں کہ حضرت تھانویؒ اس سے رجوع فرما چکے ہیں۔

پھر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ کے رسالہ ہفت مسئلہ سے عرس و میلاد کا جواز نکالا۔ حالاں کہ یہ رسالہ لکھا حضرت تھانوی نے ہے اور قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ سے خط و کتابت کے بعد حضرت تھانوی نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔

اب حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے خطبات کے بعض اقتباسات لے کے ان حضرات نے ایک رسالہ "اسلامی ذوق"

شائع کیا ہے محض عرس کے جواز کے لیے اور اس کے رد میں ایمانی ذوق بھی آچکا ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔

یہ تو بجائے دیوبندیت کے بریلویت کے اپنانے کے طریقے ہیں۔

حالاں کہ اکابر علمائے دیوبند میں سے حتیٰ کہ حضرت شیخ الحدیث اور حضرت قاری محمد طیب صاحب نے کبھی کسی بزرگ کا عرس نہیں کیا۔

یہ پہلا موقع ہے کہ یہ حضرات اس کا جواز بلکہ ضرورت ثابت کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ مولانا امین صاحب اوکاڑوی نے تو مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ اب یہ حضرات کہتے ہیں کہ وائرلیس وغیرہ آلات کے ذریعہ جب دور کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں تو عالم برزخ میں روح کے لیے تو کوئی قرب و بعد نہیں ہے۔ اس لیے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ دور سے بھی درود و سلام سُن لیں۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔

بریلوی محبت ہی کی بنا پر پھسلتے ہیں پھر پھسلتے پھسلتے کہاں تک پہنچ گئے

ذکر اللہ روح کی غذا ہے۔ گویا ذکر مطلوب ہے۔ لیکن جب بھی اس میں غیر محتاط رویہ اختیار کیا جائے گا، بجائے نفع کے نقصان ہو گا۔

مولانا اللہ یار خان صاحب مرحوم کے متوسلین بھی ذکر کو پھیلا

رہے ہیں۔ میاں اجمل قادری بھی روحانیت پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اب یہ حضرات بھی مجالس ذکر کو پھیلا رہے ہیں۔

نیت خواہ اچھی ہی ہو جب بھی افراط و تفریط کسی عمل میں آجائے انجام کار نقصان ہی ہوتا ہے۔ اور تصوف و سلوک تو اصلاح نفس کے لیے ہے۔ اور ہر کس و ناکس کو اجازت و خلافت کے دینے میں اصلاح نفس کے بجائے فساد نفس ہی حاصل ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اکابر مجتہدین اہل سنت کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دیں اور عصری فتنوں سے محفوظ فرمائیں اور اہل السنت والجماعت کو ہر محاذ پر کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

خادمِ اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ

۲۷ فروری ۱۹۹۴ء

خدام اہل سنت کے قیدیوں کو نصیحت نامہ

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا مکتوب گرامی نمبر ۱۲

(سنٹرل جیل اڈیالہ روالپنڈی بھیجا)

حافظ عبدالوحید صاحب سلمہٗ............ طالب خیر بخیر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو عافیت میں رکھیں اور اپنی مرضیات کی توفیق دیں آمین۔

حافظ صاحب حسب ذیل نصیحت نامہ سب کو سنادیں۔

اسیر انِ خدام اہل سنت سلمکم اللہ تعالیٰ

بظاہر ہم پر یہ ابتلاء ایک دینی مسئلہ کے سلسلہ میں آیا ہے۔ مومن کے لیے ہر مصیبت اس کے گناہوں کی معافی اور اس کی اصلاح کے لیے آتی ہے۔

اور مصیبت دور کرنے والا بھی وہی قادرِ مطلق اور عَلِیمٌ بِذَاتِ الصُّدُور ربِ کائنات ہے جَلَّ شَانُہٗ

دنیادار اور دیندار کی زندگی میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ دنیادار اپنی ایک شان بناتا ہے، عیش پرستی کرتا ہے۔ کھانے پینے میں، رہنے سہنے میں ٹھاٹ باٹھ کا مظاہرہ کرتا ہے۔

اور دین دار عاجزی کرتا ہے، اور توبہ استغفار کرتا ہے۔ تاکہ اللہ

تعالیٰ گناہ معاف کر دیں اور راضی رہیں۔

ہمارا کیس قتل کا ہے۔ اب تک ضمانتیں آپ کی ہائی کورٹ سے بھی نہیں ہو رہیں۔

لیکن معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب اچھا کھانے پینے کو ہی اپنی شان سمجھتے ہیں............

جیل کی دال روٹی کھاؤ اور اَللّٰہ اَللّٰہ کرو۔ درود شریف، تلاوت قرآن، وظیفہ یا بَدِیْعَ العجائب بِالْخَیر یَا بَدِیْع، عاجزی سے پڑھتے رہو۔ ہم خدام ہیں، خادموں کی طرح رہو۔ سپاہی اور جفاکش بنو۔ باذن اللہ تعالیٰ جب رہا ہو تو لوگ یہ سمجھیں کہ جیل سے دیندار بن کر نکلے ہیں۔ جیل ایک بہترین اصلاح خانہ ہے آپس میں حُسنِ سلوک اختیار کرو............

اللہ تعالیٰ آپ کو اور بندہ ناکارہ کو اس مصیبت سے نجات عطا فرمائیں اور اس فانی زندگی میں اپنا اطاعت گزار عاجز بندہ بننے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الریم ﷺ

والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۲ فروری ۱۹۹۹ء

۱۴ شوال ۱۴۱۹ھ

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۳

حافظ عبد الوحید صاحب سلمہ۔ سلام مسنون

دونوں مکتوب ملے۔ چوں کہ ماتمیوں کے لیے جیل میں بیرک مخصوص کردی جائے گی، ماتم کے لیے، اس لیے انہوں نے نعرے لگائے ہیں۔ جواباً نعرے خلاف مصلحت ہیں۔

ہمارے لیے یہی کافی ہے کہ ان کے افعال ماتم کو بُرا سمجھیں۔ یہاں بھی جلوس کے موقع پر ہم خاموش رہتے ہیں۔ یہ وقتی مجبوریاں ہیں۔

۲۔ گوجرانوالہ کے جج نے بھی ضمانتوں کی درخواست مسترد کردی ہے اس سے کوئی خاص آدمی ملا ہے تو اس نے کہا ہے کہ اوپر کی مجبوری ہے۔ حالاں کہ چوہدری اقبال صاحب نے دو گھنٹہ مکمل و مدلل بحث کی تھی۔ قانون کی کتابیں بھی پیش کی تھیں۔ بیوہ کی طرف سے جو مخالف وکیل تھا ۲۵ منٹ بولا۔ اندازہ لگائیں کہ یہ ججوں کا حال ہے۔

یہ ہمارا اجتماعی دینی امتحان ہے۔ قانونی کاروائی تو کرتے رہیں گے۔ لیکن اصلی بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہیے۔ سب احباب کو میری طرف سے کہہ دیں کہ مردوں اور بہادروں کی طرح اس مصیبت کو برداشت کریں۔

آپس میں اختلاف کرنا بزدلی کی نشانی ہے۔ آپس کی ناراضگیاں بھلا کر شیر و شکر بن کر رہیں یہ ساری زندگی اور دنیا فانی ہے۔ وہ بھی ہیں جو موت کی کوٹھڑیوں میں محبوس ہیں اور زندگی کے دن گن رہے ہیں۔ اور ۲۵ سالہ قیدیوں سے تو جیل بھری ہوئی ہے۔ مولوی عبدالقیوم بھی تو تقریباً ۱۲ سال سے اندر رہ رہے ہیں۔ حوصلہ و ہمت ہونا چاہیے۔

جب حکم الٰہی ہو گا، سب رکاوٹیں دور ہو جائیں گی باذن اللہ تعالیٰ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ میں ایک جامع رہنمائی بتائی جاتی ہے کہ اس کی عبادت میں یہ فانی زندگی گزاریں۔

عبادت کی توفیق بھی اس سے مانگو اور مصیبتوں میں بھی اس کی نصرت طلب کرو۔ سوائے اس کے کوئی مشکل کُشا نہیں۔ کوئی حاجت روا نہیں۔ یہی عملی توحید ہے۔

تمام احباب تلاوت قرآن، درود شریف، یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع اور آیت کریمہ وغیرہ کی کثرت رکھیں۔ اپنے آپ کو عاجز بندہ سمجھیں۔ بچوں کو حوصلہ دیں اور وہ بھی عبادت میں یہ اسیری کے دن گزاریں۔ دوسرے آوارہ حوالاتیوں سے متاثر نہ ہوں۔ ہم نے ایک دینی مسئلہ اٹھایا ہے۔

ہم گنہگار ہیں۔ لیکن اس کیس میں ہم بفضلِ خداوندی بے قصور

ہیں۔گھر والوں کو اللہ کے سپرد کر دیں۔حسبنا اللہ و نعم الوکیل جاری رکھیں۔ملاقاتیوں کو بھی تسلی دیں۔

تمام طلبہ وغیرہ سے سلام کہہ دیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنی رضا کے سایہ میں یہ ایام گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

والسلام

خادمِ اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۱۱ محرم ۱۴۲۰ھ

۲۸ اپریل ۱۹۹۹ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۸

حافظ عبدالوحید صاحب حنفی سلمہٗ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طالب خیر بخیر ہے۔ آپ کا حاجی احمد حسین صاحب مرحوم کی تعزیت کے سلسلے میں مفصل مکتوب ملا۔جزاکم اللہ تعالیٰ............

اس عریضہ کا سبب حسب ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) حکومت دینی مدارس کو رجسٹرڈ کروا رہی ہے۔ سکیم یہ ہے کہ دینی مدارس میں بھی انگریزی اور سائنس وغیرہ کے فنون پڑھائے جائیں۔

(۲)مساجد کو بھی رجسٹرڈ کیا جارہا ہے۔ گویا کہ مساجد اوقاف کے تحت آجائیں۔

(۳)جو مسجد پہلے رجسٹرڈ ہو چکی ہے اس کی نئی رجسٹریشن کی ضرورت نہیں۔ اب آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ ہمارے مدرسہ (جامعہ) اظہار الاسلام کی رجسٹریشن تو ہو چکی ہے چناں چہ رسید بک پر بھی رجسٹریشن نمبر لکھا جاتا ہے۔ کیا مدرسہ کے نام میں مدنی مسجد کا بھی ذکر ہے۔

یعنی مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد چکوال۔ اگر اس طرح ہے تو پھر مدنی مسجد کی رجسٹریشن بھی اسی میں آجاتی ہے۔ آپ کو اگر یاد ہو تو مدرسہ کے رجسٹریشن کے کاغذات کہاں پر ہیں۔ اور بھی مدرسہ وغیرہ کے یا خالد منزل (مکان) کے خرید و فروخت کے کاغذات کے بارے میں اطلاع دیں۔

آپ نے تو ماشاء اللہ حاجی صاحب مرحوم کے بعض حالات اپنی یادداشت کے خوب بتائے ہیں۔ سابق ڈرائیور حاجی احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ ہفتہ کو چک باقرشاہ میں انتقال کر گئی ہے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس نصیب ہو۔ آمین۔ کل ان شاء اللہ تعزیت کے لیے چک باقرشاہ جاؤں گا۔

ماشاء اللہ آپ مطمئن ہیں۔ اور یہ بہت بڑی سعادت ہے

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب

عالم اسباب میں ہائی کورٹ میں تاریخ نکلوانے کے لیے کوشش کی جارہی ہے۔ غالباً عید الاضحیٰ کے بعد تاریخ نکل آئے گی۔

اللہ تعالیٰ اس قید و بند سے بالکلیہ نجات عطا فرمائیں۔ آمین۔ عزیزم اخیار الحسن سلمہ' کو بھی عند الملاقات سلام کہہ دیں۔ گھروں میں ہر طرح خیریت ہے۔

ذکر اسم ذات بڑھانے کی کوشش کریں۔ تمام صفاتِ الٰہیہ اسی میں درج ہیں۔

احباب کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔ کل نثار معاویہ سلمہ' بھی مع اہلیہ حج پر چلے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حج مبرور نصیب فرمائیں۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور اس فانی حیات میں ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق دیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

والسلام

خادمِ اہل سنت مظہر حسین غفرلہ'

۲۶ ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ

فروری ۲۰۰۲ء

خادم اہلسنت عبدالوحید حفظ الحنفی

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۵

حافظ عبدالوحید سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

طالب خیر بخیر ہے۔ آپ کے مرسلہ خط سے حالات معلوم ہوئے۔

آپ نے دو خواب لکھے ہیں۔

(۱) چکوال کے مولوی صاحب اسیر کا، کہ انہوں نے نبی کریم رحمت للعالمین ﷺ کی زیارت کے لیے دو نفل پڑھے تھے۔ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت تو نہیں ہوئی، البتہ انہوں نے بندہ ناکارہ کو دیکھا ہے۔

خواب کی حقیقت تو حق تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو بندہ ناکارہ سے قلبی تعلق ہے۔ اور حضرت الشیخ المدنی قدس سرہٗ کے توسط سے بشرط مجاہدہ دینی نفع حاصل ہوگا۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔

تسبیحاتِ ستہ کے علاوہ اسم ذات اَللہ اَللہ زبان سے جتنا ہو سکے متفرق اوقات میں پڑھتے رہیں۔

(۲) آپ نے بھی زیارت نبوی ﷺ کے لیے وہی وظیفہ پڑھا۔ اور آپ کو بھی نبی کریم رحمت للعالمین ﷺ کی زیارت تو نصیب نہیں ہوئی۔ البتہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمیؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور چوں کہ مولانا مرحوم بھی حضرت مدنی

قدس سرہٗ کے متوسلین میں سے تھے۔ اس لیے آپ کو بھی بشرط ذکر وریاضت مدنی سلسلہ سے مقدر حصہ ملے گا۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔

آپ بھی اسم ذات کی کثرت رکھیں۔ قید و بند تو بظاہر ایک بڑی مصیبت ہے، لیکن اس کے اندر بھی رحمتیں پنہاں ہیں۔ اندر ہوں یا باہر مقصد حیات تو اپنے رب کریم کے ساتھ تعلق جوڑنا ہے۔

مولوی صاحب مذکور کے لیے بھی کتنے پہلوؤں سے مصائب ہیں۔ لیکن اگر مقصود حاصل ہو جائے تو فوز عظیم ہے۔ حق تعالیٰ آپ دونوں اور تمام جماعتی اسیروں کو اور ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق دیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

تمام احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام

خادمِ اہل سنت

مظہر حسین غفرلہٗ

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

یکم ستمبر ۱۹۹۹ء

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۶

حافظ عبدالوحید صاحب سلام مسنون۔

سید عبدالغنی کے لیے درد نصف سر کا تعویذ ارسال ہے، درد کی جگہ باندھ لیں۔ ۲عدد تعویذ ہیں تاکہ ضرورت پر کام آئیں۔

(۲)ابرار کو کالے یرقان کی سخت بیماری لاحق تھی۔ امدادیہ کے چھ طلبہ نے وہاں جاکر خون دیا ہے۔ اب صحت یاب ہے۔

کل ہی نئے جج صاحب اسد رضا کے پاس اس کی ضمانت کی بھی درخواست کا فیصلہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین۔

چکوال اور راولپنڈی کے مقدمات اسد رضا کے پاس چلے گئے ہیں۔

سید عبدالغنی کے لیے سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ الرَّحِيْم والے نقش ارسال ہیں۔ ایک صبح اور ایک شام پی لیں۔ (اللہ الشافی)

تمام احباب کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت کی توفیق دیں اور مقدمہ میں بھی کامیابی عطا فرمائیں۔ اور اس فانی زندگی میں اپنی مرضیات کی توفیق دیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

اکبر علی شاہ صاحب کا خط بھی مل گیا تھا، پھر اس کا جواب بھی بھیج

دوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۱۲ جمادی الثانیہ ۱۴۲۰ھ

۲۴ ستمبر ۱۹۹۹ء

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۷

حافظ عبدالوحید صاحب حنفی سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! طالب خیر بخیر ہے۔

گو آپ کو بھی بلاوجہ عمر قید (۲۵ سال) کی سزا دی گئی ہے۔ لیکن ماشاء اللہ آپ شروع سے ہی مطمئن ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی مطمئن رہیں گے۔ باذن اللہ تعالیٰ۔

یہ عالمِ اسباب کے معاملات ہیں لیکن حقیقتاً اہل ایمان کے لیے یہ زندگی کا امتحان ہے۔ اورر اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے پہلے ہی اس کا حسب ذیل آیات میں اعلان فرمایا دیا ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ۔

اور اس امتحان میں پاس ہونے والوں کے لیے بھی بشارت سنائی گئی ہے۔ یعنی ان امتحانی مصائب میں صبر کرنے والے ہی، وہی کامیاب

ہیں اور ان کو حق تعالیٰ کی خاص عنایت اور رحمتیں نصیب ہوں گی۔

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

(۲) یہ جبل بھی ایک برزخ ہے۔ یعنی دنیا اور اہل دنیا سے کٹ کر انسان (اہل ایمان) اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑے۔ غیر اللہ کی تمام تر ظلمتیں توڑنے کا یہ گویا کہ مجرب علاج ہے۔

(۳) تلاوت قرآن اور درود شریف کے علاوہ اسم ذات اَللہ اَللہ کی کثرت رکھیں۔ قلب کی طرف توجہ کر کے دل میں پڑھتے رہیں۔ اسم ذات کے اندر نور ہے۔ غیر اللہ کی ظلمتیں کافور ہو جاتی ہیں اور مقصود حیات حاصل ہو جاتا ہے۔

(۴) ۱۸ اپریل ۲۰۰۰ء کو ۹ جماعتی احباب کی ہائی کورٹ میں ضمانتوں کی درخواست تھی۔ ہائی کورٹ نے حسن اور آپ سمیت سارے کیس کی ۲۶ اپریل مقرر کی ہے۔

حق تعالیٰ سب کو مکمل رہائی نصیب فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

آج ہی حسن سلمہ کو بھی خط لکھ رہا ہوں۔ والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۱۳ محرم ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹/ اپریل ۲۰۰۰ء

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۸

حافظ عبدالوحید صاحب حنفی سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

طالب خیر بخیر ہے۔ آپ کے خطوط موصول ہوتے رہے ہیں۔ اور آخری خط جو تعزیت کے سلسلہ میں، وہ بھی ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس نصیب ہو۔ آمین۔

حسب ضابطہ قرآنی آیت کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ

جو بھی اس جہان میں آیا ہے وہ مستقل طور پر یہاں رہنے کے لیے نہیں آیا۔ یہ دنیا بطور مسافر خانے کے ہے۔ اصل منزل آخرت ہے۔ یہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت دارِ جزا (یوم الدین) ہے۔ جو ہم یہاں بوئیں گے، آخرت میں اس کا پھل پائیں گے۔ لیکن آج کل مادیت کا غلبہ ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جن کو یہ احساس ہے کہ ہم اس فانی زندگی میں آخرت کے لیے کچھ کما لیں۔

موت پر انسان ہر چیز چھوڑ کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا ہے۔ قبر اور قیامت میں دو ہی چیزیں کام دیں گی۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ۔ قرآن مجید میں جابجا فرمایا گیا:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

اصل بنیاد ایمان ہے، اگر عقیدہ شریعت کے مطابق صحیح ہے تو عمل

قبول ہے۔ اگر عقیدہ صحیح نہیں (العیاذ باللہ) تو عمل خواہ صورتاً اچھا بھی ہو تو قبول نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو مقبول ایمان و عمل نصیب فرمائیں۔ آمین۔

(۲) آپ حیران ہوں گے کہ میں نے آج تک آپ کے کسی خط کا جواب نہیں دیا۔ اس کی اصل وجہ تو پیرانہ سالی اور ضعف ہے۔ نسیان بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ کئی دفعہ خط لکھنے کا ارادہ کیا، پھر کسی اور کام کی طرف توجہ ہو گئی اور بھول گیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہر کام میں حکمت ہوتی ہے جو بندہ سمجھ نہیں سکتا۔ جیل جیل ہے اور قید قید ہے۔ گویا کہ انسان اس دنیا سے کٹ جاتا ہے۔ یہ عالم برزخ کی مثل ہے۔ یہ زندگی ہماری امتحانی زندگی ہے۔

چناں چہ سورۃ الملک میں فرمایا:

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔

تو موت بھی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور حیات بھی، اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان لے کہ کون اچھے اور نیک عمل کرتا ہے۔

علاوہ ازیں سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ
مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝[1]

ترجمہ: ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور کسی قدر فاقہ سے اور کسی قدر مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے، اور آپ ایسے صابرین کو بشارت سنا دیجیے (جن کی یہ عادت ہے کہ ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ دل سے سمجھ کر یوں کہتے ہیں کہ ہم تو مع مال و اولاد حقیقتاً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب دنیا سے آخرکار اسی کے پاس جانے والے ہیں۔ ان لوگوں پر جدا جدا خاص خاص رحمتیں ان کے پروردگار کی طرف سے ہوں گی۔ اور سب پر عام رحمت بھی ہو گی اور یہی لوگ ہیں جن کی حقیقتِ حال تک رسائی ہو گی۔ (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

قرآن حکیم کی مذکور مصیبتوں کے تحت یہ جیل کی مصیبت بھی بڑی مصیبت ہے۔ لیکن اگر حسب بشارت قرآنی اگر صبر کیا جائے اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے تو نتیجہ کے لحاظ سے یہ مصیبت صابرین کے لیے ایک رحمت خداوندی ثابت ہو گی۔ الحمدللہ! آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے صبر کی توفیق عطا فرمائی۔ اس

---

[1] سورۃ البقرہ آیت ۱۵۵ تا ۱۵۷۔

لیے یہ ایام اسیری ان شاء اللہ رحمتِ خداوندی ثابت ہو گی بلکہ ہو رہی ہے۔

چناں چہ آپ کو قرآن پڑھنے اور قیدیوں اور حوالاتیوں کو قرآن پڑھانے کی توفیق مل رہی ہے اور ماشاء اللہ آپ اطمینان و سکون سے یہ ایام گزار رہے ہیں۔ یہی مطلوب ہے، اعلان خداوندی کا:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

یعنی دلوں کو اطمینان ذکر الٰہی سے ہی ہو گا۔

کیوں کہ ذکر روح کی غذا ہے۔ نماز بھی اعلیٰ درجے کا ذکر ہے۔

فرمایا: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔ (میرے ذکر میں نماز قائم رکھیں)

تلاوت قرآن بھی ذکر ہے۔ لیکن ایک ذکر وہ ہے جو صوفیائے کرام کے نزدیک خصوصی ذکر ہے مثلاً اسم ذات کا ذکر، نفی اثبات کا ذکر یعنی لآ اِلٰهَ الا اللہ۔ اس کا مخصوص فائدہ ہے۔

لیکن آپ نے کہیں اس ذکر کا خطوط میں ذکر نہیں کیا۔ اسم ذات اَللہ اَللہ جتنا ہو سکے کرتے رہیں۔ اور الحمد للہ حسن سلمہ بھی بڑے صبر اور حوصلہ سے جیل کے ایامِ مصیبت گزار رہا ہے۔

آپ تو پھر کچھ آزاد ہیں۔ لیکن وہ سزائے موت کی کوٹھڑیوں میں محبوس ہے۔ کیا باہر اس کو اتنی عبادت کی توفیق مل سکتی تھی، تو اس کے لیے بھی یہ سزائے موت رحمتِ خداوندی ثابت ہوئی

ہے۔

میری طرف سے سلام کہہ دیں یہ خط گویا اس کے لیے بھی ہے۔

ہاتھوں کی کمزوری کی وجہ سے مشکل سے خط لکھ رہا ہوں۔ ایضاً

آپ کے جانے کے بعد دفتر کا انتظام صحیح نہیں رہ سکا۔ اب مفتی عطاء اللہ صاحب مقیم اوکاڑہ کے صاحبزادہ مفتی رشید احمد صاحب کو ناظم دفتر مقرر کیا ہے۔ وہ ماشاء اللہ جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فارغ التحصیل ہیں اور فقہ میں تخصص بھی پاس کیا ہے۔ مسلک اور مؤقف کے بڑے مضبوط اور متشرع ہیں۔

غالباً ہائی کورٹ کی تاریخ جلدی نکل آئے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور حسن سلمہٗ کو نجات عطا فرمائیں اور دیگر مظلوم قیدیوں کو بھی۔

حق تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اس فانی زندگی میں اپنی مرضیات کی توفیق دیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

مدنی جامع مسجد چکوال (پاکستان)

۲۳ رجب ۱۴۲۴ھ۔ ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۱ء

راقم الحروف کے نام مکتوب نمبر ۱۹

حافظ عبدالوحید صاحب حنفی سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

طالب خیر بخیر ہے۔ ہائی کورٹ میں مقدمہ کی تاریخ ۳/اپریل ۲۰۰۲ء آ گئی ہے۔ چوہدری محمد اقبال صاحب اور راجہ محمد انور صاحب (لاہور) نے باہمی مشورہ کر لیا ہے۔ ۳/اپریل کو کارروائی میں نئی تاریخ لے لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائیں (آمین)

(۲) آپ نے جو مدنی مسجد وغیرہ کے رجسٹرڈ ہونے کی اطلاع دی ہے، ابو بکر نے گھر سے وہ کاغذات دیے ہیں۔ ان میں تو انجمن مدرسہ اظہار الاسلام کی طرف سے رجسٹریشن کی صرف درخواست ہے۔ ان میں سرکاری طور پر رجسٹریشن کی منظوری کا تو آرڈر نہیں ہے۔ ہمارے پاس تو ان مساجد کی رجسٹرڈ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اس فانی زندگی میں اپنی مرضیات کی توفیق دیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

۱۳ مارچ ۲۰۰۲ء۔ ۱۶ محرم ۱۴۲۳ھ

مکتوب گرامی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

مکتوب ۲۰ بنام راقم الحروف

- سوال: کیا شیعوں اور مودودیوں سے مجلس عمل والوں کا اتحاد اجماع امت ہے؟

سلام مسنون! تفصیل کے لیے تو فرصت نہیں۔

(۱) مجلس عمل کی تشکیل کو شرعی اجماع نہیں کہہ سکتے، پھر کتنے علماء اس مجلس عمل کے حق میں نہیں۔ مثلاً جامعہ اشرفیہ خیر المدارس دارالعلوم اسلامیہ کراچی والے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی، مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی، حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی، شیخ الحدیث مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور ان کی جماعت جن میں مولانا قاضی شمس الدین صاحب خلیفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم کندیاں والے جن کے گدی نشین اب مولانا خان محمد صاحب ہیں۔ تو چند علماء کے لاہور میں بیٹھ کر مودودیوں اور شیعوں کو ساتھ ملا لینے سے شرعی اجماع نہیں بن جاتا۔

(۲) جو مولوی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ حفظِ قرآن سے لے کر دورۂ حدیث وغیرہ تک مولانا بنوری کے مدرسہ میں رہے ہیں، وہی ان کے مربی ہیں یہ دوسری بات کو کیسے قبول کر سکتے ہیں۔

(۳) اس کو اضطراری صورت بھی نہیں کہہ سکتے کہ حرام و ناجائز کی گنجائش نکل آئے کیوں کہ حکومت اس مسئلہ کا خود حل کرا رہی ہے۔ رہبر کمیٹی کام کر رہی ہے تو اب کس منکر ختم نبوت قوت کا مقابلہ کرنا ہے۔

(۴) شیعہ خود ختم نبوت کے منکر ہیں چناں چہ امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور صاحب لکھنویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

"شیعوں نے اپنے یہاں ختم نبوت کے انکار کا سامان جمع کر لیا ہے اور در حقیقت ان کا ایمان ختمِ نبوت پر نہیں ہے، اور نہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے امام پر نزول وحی کی روایتیں تصنیف کر لی ہیں۔ ......الخ"۔

اب امام اہل سنت کے مقابلہ میں موجودہ علماء کی فتنہ شیعیت کو سمجھنے میں کیا حیثیت ہے، جنہوں نے ساری عمر درسِ حدیث و قرآن کے دوران اپنے شاگردوں کو شیعیت سے مطلع نہیں کیا۔

یہ ایک عام خلا ہے۔ اہل سنت کا زوال اور شیعوں کی ترقی کے اسباب اسی قسم کے ہیں۔ کاش کہ یہ علماء فتنہ رفض کی حقیقت کو سمجھتے اور یوں عوام و خواص اہل سنت کو شیعوں کے گلے نہ لگاتے۔

(۵) ۱۹۵۳ء میں ایسی مجلس عمل کا قیام نہیں ہوا نہ ہی سنی مساجد میں

شیعوں کی تقاریر ہوئیں۔ مظہر علی اظہر خود جماعت احرار کا رکن تھا اور خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا قائل تھا۔ وہ تفضیلی شیعہ تھا۔ مظفر علی شمسی بھی سیاسی ذہن کا تھا اور عموماً سیاسی اجتماع میں سٹیج پر ان کی تقاریر ہوتی تھیں۔ اس کی نوعیت اور تھی، نہ کہ آج کی طرح۔

(٦) ٣١ علماء نے دستور پاکستان کے لیے جو اجماع کیا تھا اور شیعوں کے دو مجتہد بھی شامل تھے وہ اس لیے تھا کہ شیعہ آئین میں کیا حصہ چاہتے ہیں۔ اور فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اصولی طور پر آئین سوادِ اعظم کے مطابق ہو گا۔ البتہ شیعوں کے اپنے فیصلے ان کی فقہ کے مطابق ہوں گے، یہ مخصوص اجلاس تھے۔ صرف ان کی جداگانہ مذہبی مسائل جاننے کے لیے۔ اور یہ دستورِ پاکستان میں ضروری ہیں۔ یعنی ان اجلاسوں کا مقصد ہی کچھ اور تھا۔ اُس وقت نہ شیعوں کی تقاریر سنی مساجد میں کرائی گئیں۔ اور نہ اہل سنت کی امام باڑوں میں۔

حالاں کہ یہ مخصوص اجلاس کراچی میں ہی ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو محفوظ رکھیں۔ آمین۔ یہ کام بڑی محنت چاہتا ہے۔

کہیں سالوں کے بعد شاید اہل سنت اپنی بنیاد کو سمجھ کر اس کی

حفاظت کر سکیں۔ ورنہ بظاہر اس مجلس عمل کے نتائج بہت خطرناک ہیں۔ جس پر علماء کی نظر نہیں ہے۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ان علماء نے اس مسئلہ ختم نبوت سے پہلے صحابہؓ اور خلافت کے موضوع پر کیا کام کیا ہے۔ مودودیت کی تردید انہی علماء کرام نے تقریر و تحریر میں صحابہؓ کی بنیاد پر کی تھی۔

لیکن مودودیت کے ساتھ اشتراکِ عمل میں اپنی اس محنت کو بھی ضائع کر دیا۔ شیعوں کے خلاف تو کبھی انہوں نے کام ہی نہیں کیا۔ کل ان شاء اللہ جمعہ کی تقریر میں بھی کچھ بیان کروں گا۔

میں نے اپنی کتاب "بشارت الدارین" میں شیعہ اور ختم نبوت کے تحت حضرت امام اہل سنت کی دوسری عبارت درج کی ہے۔ جس میں آپ نے وضاحت کی ہے کہ شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

والسلام

خادم اہل سنت

مظہر حسین غفرلہٗ

۱۸جولائی ۱۹۷۴ء

راقم الحروف کے نام مکتوب ۲۱

حافظ عبدالوحید صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طالب خیر بخیر ہے۔ آپ کے سارے خطوط موصول ہو گئے ہیں۔ مقامات مقدسہ کی زیارت آپ کے لیے بڑی سعادت ہے اور خصوصاً غار ثور کی زیارت، جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا[1] حضرت صدیق اکبرؓ کا غار میں رحمت للعالمین ﷺ کا ثانی ہونا غالباً اشارہ ہے۔ آپ کی خلافت کی طرف۔ خوب ہے

ہمتِ او کشتِ ملت را چوابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

(اقبال مرحوم)

لیکن آپ نے جو لکھا ہے کہ غار مذکور کے پیچھے ایک اور غار بھی ہے لیکن یہ گویا نیا انکشاف ہے۔ قبل ازیں کسی سے یہ نہیں سنا اور نہ زیارت غار کے موقع پر کسی نے بتایا۔

(۲) اب تھوڑے دن رہ گئے ہیں عبادات میں زیادہ وقت گزاریں۔ تلاوتِ قرآن، طوافِ بیت اللہ اور درود شریف وغیرہ کی کثرت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو حج مبرور نصیب فرمائیں۔ اور حرمین

---

[1] سورۃ التوبہ آیت ۴۰۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

شریفین کے فیوضات سے بہرہ ور فرمائیں۔

تمام احباب کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔ نام کس کس کے لکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق دیں۔ اور اہل السنت والجماعت کو ہر محاذ پر غلبہ نصیب ہو۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد چکوال (پاکستان)
۲۴ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ۔ ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء

راقم الحروف کے نام مکتوب ۲۲

حافظ عبد الوحید صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طالب خیر بخیر ہے۔ آپ کا مکتوب موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور دوسرے ساتھیوں کو حج مبرور نصیب فرمائیں۔ آمین۔

حاجی صاحب کراچی سے آ گئے ہیں۔ دفتر میں حافظ ریاض اپنی ڈیوٹی ادا کر رہا ہے، ان دنوں گھر چھٹی پر گیا ہے۔ سلیم اختر صاحب نے کام سنبھالا ہوا ہے۔ اور قاری صاحب کے اور اساتذہ اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ جماعتی احباب بھی بخیریت ہیں۔ جامعہ حنفیہ جہلم کا سالانہ جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔

عبد الوحید الحنفی

مقبول صاحب، عبدالخالق، ٹھیکیدار محمد رفیق، محمد انور صاحب اور دوسرے ساتھیوں سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ایام بہت مبارک ہیں۔ تمام احباب ذکر وعبادت میں مصروف رہیں۔ تلاوت قرآن، درود شریف اور نوافل کی کثرت رکھیں۔ اور مکہ معظمہ میں طواف کا زیادہ ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق دیں اور اہل السنت و الجماعت کو ہر محاذ پر غلبہ نصیب فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

عزیز ظہور الحسین سلمہٗ کو بھی آج خط لکھ رہا ہوں۔

والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

مدنی جامع مسجد چکوال (پاکستان)

۱۷ شوال ۱۴۱۲ھ

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

یا اللہ

یا محمد

نقوشِ زندگی

مکتوبات

مولانا
محمد منظور نعمانی رح

خادم اہلسنت
حافظ
عبدالحمید الحنفی

سلسلہ اشاعت نمبر
61

اکابرین کے مکتوبات بنام راقم الحروف

(۱) مکتوب ۴ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ بنام راقم الحروف

بسم سبحانہٗ وتعالیٰ

مخلص مکرم جناب مولانا عبدالوحید حنفی صاحب زیدت الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! خدا کرے طبع عافیت ہو۔ رمضان المبارک میں یا اس سے بھی پہلے شعبان میں جناب کا مرسلہ کتابوں کا ایک بنڈل دفتر الفرقان کی وساطت سے پہنچا تھا۔ ماہ مبارک میں تو اس کو کھولنے کی بھی نوبت نہیں آئی، بعد میں کھلوایا گیا۔ ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہوں اس لیے مطالعہ بہت کم، بس ضرورت ہی سے کرنا چاہتا ہوں۔ تاہم آپ کی مرسلہ کتابوں سے استفادہ کیا۔ خاص کر ”تحفہ خلافت“ اور ”دعوتِ اتحاد کا جائزہ“ سے میں نے زیادہ نفع اٹھایا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

لکھنؤ حالاں کہ شیعوں کا مرکز ہے، لیکن شیعوں کی کتابیں یہاں بلکہ ہندوستان بھر میں کہیں نہیں ملتیں۔ آپ کی مرسلہ کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ مجلسی کی جلاء العیون وغیرہ یا اُن کے ترجمے پاکستان میں چھپ گئے ہیں۔ زحمت برداشت کر کے مجھے شیعوں کی

اُن قدیم کتابوں کے نام اور ملنے کے پتے لکھ دیجیے جو پاکستان میں دستیاب ہیں۔ خمینی کی کشف الاسرار کی فوٹو کاپی مجھے جنوبی افریقہ کے ایک دوست سے حاصل ہوئی۔ اس پر جو لکھا گیا ہے وہ ان شاء اللہ الفرقان میں شائع ہو گیا ہے۔ خدا کرے شمارہ پہنچا ہو اور وہ آپ حضرات کی نظر سے گزرا ہو۔ اس کی دوسری قسط آئندہ ماہ کے شمارے میں ان شاء اللہ آ جائے گی۔ ایرانی انقلاب اور خمینی کے متعلق جو کچھ الفرقان میں آیا ہے وہ اصل کتاب کا ابتدائی حصہ ہے۔ اصل کتاب کی کتابت ہو رہی ہے۔ ابھی مجھے بھی کچھ لکھنا باقی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بوجہ حسن اس کو پورا کرا دے اور اپنے بندوں کے لیے نافع بنائے اور قبول فرمائے۔ اندازہ ہے کہ کتاب تقریباً ڈھائی سو صفحات کی ہو جائے گی۔

محترمی جناب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور اُن سے اور آپ سے دعا کی درخواست۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد منظور نعمانی

۸ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ

عبدالوحید الحنفی

مکتوب ۲ مولانا محمد منظور صاحب نعمانیؒ بنام راقم الحروف

مخلص مکرم محترم جناب مولانا عبدالوحید حنفی صاحب زیدت حسناتکم

سلام و رحمت۔ خدا کرے ہر طرح عافیت ہو۔ تازہ عنایت نامہ جس پر تاریخ نہیں ہے، کل موصول ہوا۔ جس کے ساتھ جناب نے کتب شیعہ کی فہرست بھی روانہ فرمائی ہے، اس کے لیے ممنون ہوں۔ میرا خیال تھا کہ شیعہ حضرات کی کچھ کتابیں کبھی لکھنؤ میں طبع ہوئی تھیں۔ اور اب یہاں ان کی طباعت کا سلسلہ بند ہے۔ شاید لاہور وغیرہ میں طبع ہوئی ہیں۔ انہیں کی فہرست مطلوب تھی، بہر اس زحمت کے لیے شکر گزار ہوں۔

میری کتاب "ایرانی انقلاب، خمینی اور شیعیت" بفضلہٖ تعالیٰ طبع ہو کر شائع ہو گئی ہے۔ پاکستان میں کراچی کے دو اداروں کو میں نے اس کی طبع و اشاعت کی اجازت دی ہے۔ اور دو دو نسخے ان کو پہلے ہی بھیج دیے گئے ہیں۔ امید ہے کہ دونوں ان شاء اللہ جلد ہی بس چند ہفتہ کے اندر شائع کر دیں گے۔ آپ حضرات وہاں سے طلب فرمالیں۔ یہاں منگوانے میں قیمت سے زیادہ محصول ڈاک ادا کرنا پڑتا ہے۔

ان اداروں کا پتہ یہ ہے:

(۱) صدیقی ٹرسٹ۔ پوسٹ بکس نمبر ۶۰۹، نسیم پلازہ نشر روڈ کراچی ۵۔

(۲) مجلس نشریاتِ اسلام۔ ناظم آباد مینشن ۱۔ ۳ ناظم آباد نمبر ۱ کراچی نمبر ۱۸۔

میں نے کتاب میں اس کی پوری کوشش کی ہے کہ جو لوگ ایرانی انقلاب یا خمینی کی حمایت کرتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ اگر شیعہ بھی مطالعہ کریں تو ان کے جذبات مجروح نہ ہوں۔ مقصد اپنے غیظ نفس کی تشفی نہیں ہے بلکہ اللہ کے بندوں کو ان کی غلطی پر متنبہ کرنا ہے، اصلاح کی کوشش کرنا ہے۔ اس لیے بہت صبر وضبط کے ساتھ لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس لیے ایسے دو اداروں کو اس کی اشاعت کی اجازت دی ہے جو اس معاملہ میں خاص فریق نہیں سمجھے جاتے، بلکہ اصلاحی کتابیں شائع کرتے ہیں۔ دونوں اداروں کو تاکید کی ہے کہ قیمت مناسب اور حتی الوسع کم سے کم رکھی جائے۔ میں ۶۰ سالہ تصنیفی تجربہ سے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خیالات کی اصلاح کے لیے جارحیت سے اجتناب ضروری ہے۔ اپنے ہم خیال تو اپنے ہی ہیں، جو اپنے ہم خیال نہیں بھی ان کو اپنا بنانا ہے۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ کی یہی تعلیم و تلقین ہے۔

وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۝

محترمی جناب قاضی مظہر حسین صاحب زید مجدھم کی خدمت میں سلام مسنون اور ان سے اور آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد منظور نعمانی

۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

مکتوب ۳ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ بنام راقم الحروف

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

مخلصی مکرمی جناب مولانا عبدالوحید حنفی صاحب

زیدت الطافکم وعنایاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! خدا کرے ہر طرح عافیت ہو۔ آپ کا وہ عنایت نامہ وقت پر مل گیا تھا جس میں آپ نے محترمی قاضی صاحب کے سفر حج پر روانگی کی اطلاع دی تھی، اس سے معلوم ہو گیا تھا کہ میرا وہ عریضہ آپ کو مل گیا ہے۔ جس میں، میں نے صدوق کے رسالہ اعتقادات کی شرح موصول ہو جانے کی اطلاع دی تھی۔ آپ بڑی عنایت فرماتے ہیں کہ جو کتاب بھیجتے ہیں اس کے خاص قابل مطالعہ مضامین کے صفحات کی نشاندہی بھی کر دیتے ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

خادم اہل السنت عبدالوحید الحنفی

پچھلے دنوں معلوم ہوا کہ آپ کے یہاں (غالباً لاہور میں) کوئی صاحب علم اور صحافی اختر کاشمیری صاحب ہیں، انہوں نے ایرانی حکومت کی دعوت پر ایران کا سفر کیا تھا اور اپنے مشاہدات اور تاثرات شائع کیے تھے، غالباً کتابی شکل میں شائع ہوں گے۔ میں نے ان کا حوالہ بعض مضامین میں دیکھا ہے، مجھے اس کی ضرورت ہے۔ اور بھی جو ایسا مواد بآسانی فراہم ہو سکے، جس سے معلوم ہو کہ ایران میں سنیوں کے ساتھ حکومت کا رویہ کیا ہے، وہ مجھے چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہو ا کہ اختر کاشمیری صاحب نے "امام مہدی" کے موضوع پر کوئی کتاب مستقل لکھی ہے، مجھے اس کی بھی ضرورت ہے۔ یہ چیزیں اگر بآسانی فراہم ہو سکیں نواز راہ عنایت۔ ہوائی ڈاک سے نہیں بلکہ عام ڈاک سے رجسٹرڈ روانہ کر دی جائیں۔ اور جیسا کہ میں پہلے اطلاع دے چکا ہوں، پیکٹ کے اوپر یہ الفاظ لکھ دیے جائیں: سرفیس میل (SURFACE MAIL)

اس صورت میں ڈاک کے مصارف بہت کم ہوں گے۔ یہ عاجز آپ کے لیے اور عریضہ ان شاء اللہ آپ کی خدمت میں رجسٹرڈ پہنچے گا۔ اس کے ساتھ دو خط اور لفافہ میں ہوں گے۔ ان پر مکتوب الیہم کا پورا پتا لکھ دیا گیا ہے۔ انہیں لفافے میں رکھ کر سادہ ڈاک

سے روانہ کر دیا جائے۔ واجرکم علی اللہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ

۲۹ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ

۱۵/ اگست ۱۹۸۴ء

مکتوب ۴ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ لکھنوی بنام راقم الحروف

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

مخلص مکرم برادر محترم جناب مولانا عبدالوحید حنفی صاحب احسن اللہ تعالیٰ الیکم والینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خدا کرے آپ ہر طرح بعافیت ہوں۔ تحائف موصول ہوئے، نظر تو سبھی پر ڈالی لیکن جس طرح مطالعہ کرنا چاہیے اس طرح سب کا مطالعہ نہیں کر سکا ہوں۔ اتنا اندازہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات سے بہت کام لیا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اختر کاشمیری صاحب کی ”آتش کدۂ ایران“ کا بہت ذکر سنا تھا، اس لیے بڑا اشتیاق تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خاص الخاص عنایات سے نوازے۔ آپ کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ انہیں صاحب نے کوئی مستقل کتاب ”مہدی منتظر“ کے بارے میں لکھی

ہے۔سنا ہے کہ اس میں وہ مؤقف اختیار کیا ہے جو ابنِ خلدون نے اپنے مقدمہ میں اختیار کیا ہے۔ میں نے پاکستان کے متعدد حضرات کو لکھا کہ اس کا ایک نسخہ رجسٹرڈ ڈاک سے بھیج دیا جائے۔یاد نہیں کہ آپ کو لکھا تھا یا نہیں، ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا ہے۔اگر آپ کہیں سے حاصل کر سکیں تو اس کا ایک نسخہ ضرور ارسال فرمادیا جائے۔اس کے مطالعہ کا دل میں تقاضا ہے۔

غالباً محترمی جناب قاضی صاحب سفر مبارک سے واپس تشریف لا چکے ہوں گے، ان کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔

ایک خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ میری کتاب کا عربی ایڈیشن ”الثورۃ الایرانیہ فی میزان الاسلام“ کے نام سے مصر کے ایک ادارہ کی طرف سے شائع ہو گیا ہے۔ اس کے چند ہی نسخے ابھی میرے پاس آئے ہیں۔ یہاں محسوس کیا جارہا ہے کہ ترجمہ زیادہ طاقتور نہیں ہے۔ کہیں کہیں مترجم نے غلطی بھی کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مترجم ہندوستانی یا پاکستانی نہیں ہیں، غالباً مصری ہیں جنہوں نے اردو سیکھی ہے۔اس لیے یہ سوچا جارہا ہے کہ اس کا دوسرا عربی ایڈیشن جو مولوی خلیل الرحمٰن سجاد سلمہٗ نے بڑی حد تک تیار کر لیا تھا اور اس میں بہت سے اضافے بھی ہیں، جو بہت اہم

ہیں۔اس کی اشاعت کا یہیں انتظام کیا جائے۔البتہ یہ اشکال سامنے ہے کہ عربی کتابیں یہاں سے عرب ملکوں میں بہت کم جاتی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے یہاں سے عرب ممالک میں کتابیں زیادہ جاتی ہیں، البتہ اس کا امکان ہے کہ آپ کے یہاں سے وہ چھپ ہی نہ سکے۔اس لیے یہیں طباعت کے بارے میں سوچا جارہا ہے۔ یہاں بفضلہٖ تعالیٰ عربی طباعت کا بہتر سے بہتر انتظام ہے، لیکن اُس پر مصارف بہت آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو میسر اور مقدر فرما دے۔ عرب علماء شیعیت سے بہت ہی ناواقف ہیں، یہ صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔بلکہ اکثر حنفیہ، شافعیہ کی طرح ان کو بھی اسلامی فرقہ سمجھتے ہیں۔

اب یہ بات راز اور ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ حرمین شریفین پر قبضہ خمینی کا خاص الخاص نشانہ ہے۔ اس سلسلہ میں سعودی عرب حکومت کا رویہ انتہائی مایوس کن ہے۔ اس وقت خمینی اور ایرانی حکومت پورے عالم اسلام میں یہ ذہنیت پیدا کرنے کی کوشش کر رہیے ہیں کہ شیعہ و سُنّی اختلاف کوئی قابل لحاظ اختلاف نہیں ہے۔ حنفیہ شافعیہ کی طرح فروعی اختلاف ہے، اس لیے اُن کو ایجنٹ بھی مل گئے ہیں۔

مقصد صرف یہ ہے کہ (خدانہ کردہ، خدانہ کردہ) جب خمینی کی

طرف سے حرمین شریفین پر قبضہ کی جنگی مہم شروع ہو تو عالم اسلام میں شیعہ سنی اختلاف کی بنا پر کوئی ہیجان پیدا نہ ہو، بلکہ اس کو بھی ایران عراق کی جنگ کی طرح دو ملکوں کی جنگ سمجھا جائے۔

الحمدللہ پاکستان و ہندوستان کے بارے میں تو اطمینان ہے کہ یہاں خمینی اور اس کے ایجنٹ اس پروپیگنڈا میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

الحمدللہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے میری کتاب "ایرانی انقلاب" کو بھی وسیلہ بنایا ہے۔ اردو خوان طبقہ بڑی حد تک شیعیت سے واقف ہو گیا ہے۔ اور وہ حرمین پاک پر ایران کے قبضہ کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہ ہو گا۔ اس وقت سب سے اہم مسئلہ اس عاجز کے نزدیک یہ ہے کہ پورے عالمِ اسلام میں یہی فضا پیدا کرنے کی جو کوشش ہم، آپ کر سکیں، وہ کریں۔ اور نتائج کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھیں۔ دعاؤں کا بھی اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ضعفاء کی مدد فرمائے۔

غالباً جناب کے علم میں ہو گا کہ آج سے ایک عشرہ ہی کے بعد ۲۹، ۳۰، ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو دارالعلوم دیوبند میں "تحفظ ختم نبوت" کے عنوان سے ایک اہم اور خصوصی اجلاس منعقد ہو رہا ہے، جس کے لیے دوسرے ممالک کے حضرات بھی مدعو ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سے حضرات علماء کی تشریف آوری متوقع ہے۔

اس موقع پر محترمی جناب قاضی صاحب اور آپ بھی تشریف لا سکتے ہیں۔

یہ عاجز سفر سے قریباً بالکل ہی معذور ہو چکا ہے، لیکن اس اجلاس میں شرکت کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو میسر و مقدر فرمائے باعث خیر و سعادت بنائے۔

ایرانی حکومت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کے بارے میں مختلف ذرائع سے پہلے سے معلوم ہو تا رہا تھا۔ "آتش کدۂ ایران" میں اس سلسلہ میں بہت صحیح لکھا گیا ہے۔ اور اب عالمی خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعے یہ بات بالکل طشت از بام ہو چکی ہے۔ معلوم ایسا ہو تا ہے کہ ان دونوں نے خاص طور سے خلیجی ممالک کو باہم تقسیم کر لینے کا پروگرام بنایا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ ہی میں طاقت اور قوت ہے کہ وہ ان سب کے منصوبوں کو ناکام فرمائے۔ ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔

دعاؤں کا محتاج و طالب اور محترمی قاضی صاحب اور آپ کے لیے دل سے دعا گو ہوں۔ والسلام

محمد منظور نعمانی

۱۲ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ

۱۷/ اکتوبر ۱۹۸۶ء

مکتوب ۵ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ بنام راقم الحروف

باسمہٖ سبحانہٗ و تعالیٰ

مخلص مکرم برادر محترم جناب مولانا عبد الوحید حنفی صاحب احسن اللہ تعالیٰ الیکم والینا

سلام و رحمت! خدا کرے مزاجِ گرامی بعافیت ہوں۔ یکم اپریل کا عنایت نامہ موصول ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی آپ کا رجسٹری سے بھیجا ہوا "کشف الاسرار" اور "حق الیقین" کے فوٹو اسٹیٹ کا پارسل بھی۔ آپ کی اس عنایت کا بہت ہی ممنون ہوں۔ دل جیسا شکر گزار ہے اس کو الفاظ میں ادا کرنا میرے لیے مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عنایت کی بہتر سے بہتر جزا اپنی شانِ عالی کے مطابق عطا فرمائے۔

آپ نے محنت کر کے دونوں کتابوں کے مطبوعہ صفحات کی پوری فہرست بھی دے دی، جس میں مجھے بڑی سہولت ہوئی۔ محترمی قاضی مظہر حسین صاحب کا بھی اسی طرح دل سے شکر گزار ہوں کیوں کہ آپ حضرات کو اس موضوع سے اشد تعلق اور دلچسپی ہے جو ہونی چاہیے۔ اس لیے آپ نے یہ زحمت برداشت فرمائی۔ کسی دوسرے سے اس کی توقع نہیں کر سکتا تھا۔

مجھے اتنا ہی معلوم تھا کہ صدیقی ٹرسٹ والوں نے جن کو میں نے

کتاب طباعت و اشاعت کے لیے ازخود بھیجی تھی، وہ انہوں نے مظہری کتب خانہ کے سپرد فرمائی اور مظہری کتب خانہ نے اس کو شائع کیا۔ انہوں نے اس کے اور نسخے بھی بھیجے تھے۔ دوسرے جن اداروں نے اس کو شائع کیا اس کی اطلاع مجھے جناب کے اس گرامی نامہ ہی سے ہوئی ہے۔ ان میں سے کسی ادارہ نے اس کا ایک نسخہ بھی نہیں بھیجا۔ صرف دیکھنے کے لیے ان کو بھیج دینا چاہیے تھا۔ بہرحال مجھے گرامی نامہ سے یہ معلوم کرکے دلی مسرت ہوئی کہ مظہری کتب خانہ کے علاوہ بھی مختلف اداروں نے اس کو شائع کیا ہے۔ اگر اور ادارے بھی میری مطبوعہ کتاب کا عکس لے کر شائع کریں تو مجھے مسرت ہوگی، مقصد یہی ہے کہ اللہ کے زیادہ سے زیادہ بندوں تک پہنچ جائے۔

میں نے بطور اطلاع رسید شکریہ کا تار آپ کو دلوادیا تھا خدا کرے ملا ہو۔

اب آپ کو ایک زحمت اور دی جائے گی۔ یہاں یہ طے ہوا ہے کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے کتب خانہ کے لیے مندرجہ ذیل کتابیں منگوائی جائیں اور ان کی فراہمی کی زحمت جناب ہی کو دی جائے۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں یہ کتابیں کراچی اس پتہ پر روانہ کروادیں:

جناب مولانا قاری رشید الحسین صاحب۔ خطیب و امام جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵

مناسب یہ سمجھا گیا ہے کہ بجائے ڈاک کے وہاں سے آنے والوں کے ذریعے یہ کتابیں یہاں پہنچیں۔ اس کا اہتمام مولانا قاری رشید الحسن صاحب موصوف کریں گے۔ کتابوں کی قیمت اور اس سلسلہ کے تمام مصارف سے بے تکلف اور ضرور مطلع فرما دیں، وہ پاکستان میں آپ کو ادا ہو جائیں گے۔

فہرست کتب مطلوبہ:

(۱)حق الیقین فارسی

(۲)حق الیقین اردو

(۳)جلاء العیون کا اردو ترجمہ

(۴)جلاء العیون اصل فارسی (اگر مل سکے)

(۵)حیات القلوب فارسی (اگر پاکستان میں مل سکے)

(۶)حیات القلوب اردو ترجمہ

(۷)احتجاج طبرسی

(۸)رجال کشی

(۹)فصل الخطاب فی اثبات کتاب تحریر رب الارباب (معلوم ہوا کہ پاکستان میں قدیم نسخہ کا فوٹو لے کر شائع کر دی گئی ہے)

ان کتابوں کی فراہمی اور پھر کراچی مولانا قاری رشید الحسن صاحب کے پاس پہنچانے کے لیے جو طریقہ کار آپ مناسب خیال فرمائیں

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

وہ اختیار فرمائیں۔ کیوں کہ آپ نے اس کا ثبوت فرمادیا ہے کہ آپ اس طرح کی زحمت بذوق و شوق اور حسبۃً للہ برداشت فرما سکتے ہیں۔ اس لیے آپ ہی کو زحمت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

محترم قاضی مظہر حسین صاحب سے اور جناب سے دعاؤں کا طالب ہوں اور دل سے دعا گو ہوں۔

آخر میں پھر عرض کر رہا ہوں کہ کتابوں کی قیمت اور اس سلسلہ کے تمام مصارف سے ضرور مطلع کر دیا جائے۔ پاکستان میں اس کا انتظام ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد منظور نعمانی بقلم محمد حسان نعمانی

۶ مئی ۱۹۸۶ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب ۶ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ بنام راقم الحروف

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

محب مکرم و محترم جناب مولانا عبدالوحید حنفی صاحب احسن اللہ تعالیٰ الیکم والینا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ! خدا کرے آپ اور محترمی قاضی صاحب زید مجد ہم بہمہ وجوہ بخیر وعافیت ہوں۔ کئی ہفتے پہلے جناب کا مرسلہ کتابوں اور مختلف اشتہارات کا بنڈل موصول ہو گیا تھا، جس میں ”خارجی فتنہ حصہ دوم“ اور میری مطلوبہ کتاب اختر کاشمیری کی تصنیف ”نظریہ انتظار مہدی“ بھی تھی۔ بہت ہی نادم ہوں کہ تاخیر سے اطلاع رسید دے رہا ہوں۔ آپ حضرات کی عنایتیں بے حد و حساب ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا صلہ بھی آپ حضرات کو اپنی شان عالی کے مطابق بے حساب عطا فرمائے۔

آپ کے مرسلہ ایک اشتہار میں یونس کاظمی صاحب کے صاحبزادے طاہر شاہ صاحب کا جو بیان ”نوائے وقت“ اور ہفتہ وار ”استقلال“ کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے، فی الحقیقت بہت ہی قابل عبرت ہے۔

پاکستان کے لوگ تو کاظمی صاحب سے واقف ہوں گے، اس لیے اشتہار میں ان کے تعارف کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ تصویر سے

معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی "پیر" قسم کے آدمی ہیں، بسہولت ہو سکے تو چند سطروں کے ذریعے ان کا تعارف کرا دیجیے، جس میں شیعہ سنی اتحاد کے سلسلے میں ان کی کوشش اور کارناموں کا بھی ذکر ہو۔

مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود صاحب واقعہ طاہر شاہ نے لکھ کر "نوائے وقت" اور "استقلال" کو اشاعت کے لیے بھیجا ہے۔

اگر آپ کی طرف سے یونس کاظمی کا تعارف آجائے تو اس تعارف کے ساتھ اس کو الفرقان میں نقل کر دینے کا ارادہ ہے۔

شیعوں کی تکفیر سے متعلق جو استفتاء الفرقان کی کئی اشاعتوں میں گذشتہ سال شائع ہوا تھا اس کو نظر ثانی کے بعد نئے سرے سے مرتب کر کے ۴۰ صفحے کے رسالے کی شکل میں طبع کرا دیا تھا، ارادہ یہ تھا کہ ہندوستان و پاکستان کے مشاہیر اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کا جواب حاصل کر کے اور علماء کرام کی زیادہ سے زیادہ تصدیقات کرا کے اس کو کتابی شکل میں شائع کرا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں میں نے استفتاء کراچی میں جامعہ علوم اسلامیہ نیوٹاؤن کو بھیجا تھا، محترمی مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی زید مجدہم اور جناب مولانا عبدالرشید نعمانی زید مجدہم نے بہت مفصل اور مدلل جواب تحریر فرمایا اور کراچی کے اکثر حضرات علماء کی تصدیقات حاصل کرا کے مجھ کو بھیج دی تھی۔ میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ آپ کسی

مناسب شخص کو اس کام کے لیے مقرر فرمائیں کہ وہ پاکستان کے دوسرے شہروں کے علمی و دینی مراکز اور حضرات علماء و اصحاب فتویٰ کی تصدیقات دورہ کرکے حاصل کرے۔ یہ بھی عرض کردیا تھا کہ ان صاحب کے سفر اور دورہ کے مصارف میرے ذمہ ہوں گے۔ ان کی طرف سے جواب آیا تھا کہ اس کام کی تکمیل کی ذمہ داری جناب مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب نے لی ہے۔ اس کوئی مہینے گزر گئے، مجھے انتظار رہا کہ وہ کام مکمل کراکے مجھے بھیج دیں گے، اسی ہفتہ ان کو عریضہ لکھا کہ وہ کام مکمل ہوگیا ہو تو کسی قابل اعتماد ذریعے سے میرے پاس بھیج دیا جائے، امید ہے کہ وہ کام ان شاء اللہ ہوا ہو گا، اور تصدیق کے لیے استفتاء اور فتویٰ آپ کی خدمت میں چکوال بھی پہنچا ہو گا۔

اس کام کے سلسلہ میں آپ حضرات کو مکلّف کرنا اس لیے مناسب نہیں سمجھا کہ مولانا احمد الرحمٰن صاحب نے خود اس کی پیشکش فرمائی تھی۔

جامعہ اشرفیہ لاہور جناب مولانا محمد مالک کاندھلوی کو بھی استفتاء بھیجا تھا انہوں نے مجھے جواب تحریر فرمایا تھا کہ میں نے خود جواب لکھا ہے اور ملک کے متعدد مستند علمی و دینی مراکز کو تصدیق کے لیے بھیج دیا ہے، تصدیقات آجانے پر میں وہ روانہ کروں گا۔ اس کا

بھی انتظار ہے، اسی ہفتے ان کو بھی عریضہ لکھا ہے ہندوستان کے اکابر علماء میں سے استفتاء کا اصل جواب حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے، قریباً دو سو حضرات علماء و اصحاب فتویٰ کی تصدیقات حاصل ہو چکی ہیں۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن اور مولانا محمد مالک صاحب کی طرف سے جواب و تصدیقات آ جائیں تو ان سب کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، جناب بھی دعا فرمائیں۔

محترمی قاضی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی دخواست اور جناب سے بھی

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

۶ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

منظور نعمانی بقلم محمد ضیاء الرحمٰن محمود

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب۷ مولانا محمد منظور نعمانی
بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

از طرف محمد منظور نعمانی عفااللہ عنہ ۲۵جون۱۹۸۳ء

محترمی ومکرمی جناب مولانا قاضی مظہر حسین

احسن اللہ تعالیٰ الیکم و الینا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ! خدا کرے مزاج گرامی ہر طرح عافیت ہو

آپ الفرقان کے اس خاص شمارہ کے منتظر ہوں گے جس کے لیے میرے استفتاء کے جواب میں آپ نے ایک بہت مفید مقالہ تحریر فرما کر ارسال فرمایا تھا اور جس کے بارے میں اپریل (شعبان) کے شمارہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ وہ مئی، جون کا مشترکہ شمارہ ہو گا جو ان شاء اللہ وسط شوال تک شائع کیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی مشیت الفرقان کے خاص کاتب صاحب بیمار پڑ گئے اور کئی ہفتے صاحبِ فراش رہے۔ اس لیے اس کی تیاری میں تاخیر ہوئی۔ اب ان شاء اللہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں حوالہ ڈاک ہو جائے گا۔ خدا کرے پہنچ جائے۔ اس میں جوابات کے سلسلہ میں سب سے پہلے جناب ہی کا جواب درج کیا گیا ہے۔ البتہ اتنا تصرف کرنا میں نے مناسب

سمجھا کہ مولوی طالب حسین کریالوی کے بارے جو تحریر فرمایا گیا تھا وہ مقالہ اور مضمون میں تو مناسب بلکہ ایک حد تک ضروری تھا لیکن الفرقان میں وہ چوں کہ استفتاء کے جواب میں فتوے کی حیثیت سے شائع کیا گیا ہے اس لیے اس میں اس کا لینا میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ امید ہے کہ آپ کو بھی میری اس رائے سے اتفاق ہو گا۔

مجھے یاد نہیں کہ آپ کے جوابِ استفتاء کی وصول یابی کے بعد اس کی وصول یابی کی اطلاع اور واجب شکریہ کا عریضہ میں نے لکھا تھا یا نہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کے اس جواب نے ایک بڑی کمی کو پورا کیا اور موضوع سے متعلق بہت بصیرت افروز اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے نافع بنائے اور قبول فرمائے۔

آپ کے یہاں اچانک جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے ہم نہیں سمجھ سکتے۔ اَشَرٌّ اُرِیۡدَ بِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِہِمۡ رَبُّہُمۡ رَشَدًا۝ [1]

دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دینی حیثیت سے خیر کا وسیلہ بنائے اور دین کے حاملین اور خدام کو اخلاص اور حکمت کے ساتھ وہ منصوبہ بند جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کا نتیجہ دین کے

---

1 سورۃ الجن آیت ۱۰۔

حق میں خیر و صلاح کی شکل میں ظاہر ہو۔ ہم دور افتادہ چوں کہ صورتِ حال سے پوری طرح واقف نہیں ہیں اس لیے بس دعا ہی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دینِ حق کے حاملین کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ فی الحال دوسرے مسائل سے صرفِ نظر کر کے اس جدوجہد میں اپنے آپ کو مشغول کر دیں، آپ سے یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ بلاشبہ یہ جہاد فی سبیل اللہ ہو گا، لہٰذا اگر مبادا اس دنیا میں وہ نتیجہ ظاہر نہ ہو جو مطلوب ہے تو آخرت کا اجر تو یقینی ہے اور وہی اصل مقصود و مطلوب ہے۔

برادر مکرم مولانا عبد الوحید حنفی کو سلام مسنون اور آپ سے بھی اور ان سے بھی دعا کی درخواست

الفرقان کا یہ خاص شمارہ پہنچنے پر اگر وصول یابی سے مطلع فرما دیا جائے تو باعثِ اطمینان ہو گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایک ضروری گذارش خمینی کی کشف الاسرار کے پہلے ایڈیشن کی فوٹو کاپی میرے پاس ہے اور حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ کے صاحبزادے مولوی ڈاکٹر سلمان ندوی نے جنوبی افریقہ سے اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی فوٹو کاپی بھیجی تھی وہ بھی میرے پاس ہے۔ لیکن مجھے اصل کتاب کی بھی ضرورت ہے، برادر مکرم مولانا اسعد میاں مدنی زید مجدکم کے پاس میں نے کشف الاسرار کا

نسخہ دیکھا۔ انہوں نے بتلایا تھا کہ ان کو پاکستان سے حاصل ہوا ہے، اگر مل سکتا ہو تو مجھے اصل نسخے کی ضرورت ہے، خواہ کہیں کا مطبوعہ ہو۔ خدا کرے یہ ضرورت آپ کے ذریعہ پوری ہو۔

والسلام

محمد منظور نعمانی

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب راقم الحروف بنام محمد عمار خان ناصر صاحب

مکرمی جناب مولانا محمد عمار خان ناصر صاحب سلمہ' الرحمٰن الیٰ یوم المیزان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'! آنجناب کا عنایت نامہ موصول ہوا، بے حد شکریہ۔ اہل تشیع کے بارے میں آپ کا مؤقف معلوم ہوا اور آپ کے مؤقف کی صحیح تعبیر معلوم ہوئی۔

(۱) آپ نے تحریر فرمایا ہے:

"اہل تشیع کے مخصوص عقائد ہمیشہ سے معلوم و معروف ہیں۔ اس کے باوجود ان کی تکفیر پر نہ کبھی اجماع ہوا ہے، نہ ایسا کوئی اجماع ممکن ہے۔ نہ یہ تکفیر فقہ و شریعت کے اصولوں اور امت مسلمہ کے اجتماعی مصالح کے لحاظ سے کوئی مطلوب یا مناسب رویہ ہے"۔

آنجناب کے موقف میں تکفیر کے لیے فقہ و شریعت کے جو اصول ہوں، اگر وہ تحریر فرمادیں تو نہ تکفیر کرنے والوں کے مؤقف میں اور اثنا عشریہ شیعہ کی تکفیر کرنے والوں کے مؤقف کا موازنہ کرنے میں بہتر اسوہ واضح ہو جائے گا۔ یعنی دونوں طرف کے دلائل سامنے آجائیں گے۔

(۲) آپ نے تحریر فرمایا ہے:

”ہاں! ان کے مخصوص نظریات کی شناخت اور قباحت کو ضرور واضح کرتے رہنا چاہیے۔ اور صحیح العقیدہ عوام الناس کو اُن کے اعتقادی شر سے محفوظ رکھنے کے لیے جن معاملات میں باہمی اختلاط سے روکنا ممکن اور قرین مصلحت ہو، وہاں اس کی تلقین بھی کرنی چاہیے۔ البتہ بحیثیت مجموعی وہ ہمیشہ امّتِ مسلمہ کا حصّہ سمجھے جاتے رہے ہیں اور سمجھے جاتے رہیں گے“۔

آنجناب کے مؤقف میں نسبتِ اسلام میں اُن کے کون کون سے نظریات حقیقی اسلام کے مطابق ہیں جن کی بناپر وہ اُمّتِ مسلمہ کا حصہ ہیں؟

(۳) آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے:

”نسبتِ اسلام کا احترام اور امت کے عمل مصالح، دونوں کا تقاضا یہ ہے کہ اس تفریق کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو حضرات آنکھیں بند کر کے ایک مخصوص ذہنی رو میں انہیں امت سے کاٹ دینے کا تصوّر رکھتے ہیں وہ فساد اور انتشار پھیلانے اور اُمت کی مشکلات میں اضافہ کرنے کے سوا کوئی خدمت انجام نہیں دے رہے“۔

اس بارے میں آپ کا کیا موقف ہے کہ جسم میں کسی جگہ اگر کینسر کا زخم پھیل جائے اور ڈاکٹروں کے نزدیک اُس حصہ کا جسم کے

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ساتھ مزید لگا رہنا سارے جسم میں اُس بیماری کے جراثیم پھیلنے کا خطرہ ہو تو ڈاکٹر اُس حصہ کے کاٹنے کا فیصلہ سُنا دیتے ہیں کہ ٹانگ کے اس حصہ کو بالکل کاٹ دیا جائے، ورنہ یہ جراثیم سارے جسم میں پھیل جائیں گے جو جان کے لیے سخت خطرہ ہیں۔

بامر مجبوری فوراً وہ حصہ ٹانگ کا فوراً کٹوا دیتے ہیں، یعنی اُس حصہ کو جدا کر دیتے ہیں کہ اس کے جراثیم سارے جسم میں نہ پھیل جائیں۔ کیا ایسے ڈاکٹر جو جسم سے اُس حصہ کے کاٹنے کا آپریشن کرتے ہیں، وہ فساد اور انتشار پھیلا رہے ہیں اور انسان کی مشکلات میں اضافہ کرنے کے سوا کوئی خدمت انجام نہیں دے رہے یا وہ انسان کے محسن ہیں کہ جراثیم والے حصہ کو آپریشن کرکے، انسانی جسم سے اُس کو جدا کرکے اُس کی جان کی حفاظت کر رہے ہیں؟

(۴) آپ نے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے رسالہ پر فرمایا:

"آپ نے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کا مرتب کردہ جو رسالہ ازراہ عنایت بھیجا ہے وہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ اور اس سے پہلے بھی اس موضوع پر ان کی بعض تحریریں نظر سے گزر چکی ہیں۔ اہل تشیع کے حوالے سے یہی مؤقف ہمارے بزرگ شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کا بھی تھا۔

تاہم میرے علم کی حد تک یہ دونوں بزرگ اہل تشیع کی تکفیر کی بات اصولی اور نظری طور پر عوام کو ان کے فتنے سے محفوظ رکھنے کی حد تک عمل پیرا تھے۔اس بنیاد پر کوئی تکفیری مہم چلانے یا اہل تشیع کو قادیانیوں کی طرح ہر سطح پر امتِ مسلمہ سے الگ کر دینے کے مؤقف یا تحریک کی، میرے علم کی حد تک انہوں نے تائید نہیں کی"۔

آنجناب کے علم میں شاید نہ ہو کہ اس سلسلہ میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے اہل تشیع کے فتنہ سے بچانے کے لیے کئی رسالے لکھے۔ان میں سے صرف آپ دو تین رسالے اگر ایک بار بغور مطالعہ کر لیں تو ان شاءاللہ معلومات میں اضافہ ہو گا۔جن کے نام یہ ہیں:

(۱)"اثنا عشری شیعہ کیوں کافر ہیں"

(۲)"پاکستان میں تبدیلی کلمۂ اسلام کی ایک خطرناک سازش"

(۳)"اصلی کلمہ اسلام کا منکر کافر ہے"

ان میں سے پہلا مضمون "اثنا عشری شیعہ کیوں کافر ہیں" یہ ماہنامہ بینات کراچی میں شائع ہوا تھا۔اور اب "متفقہ فیصلہ" کے عنوان سے اشاعت پذیر ہے۔

(۲)"ایک خطرناک سازش" رسالہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کو حضرت قاضی

صاحبؒ نے لکھا تھا جس میں ص ۱۴ پر آپ نے لکھا کہ:

”مرزائیوں نے چوں کہ مرزا قادیانی کو نبی مان لیا ہے، اس لیے وہ کلمہ اسلام کے مفہوم میں تبدیلی کرنے کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اور شیعوں نے تو صراحتاً حضرت علی کے لیے خلیفۃ بلا فصل وغیرہ کے الفاظ شامل کر کے کلمۂ اسلام میں لفظی تبدیلی بھی کر دی ہے۔ اس لیے وہ خود ہی ملّت اسلامیہ سے کٹ گئے ہیں۔

یہ مسئلہ نہ تو فروعی ہے اور نہ ہی اقرارِ اسلام کے بعد کا، خلافت و امامت کا نزاعی مسئلہ ہے۔ بلکہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے یا نہ ہونے کا بنیادی مسئلہ ہے۔......... الخ“

یہ رسالہ ارسالِ خدمت ہے آپ خود مطالعہ کر لیں۔ جہاں تک میرے علم میں ہے یہ پہلا ایڈیشن ایک لاکھ کی تعداد میں حضرت قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے چھپوا کر ملک بھر میں علماء کے پاس آج سے ۳۷ سال قبل گزشتہ صدی میں بھجوایا تھا۔

نئے علماء نے تو شاید دیکھا بھی نہ ہو۔ گزشتہ صدی کے بزرگ تو اپنا فریضہ ادا کر کے دنیا سے چلے گئے، لیکن ہمارے لیے ایک اسوہ چھوڑ گئے جو ہم نے اس صدی میں آگے پہنچا کر لوگوں کو کفر اور اہل کفر سے بچانا ہے۔

یا پھر دوسری صورت میں اہلِ کفر سے اتحاد کر کے عوام الناس کو اہل کفر کے کفریہ نظریات میں پھنسانا ہے۔

نظر اپنی اپنی، پسند اپنی اپنی

تیسرے رسالہ "اتحادی فتنہ" کے ساتھ ص۴۵ پر حضرت نے عنوان قائم کیا۔ "اصلی کلمہ اسلام کا منکر کافر ہے" یہ رسالہ بھی ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ اس میں قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے فرمایا:

"جب یہ قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ کلمۂ اسلام میں صرف توحید و رسالت کا اقرار پایا جاتا ہے اور تمام ملّتِ اسلامیہ کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمہ ہونے پر اجماع ہے تو جو شخص بھی (شیعہ ہو یا کوئی اور) اس میں کمی بیشی کرے گا وہ اصلی کلمۂ اسلام کا منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا"۔

اس پر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے تفصیل سے دلائل دیے۔ آخر میں فرمایا:

"اسی طرح اس متفقہ اور اصلی کلمۂ اسلام میں جو شخص بھی اضافہ کرے خواہ وہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل کے الفاظ شامل کرے یا کوئی اور تو وہ بھی بوجہ اصلی اور قطعی کلمۂ اسلام کے نامکمل اور ناکافی ماننے کے کلمۂ اسلام کا منکر اور کافر قرار دیا جائے

گا۔.....الخ" (اتحادی فتنہ ص ۴۹ مطبوعہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ)

آخر میں آپ نے لکھا ہے:

"میں ذاتی طور پر اس مسئلے میں امام ابنِ تیمیہؒ وغیرہ کی رائے کو درست سمجھتا ہوں جو نظری اور اصولی تکفیر کے بھی قائل نہیں"۔

امام ابنِ تیمیہؒ (۷۲۸ھ) نے اُس دور کے حالات کے تحت اپنا نظریہ پہلے پہلے وہی دیا تھا لیکن اُن کے دوسرے فتویٰ میں اہل تشیع کے بارے میں سخت مؤقف بھی منقول ہے۔

اس وقت شیعہ تقیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، اب ۱۴۳۳ھ میں امام ابنِ تیمیہؒ کے بعد ہمارے دور کے درمیان ۷۰۵ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب تو وہ اعلانیہ اپنے کفریہ عقائد کھلم کھلا پھیلا رہے ہیں اور سرکاری سکولوں کے نصاب میں بھی اپنا علیحدہ نصاب اور کلمہ اور عقیدہ امامت منظور کرالیا ہے۔ امام اہل سنت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی نے آج سے ۸۸ سال پہلے اپنے رسالہ النجم لکھنؤ میں ۷ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ کے شمارہ میں لکھا: "پیشتر میں بھی شیعوں کو اسلامی فرقوں میں سمجھتا تھا اور وجہ اس کی محض یہ تھی کہ مذہب شیعہ کی حقیقت سے پوری واقفیت نہ تھی، اگرچہ بہ نسبت اپنے معاصرین کے پھر بھی بہت زیادہ

تھی۔ جب قرآن شریف کے متعلق شیعوں کا عقیدہ معلوم ہوا،
اس وقت میں نے اپنے خیال سابق سے رجوع کر لیا۔
شیعوں کے اور عقائد تو جیسے بھی ہیں وہ تو ہیں ہی، مگر تمام صحابہ کرام کو بلا استثناء کاذب اور گنتی کے تین چار کو مستثنیٰ کر کے باقی سب کو مرتد کہنا، ایک ایسے فسادِ عظیم کی بنیاد ہے کہ اس عقیدہ کا رکھنے والا یقیناً اسلام کے دشمن کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ پھر اس پر بھی قناعت نہ کر کے قرآن مجید کو مُحرّف کہنا اور اس میں پانچ قسم کی تحریف کی زائد از دو ہزار روایات تعیّن کرنا قطعاً کفر صریح ہے۔ علمائے سابقین میں بعض حضرات نے شیعوں کو اہل کتاب کے حکم میں داخل کیا ہے یعنی اُن کا ذبیحہ حلال ہے اور اُن کی لڑکی لینا جائز ہے۔
لیکن یہ فتویٰ بھی مذہب شیعہ سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ عقیدہ تحریف کے معلوم ہونے کے بعد ہرگز کسی طرح ان کے ذبیحہ کو حلال نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ ان کی لڑکی لینا جائز ہو سکتا ہے۔
ضرورت ہے کہ اس مسئلہ پر تمام علمائے ہندوستان غور فرما کر متفقہ فتویٰ شائع کریں۔ کیوں کہ شیعوں کو مسلمان سمجھنے سے بڑی مضرّتیں ہیں جو دینِ الٰہی کو پہنچ رہی ہیں“۔
مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے یہ فتویٰ اپنے مذکورہ فتویٰ

"اصلی کلمۂ اسلام کا منکر کافر ہے" کے دلائل میں نقل کیا ہے۔
مولانا لکھنویؒ نے تو تحریفِ قرآن کا ذکر کیا اب توانہوں نے کلمہ اسلام میں بھی تحریف کا عقیدہ بنا لیا ہے۔ اور وہ کھلم کھلا اپنے لٹریچر میں لکھ رہے ہیں کہ شہادت ولایت بھی کلمۂ اسلام کا جزو ہے۔ اور من گھڑت روایات بنا کر وہ اہلِ اسلام کو یہ باور کرا کر دھڑا دھڑ شیعہ کر رہے ہیں کہ جب تک کلمۂ اسلام میں ولایت علی کا اقرار نہیں کروگے، کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا۔
اس پر اہلِ تشیع کی ایک کتاب "شہادت ولایت علی" مطبوعہ قرآن ریسرچ کمیٹی ملتان مؤلفہ سید فضل عباس نقوی کے چند اقتباسات اور صفحات کی فوٹو اسٹیٹ بھی ارسالِ خدمت ہیں۔ طبع نہم جون ۲۰۰۷ء میں وہ لکھتے ہیں:

(۱) صدیوں سے منقود و مستور تقیہ کے پردوں میں پوشیدہ شہادتِ ولایت علی کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ (ص۴)

(۲) اللہ جانے یہ منکر ولایت علی کس نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ ص ۱۲۔

(۳) علیؑ ولی اللہ کلمہ کا جز ہے اور اعتقاد قلبی میں ہونا ضروری ہے۔ (ص۱۶)

(۴) جو علیؑ ولی اللہ کو اذان، کلمہ، اقامت نماز میں جز نہیں مانتے وہ

خادم سلسلہ ... حافظ عبدالوحید الحنفی

فطرت اللہ کے خلاف یا منکر ہیں۔(ص۱۹۹)

(۵)ازل سے قدرت کے قانون میں علیؓ ولی اللہ جزو کلمہ ہے۔(ص۲۲)

(۶) نبی، نبی نہیں بن سکا، رسول، رسول نہیں بن سکا جب تک علی کی ولایت کا اقرار نہ کیا۔ تو مومن، مومن کیسے بن سکتا ہے جب تک بیٹھ کر علی کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔(ص۲۳)

(۷)ولایت علی مکتوبۃٌ فِی جمیع صحف الانبیاء یعنی مولا علی کی ولایت تمام صحف انبیاء میں فرض کی گئی ہے۔ اور خدا نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر محمد مصطفےٰ ﷺ کی نبوت اور علی کی ولایت کے ساتھ یعنی نبیوں نے پڑھا:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ۔[1]

مذکورہ ۱۵۰ صفحات کی اس کتاب میں کھلم کھلا وہ اپنے عقیدہ کلمہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں مناسب یہی ہے کہ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی نے جس طرح ناواقفیت کی وجہ سے پہلے شیعوں کو اسلامی فرقہ سمجھا لیکن جب اُن کے عقائد و نظریات کو مزید پڑھا تو اپنے سابقہ مؤقف سے رجوع کر لیا۔ آپ بھی اپنی رائے پر نظر ثانی شیعہ کے موجودہ عقائد کی روشنی میں کرتے ہوئے رجوع کر کے حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ،

[1] ابرہان تفسیر انوار النجف۔ شہادتِ ولایت علی ص ۲۵۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ اور حضرت مولانا علامہ سرفراز خان صاحبؒ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اپنی رائے کو آخری رائے قرار دیں۔ اس سے امتِ مسلمہ کو ان شاء اللہ فائدہ ہوگا، اور یہ فتنہ سے محفوظ رہے گی۔

آپ نے اپنے مکتوب کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے:

"تاہم جو حضرات نظری تکفیر کے قائل ہیں، ان کے لیے متوازی اور بہتر اسوہ وہی ہے جو اس معاملے میں حضرت قاضیؒ صاحب اور شیخ الحدیثؒ نے اختیار فرمایا"۔

یہ رائے آپ کی ماشاء اللہ مفید ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ بندہ بھی اس سے اتفاق کرتا ہے۔ گزشتہ صدی میں مذکورہ دونوں شخصیتوں نے اپنے اپنے مقام پر ہر پہلو سے گزشتہ صدی کے فتنوں کا خوب تعاقب کیا۔ ورنہ اہلِ حق جو کہ حقیقی اہلِ اسلام ہیں وہ فتنہ اہل تشیع، فتنہ مرزائیت، فتنہ مماتیت، فتنہ یزیدیت، فتنہ خارجیت، فتنہ غیر مقلدیت، فتنہ بریلویت کی لپیٹ میں آجاتے۔ ان حضرات نے تقلید میں اکابر مشائخ دیوبند کی تعلیمات کی روشنی میں سب فتنوں کا تعاقب کیا۔

لیکن اب مشکل یہ بن گئی ہے کہ بعض فتنے ہمارے گھروں تک نئے نئے رنگوں میں پہنچ رہے ہیں۔ ان فتنوں سے بچنے کا حل یہی

ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی تقلید میں فتنوں سے اتحاد نہ کریں، بلکہ فتنوں کا تعاقب کریں اور صحیح مسلک اہل السنت و الجماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے عوام الناس کی راہنمائی کریں۔

خط طویل ہو گیا ہے، اس میں اگر کوئی جملہ آپ کے مزاج کے خلاف تحریر ہو گیا ہو تو معذرت خواہ ہوں۔ امید ہے کہ آپ محسوس نہیں کریں گے اور اپنے خیالات سے مطلع کریں گے۔

والسلام

خادمِ اہل سنت

عبد الوحید الحنفی چکوال

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

۸ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

یکم فروری ۲۰۱۲ء

مکتوبات مولانا محمد نافع صاحب بنام راقم الحروف

(۱)

باسمہٖ تعالیٰ

از محمدی شریف ضلع چنیوٹ

۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۱ھ

۲۱ مئی ۲۰۱۰ء

محترم و مکرم جناب مولانا عبد الوحید صاحب حنفی دام مجدکم و عزتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! مزاج گرامی!

تسلیماتِ مسنونہ کے بعد عرض ہے کہ جناب کی طرف سے چند رسائل (سیرت رحمۃ للعالمین، مناقب آل واصحابؓ، تعلیماتِ اسلام وغیرہ) کا پارسل موصول ہوا۔ اس کا نہایت شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

آپ نے بڑی اچھی محنت کی ہے اور اس نوع کے رسائل مرتب کر کے شائع کیے ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

بندہ معذوری کے عالم میں ہے، ضعیف العمری کی وجہ سے کافی کمزور ہے۔ دعاء خیر سے تعاون فرمائیں۔

خاتمہ بالایمان نصیب ہو۔

والسلام مع الدعا

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

بروز آدینہ

(۲)

لہ الحمد و علیہ السلام

محترم مولانا حافظ عبد الوحید صاحب حنفی دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مزاج گرامی؟؟

تسلیماتِ مسنونہ و طلب دعاء کے بعد معروض ہے کہ جناب کی جانب سے کتابچہ (متعلق جنگ احد) موصول ہوا۔ یاد آوری کا غایت شکریہ!

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

عوام اہل السنۃ کے لیے یہ رسائل بہت عمدہ ہیں اور مفید ہیں۔ مالک کریم آپ کی مساعی قبول فرمائیں۔

دعائے خاتمہ بالخیر والایمان کرنے سے دریغ نہ فرمائیں۔

والسلام حسن الختام

دعاجو ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

۴ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ

یکم نومبر ۲۰۱۱ء

بروز سہ شنبہ

(۳)

لہ الحمد وعلیہ السلام

محترم المقام جناب مولانا حافظ عبد الوحید صاحب الحنفی

زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مزاج گرامی؟؟

سلام مسنون و دعائے عافیت کے بعد تحریر ہے کہ جناب کی طرف سے کل پرسوں چند رسائل متعلق تاریخ بذریعہ ڈاک موصول ہوئے۔ بہت بہت شکریہ!!

عوام کے لیے اس نوع کی چیزیں آپ شائع کر رہے ہیں نہایت مفید اور فائدہ بخش ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

بندہ ایک مدت سے صاحب فراش ہے، ضعف غالب ہے۔

خاتمہ بالایمان کی دعا سے دریغ نہ فرمائیں، ممنون ہوں گا۔

والسلام حسن الخصام

دعا گو ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

۳ رجب ۱۴۳۲ھ

۲ جون ۲۰۱۱ء

بروز دوشنبہ

مکتوب مولانا محمد نافع صاحب بنام راقم الحروف

(۵)

باسمہٖ تعالیٰ

از محمدی شریف ضلع چنیوٹ

۸ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

۲ مارچ ۲۰۱۲ء

محترم و مکرم جناب مولانا عبد الوحید صاحب حنفی دامت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! مزاج گرامی!

تسلیماتِ مسنونہ کے بعد عریضہ پیش خدمت ہے۔ آنجناب نے اپنی تصنیف ''فتوحاتِ خلفائے راشدین'' دو نسخے ارسال فرمائے ہیں۔ یاد آوری کا بہت بہت شکریہ! اللہ تعالیٰ آپ کی دینی مساعی کو قبول فرمائے۔ بندہ کی بیماری کا سابقہ حال ہے اور کئی سالوں سے صاحب فراش ہے۔

دعا خیر سے یاد فرماتے رہیں

والسلام بعد احترام

ناچیز دعا گو محمد نافع عفا اللہ عنہ

یوم الجمعہ

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی فاضل

(۴)

باسمہٖ تعالیٰ

از محمدی شریف۔ ضلع چنیوٹ

۷ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

۱۱فروری ۲۰۱۱ء

محترم المقام جناب مولانا حافظ عبدالوحید صاحب الحنفی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

تسلیماتِ مسنونہ کے بعد گزارش ہے کہ جناب کی طرف سے ارسال کردہ چند رسائل موصول ہوئے۔ یاد آوری کا شکریہ! جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

بفضلہٖ تعالیٰ آپ بڑا عمدہ دینی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اور دین کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

بندہ ایک مدت سے صاحبِ فراش ہے اور ضعف غالب ہے، چلنے پھرنے سے معذوری ہے۔

بندہ کے لیے دعائے خاتمہ بالخیر والایمان جاری رکھنے سے دریغ نہ فرمادیں، بڑی مہربانی ہوگی۔ والسلام مع الاحترام

دعاگو ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

بروز آدینہ

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(٦)

از محمدی شریف ضلع چنیوٹ

۱۴ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

۵ جون ۲۰۱۲ء

گرامی قدر جناب مولانا حافظ عبدالوحید صاحب حنفی دامت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

تسلیمات مسنونہ کے بعد گزارش ہے کہ جناب کی طرف سے دو عدد رسائل (سیرت صدیق اکبرؓ) بذریعہ ڈاک موصول ہوئے۔

یاد آوری کا بہت بہت شکریہ!

اس دور میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب اور اعمال و کردار کو بیان کرنا ایک بہت کار خیر ہے۔

آپ اس کام کو نہایت عمدہ طریقے سے بجالا رہے ہیں۔

اس کام میں اس چیز کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ جو روایت بیان کی جائے وہ ایک تو قابل اعتماد ہو اور اس کا حوالہ مستند ماخذ سے دیا جائے۔

کمزور اور ناقابل اعتماد روایات سے ہمیشہ اجتناب کرنا چاہیے۔ یہ بہتر طریق ہے۔

بندہ حسب سابق صاحبِ فراش ہے۔ طبع پر ضعف غالب ہے۔ دعا

خاتمہ بالخیر اور خاتمہ بالایمان سے تعاون جاری رکھیں۔ نہایت نوازش ہوگی۔

والسلام مع الاحترام

دعاجوناچیز محمد نافع عفااللہ عنہ

چہارشنبہ

(۷)

از محمدی شریف ضلع چنیوٹ

۱۱ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ

۱۲۸کتوبر ۲۰۱۲ء

محترم المقام حضرت مولانا عبدالوحید حنفی صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

تسلیماتِ مسنونہ کے بعد تحریر ہے کہ جناب کی طرف سے ۲ عدد رسالے "مسئلہ فدک" اور "مسئلہ قرطاس" کے متعلق موصول ہوئے تھے۔ وصولی کی اطلاع دینے میں تاخیر ہوئی، محسوس نہ فرمائیں۔

موصولہ رسائل فی نفسہٖ عمدہ و مفید ہیں۔ تاہم ان میں بعض مقامات قابلِ اصلاح ہیں۔ مثلاً "رسالہ فدک" کے ص ۴۴ پر آپ نے ایسی عبارت درج کر دی ہے جس سے منکرینِ حدیث اور بے

دین طبقہ جو اس دور میں سلف صالحین سے اعتماد اٹھانے کے در پے ہے، غلط تاثر قائم کریں گے۔

یعنی اہل السنۃ کی کتب حدیث تو شیعہ راویوں سے منقول ہیں ان کا کیا اعتبار ہے؟؟

اس طرح سلف صالحین سے بے اعتمادی کی کوشش کریں گے۔ مثلاً آپ نے لکھا ہے کہ صحیح مسلم تو شیعہ راویوں سے بھری پڑی ہے۔

اور نیز آپ نے "ھدی الساری" کے حوالے سے لکھا ہے کہ اٹھارہ (۱۸) عدد شیعہ راویوں کا ذکر بخاری شریف میں موجود ہے۔

یہ مسئلہ اپنی جگہ صحیح ہے، لیکن دورِ ھٰذا کے اعتبار سے اس میں سلف صالحین کے ساتھ بدظنی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ جناب نے اس چیز کی طرف توجہ نہیں کی۔

بندہ نے یہ مسئلہ قرطاس اپنی تصنیف "فوائد نافعہ" ج ۱، ص ۱۴۴ سے ص ۱۹۹ تک درج کیا ہے۔ اس مقام کو اگر آپ ملاحظہ فرما لیتے تو بہتر تھا۔

اور رسالہ قرطاس ص ۳۲ پر آپ نے جو کچھ ابنِ عباسؓ کے متعلق ذکر کیا ہے، اس کی ضرورت نہ تھی۔

گزارشاتِ ہذا پیش کرنے سے ملال نہ فرماویں۔ از روئے خیر خواہی پیش کی ہیں۔

عریضہ ہذا کا جواب ارسال فرما سکیں تو بہتر ہو گا۔

والسلام مع الاحترام

دعا گو ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

بروز پنجشنبہ

جوابی مکتوب راقم الحروف بنام مولانا محمد نافع صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'! امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست رکھیں اور صحت کاملہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ نے بندہ کے رسالہ "حقیقت باغ فدک" کا مطالعہ کیا اور اس کے ص ۴۴ کی ایک ایسی عبارت کی نشاندہی کی کہ: "جس سے منکرینِ حدیث اور بے دین طبقہ جو اس دور میں سلف صالحین سے اعتماد اٹھانے کے درپے ہے، غلط تاثر قائم کریں گے۔ یعنی اہل السنۃ کی کتب حدیث تو شیعہ راویوں سے منقول ہیں ان کا کیا اعتبار ہے؟؟

اس طرح سلف صالحین سے بے اعتمادی کی کوشش کریں گے۔

مثلاً آپ نے لکھا ہے کہ صحیح مسلم تو شیعہ راویوں سے بھری پڑی

ہے"۔

آپ نے درست فرمایا ہے، یہ الفاظ نہیں لکھنے چاہیے تھے۔ ان شاء اللہ آئندہ اڈیشن میں یہ عبارت ختم کر دی جائے گی اور موجودہ کتابوں سے اس کو حذف کر دیا جائے گا۔ تاکہ کوئی بدعقیدہ سلف صالحین کے ساتھ بدظنی پیدا کرنے کے لیے اس کو پیش نہ کر سکے اور صحیح العقیدہ سُنّی بھائی کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو سکے۔

آپ نے بروقت صحیح نشاندہی کی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۲) آپ نے بندہ کے رسالہ قرطاس کے ص ۳۲ پر حضرت ابنِ عباسؓ کے متعلق عبارت کی بھی نشاندہی کی ہے۔ جس کی واقعی آپ کے فرمان کے مطابق رسالہ میں لکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔

خادم اہل السنۃ حافظ عبدالوحید الحنفی

اس کو بھی ان شاء اللہ آئندہ اڈیشن میں حذف کر دیا جائے گا۔

(۳) آپ کے مکتوب سے ملال نہیں ہوا بلکہ آپ کی رہنمائی سے اطمینان قلب نصیب ہوا کہ موت سے پہلے رجوع کی اللہ تعالیٰ نے توفیق آپ کے ذریعے نصیب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور اپنی رضا نصیب کریں آمین۔

آپ کی تصنیف فوائد نافعہ جلد اوّل اس رسالہ کی ترتیب کے دوران موجود نہ تھی اس لیے نہ دیکھ سکا۔

(۴) ہمارے علاقہ میں بریلویت اور شیعیت کا زور تھا۔ الحمدللہ کہ حضرت

مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے تبلیغی اور تصنیفی کام سے علاقے شیعیت کی یلغار سے بچ گئے، اور گاؤں کے گاؤں بیدار ہو گئے۔ ایسے بھی کئی گاؤں تھے جہاں سُنّی جلسہ بھی نہیں کر سکتے تھے، اب الحمدللہ وہاں سُنّی کانفرنسیں ہو رہی ہیں اور سُنّی جو شیعہ کی تبلیغ سے شیعہ ہو رہے تھے، اب اہل سنت کے شیعہ ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔

(۵) بچپن میں بندہ نے خود شیعہ کی ایک مجلس میں شیعہ مناظر اسمٰعیل گوجروی کو دیکھا کہ میز پر سُنّی کتب اس طرح لگا کر تقریر کرتا تھا جس طرح حضرت علامہ عبدالستار صاحب مدظلہ' تونسوی تقریر کرتے تھے۔

بخاری شریف، مسلم شریف وغیرہ کتابیں اٹھا اٹھا کر کہتا تھا کہ دیکھو اہل سنت کی کتابوں میں صحابہ کے خلاف یہ یہ عبارتیں اور یہ یہ حدیثیں ہیں۔ اس طرح وہ سادہ سُنّیوں کو متنفر کرتا تھا اور شیعیت کو پھیلاتا تھا۔

لیکن حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے شیعہ کے مقابلہ میں جلسے اور مناظرے کیے، جس سے اُن کی یلغار ختم ہو گئی۔ اور مزید شیعہ بننے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی، جنہوں نے حضرت کی تقریریں سنیں یا کتابیں پڑھیں۔ اور ان پر مذہب اہل

حافظ عبدالوحید الحنفی

سنت والجماعت کی حقانیت واضح ہو گئی۔

(٦) ماشاء اللہ آپ کی کتابیں اہل سنت کے لیے بے حد مفید ہیں اور اہل سنت ان کے مطالعہ سے شیعہ کے مغالطوں سے بچ گئے ہیں۔ آپ کی تصانیف صدقہ جاریہ ہیں، ان شاء اللہ آنے والی سُنّی نسلوں کے لیے ایک رہنما ہیں۔

(٧) بندہ کے رسالوں میں جو چیز بھی آپ مناسب نہ سمجھیں، نشاندہی فرمادیا کریں۔ اگر ضرورت سمجھیں تو تصحیح فرمادیا کریں تا کہ بندہ آپ کی رہنمائی میں سلف صالحین کی پیروی میں چلے اور اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلائیں اور اپنی رضا نصیب فرمائیں۔

والسلام مع الاحترام

خادم اہل سنت

عبدالوحید حنفی غفرلہٗ

٢٦ ذی الحجہ ١٤٣٣ھ

١٢ نومبر ٢٠١٢ء

(۸) مکتوب ۲ از مولانا محمد نافع صاحب بنام راقم الحروف

باسمہٖ تعالیٰ

از محمدی شریف ضلع چنیوٹ

۴ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ

۱۰اکتوبر ۲۰۱۳ء

محترم المقام جناب مولانا عبدالوحید صاحب حنفیؔ زید مجدکم وشرفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

تسلیمات مسنونہ کے بعد تحریر ہے کہ آپ کی جانب سے کتاب "خلافتِ حضرت معاویہ ؓ" کے دو نسخے بذریعہ ڈاک موصول ہوئے۔

کتاب ہذا بڑی محنت کے ساتھ مرتب کی ہے جو عوام الناس کے لیے نفع بخش ہو گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

کتاب ہذا آپ نے دور حاضر کے علماء کی تالیفات سے حوالہ جات اخذ کر کے مرتب کی ہے۔

بہر کیف یہ عوام کے لیے بہتر معلومات مرتب ہو گئے ہیں اور فائدہ مند ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور راعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔

بندہ پر تاحال حسبِ سابق ضعف غالب ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

خاتمہ بالایمان وخاتمہ بالخیر کی دعافرماتے رہیں۔

والسلام خیر الختام

ناچیز دعاگو محمد نافع عفااللہ عنہ

بروز پنجشنبہ

مکتوب راقم الحروف بنام مولانازاہد الراشدی صاحب

جناب محترم و مکرم جناب حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ حال ہی میں ایک کتاب بعنوان ”عقائد اہل سنت اور زاہد الراشدی صاحب کی نوازشات“ جلد اوّل شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے سرورق پر یہ عنوانات بہت ہی خطرناک دیے ہیں۔

مثلاً یہود و نصاریٰ کی ہمنوائی۔ قادیانیت نوازی۔ غامدیت نوازی۔ رافضیت نوازی۔ مودودیت نوازی۔ مماتیت نوازی۔ بریلویت نوازی وغیرہ۔

کتاب دیکھ کر بہت دُکھ ہوا کیوں کہ آپ ہمارے مرشد حضرت مولانا علامہ سرفراز خان صاحب صفدر کے بیٹے ہیں۔ جہاں تک ہماری آپ سے عقیدت ہے اس بنا پر ہم ہرگز ہرگز آپ کے بارے میں یہ گمان نہیں کرسکتے کہ آپ کے یہ مقاصد ہیں۔

چناں چہ بندہ نے حضرت مولانا محمد فیاض صاحب کو ایک عریضہ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اس کی ایک کاپی بطور مطالعہ ارسالِ خدمت ہے۔

دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام

خادمِ اہل سنت عبدالوحید حنفی چکوال

۲۵ نومبر ۲۰۱۳ء۔ ۲۰ محرم ۱۴۳۵ھ

مکتوب از مولانا زاہد الراشدی صاحب بنام راقم الحروف

باسمہ سبحانہٗ

محترمی مولانا حافظ عبدالوحید حنفی زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی

آنجناب کا گرامی نامہ مع لوازمات موصول ہوا، یاد فرمائی کا تہہ دل سے شکریہ! آپ نے بہت زحمت فرمائی جس پر آپ کا بے حد شکر گزار ہوں، لیکن میرے خیال میں اس قدر تکلف کی ضرورت نہیں تھی۔

میرا مزاج اور معمول آپ جانتے ہیں کہ اس قسم کی بحثوں میں نہیں الجھا کرتا اور نہ ہی دنیا کے ہر شخص کو مطمئن کرنا ضروری ہوتا

ہے۔ میں اختلاف کا حق جس طرح استعمال کرتا ہوں اسی طرح دوسروں کو بھی حق دیتا ہوں کہ وہ میری کسی بھی بات پر اختلاف کریں۔ اس لیے مجھے کسی بھی صاحب کی طرف سے اختلاف پر کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ ہر شخص اپنی ذہنی سطح اور ظرف و حوصلہ کے دائرہ میں ہی اختلاف کے اظہار پر مجبور ہوتا ہے اس لیے اس کا شکوہ بھی چنداں مفید و مؤثر نہیں ہوا کرتا۔

اس وجہ سے میں نے معمول بنایا ہوا ہے کہ مؤقف کی وضاحت کی حد تک کوئی بات از حد ضروری ہو تو کچھ نہ کچھ لکھ دیتا ہوں، ورنہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا کرتا ہوں۔ وھو خیر الحاکمین۔

آنجناب سے درخواست ہے کہ خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور برادر مکرم حضرت مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر دامت برکاتہم کی خدمت میں بھی سلام مسنون اور دُعا کی درخواست میری طرف سے پیش کر دیں۔ شکریہ!

والسلام

دستخط (زاہد الراشدی)

۱۳ دسمبر ۲۰۰۹ء

مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

مکتوب[1] مولانا اعظم طارق بنام راقم الحروف

مکرمی مولٰنا عبدالوحید حنفی صاحب و اسیرانِ خدام اہل سنت تجمع اللہ تعالیٰ من الحسن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'! بندہ برادرم مولٰنا محمد احمد لدھیانوی کے ہمراہ ایک ماہ کی نظر بندی کے تحت یہاں آیا ہوا ہے۔ کوشش ہے کہ جلد آپ تمام احباب سے ملاقات ہو جائے۔ آپ حضرات جس صبر و استقامت سے وقتِ اسیری کاٹ رہے ہیں، اس پر ان شاء اللہ ضرور دنیا و عقبیٰ کی سعادتیں نصیب ہوں گی۔ دعا ہے کہ رب کریم آپ حضرات کو جلد باعزت رہائی نصیب فرمائے۔ اور ہم سب کو خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین

والسلام

آپ کا بھائی

(دستخط) محمد اعظم طارق

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

---

[1] مولانا اعظم طارق صاحب اڈیالہ جیل راولپنڈی میں نظر بند تھے انہیں دنوں اڈیالہ جیل میں عبدالوحید حنفی بھی ۲۵ سالہ قیدی کی حیثیت سے زندگی کا سفر طے کر رہا تھا۔ اس طرح جیل سے ہی جیل میں انہوں نے خط لکھا۔

مکتوب ڈاکٹر لیاقت علی نیازی بنام راقم الحروف

برادر مکرم حضرت مولانا حافظ عبدالوحید حنفی صاحب مدظلہ العالیٰ!

السلام علیکم۔ مزاج گرامی

اس دفعہ کافی مدت کے بعد آپ کی زیارت کا موقع ملا اور ایّام ماضی کی یاد لوٹ آئی جب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ حیات تھے۔

ملاقات کے دوران آپ نے غُنیۃ الطالبین کے کسی باب کا ذکر کیا اور ۸ باتوں کا بتایا جو آخرت میں کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔ میں آخرت پر کتاب ترتیب دے رہا ہوں۔ براہ کرم وہ صفحہ مجھے فوٹو کر کے مع ٹائٹل کتاب ارسال فرمائیں شکریہ!

خط رجسٹرڈ روانہ فرمائیں تاکہ گم نہ ہو جائے۔ اب اجازت

طالب دعا

احقر لیاقت نیازی[1]

۱۸ مارچ ۲۰۱۴ء

---

[1] ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی سابق ڈپٹی کمشنر چکوال۔ سیکریٹری (ریٹائرڈ) حکومت پنجاب ایم اے ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی مدینہ یونیورسٹی۔ مدینہ منورہ۔

مکتوب مولانا محمد فیاض سواتی بنام راقم الحروف

باسمہ تعالیٰ

مکرمی جناب حافظ عبد الوحید حنفی صاحب زید مجدہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

آپ کی طرف سے ارسال کردہ حضرت والد ماجدؒ کا خط موصول پایا اور اصل خط واپس ارسال خدمت ہے۔ اللہ رب العزت آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت قاضی صاحبؒ کے خطوط کا انتظار رہے گا۔

تمام احباب کی خدمت میں سلام عرض ہے اور دعا کی درخواست بھی ہے۔

والسلام

احقر محمد فیاض خان سواتی

مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۱۹ ستمبر ۲۰۱۳ء

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید

مکتوب مولانا عبد الرحیم صاحب نقشبندی بنام راقم الحروف

مکرمی و محترمی جناب عبد الوحید حنفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کی ارسال کردہ کتب ”کتب تاریخ کی حقیقت“، ”جنگ بدر“، ”مہاجرین و انصار صحابہؓ“، ”دنیا میں اسلام کیسے پھیلا“ موصول ہوئیں۔

دیکھ کر بہت خوشی ہے۔ ارسال کرنے کا بہت شکریہ۔ مولائے کریم آپ کی اس مساعی جمیلہ میں مزید برکات نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

جملہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دستخط پیر عبد الرحیم

سجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ

مہتمم دار العلوم حنفیہ چکوال

۸/اگست ۲۰۱۱ء

(۳)مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کراچی بنام راقم الحروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰ اکتوبر ۲۰۱۳ء

مولانا حافظ عبد الوحید الحنفی صاحب

مکتبہ حنفیہ

غزنی سٹریٹ ۳۸ اردو بازار لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آنجناب کا ارسال کردہ ہدیہ یعنی کتاب "خلافتِ حضرت امیر معاویہؓ" موصول ہوئی۔ میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ کو تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین۔ بندہ کے لیے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

والسلام

بندہ

دستخط محمد تقی عثمانی

مکتوب مولانا عبد المعبود صاحب بنام راقم الحروف

مکرمی و محترمی جناب مولانا حافظ عبد الوحید الحنفی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عافیت مدام مطلوب

کتاب مستطاب "خلافت حضرت امیر معاویہؓ" وصول ہوئی اس عنایت پر دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ ماشاء اللہ علمی و تحقیقی قابل قدر دستاویز ہے، سیدنا امیر معاویہؓ کی سیرت و کردار اور فضائل و مناقب پر چھوٹی بڑی متعدد کتب پہلے سے موجود ہیں لیکن یہ کتاب اپنی انفرادیت میں ممتاز ہے۔ سچ ہے

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

میرے نزدیک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے سب سے زیادہ مظلوم سیدنا امیر معاویہؓ کی شخصیت ہے۔ جو قرن ہا قرن سے اپنوں اور بیگانوں کے تیر و نشتر کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں، ہر طالع آزما کے طعن و تشنیع کی توپ کا دہانہ ان ہی کی طرف رہا ہے۔

حالاں کہ اگر اُن کے دامن تابدار میں اور کوئی بھی منقبت قابل ستائش نہ بھی ہوتی تو صحابی ہونے سے بڑھ کر اعزاز و امتیاز اور کیا ہو

سکتا ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ "وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی" کی سماوی بشارت ان کے مقبول عند اللہ ہونے کی کیسی واشگاف نشانی موجود ہے۔

بہر حال آپ نے جہاں سیدنا امیر معاویہؓ کی سیرت و کردار کو اُجاگر کیا ہے، وہاں اُن بے سر و پا مطاطن کو بھی طشت از بام کر دیا ہے۔ جو صدیوں سے تسلسل کے ساتھ ان کی ذات ستودہ صفات پر لگائے جاتے رہے ہیں۔ آپ نے تاریخی روایات کو جرح و تعدیل کی کسوٹی پر کس کر اُن کے سقم کو واضح کر دیا اور حضرت امیر کے مقامِ رفیع اور منصبِ جلیل کو احادیث، آثار اور روایاتِ صحیحہ سے مثلِ آفتاب بنا دیا ہے۔

اللہ رب العزت اس خدمت پر آپ کو اپنی شان کے مطابق اجرِ عظیم مرحمت فرمائے اور کتاب کو قبولیت عامہ عطا فرمائے۔

نیا پتہ یہ ہے

محمد عبد المعبود عفی اللہ عنہ
معرفت جاوید شال سنٹر دوکان ۵۷۲
آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد

(۳) مکتوب ۳ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سومرو بنام راقم الحروف

باسمہٖ سبحانہٗ

از فقیر حبیب الرحمٰن

بخدمت محترم حضرت مولانا حافظ عبد الوحید صاحب حنفی مدظلہٗ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی بخیریت وعافیت

سعادت نامہ سے بندہ مشرف ہوا۔ احوال معلوم ہوئے۔ حضرت اقدسؒ کے ساتھ آپ حضرات کی رفاقت قابل غبطہ ہے۔ یہ اس نکمے کو کہاں نصیب۔ میں تو جتنا اس پر روؤں تو کم ہے۔ ہمارا تو حضرت اقدسؒ کے علاوہ اس جہاں میں کوئی نہ تھا۔ میں اب بھی یہی سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کی صحبت میں اور چکوال کی گلیوں میں میرا جتنا وقت گزرے میرے لیے سعادت ہے۔ بندہ کا جینا مرنا اسی سے وابستہ رہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے فیوضات ظاہری وباطنی سے پورا حصہ عطا فرمائے آمین۔ اصل چیز حق سبحانہٗ تعالیٰ کی رضا ہے۔ آں حضرت ﷺ نے طائف میں فرمایا تھا

اَللّٰھُمَّ اِنْ تم تکی ساخِطًا عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ

(اے اللہ اگر آپ مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں)

مجھے تو اپنے حال پر رونا آتا ہے۔ بس بندہ کو بھی خصوصی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں گے تو عنایت۔ حضرت مجدد ؒ کا واقعہ اپنے اساتذہ سے سنا ہے۔ ان شاء اللہ حضرت اقدس ؒ کے طفیل آپ اور آپ کے اہل و عیال سعادت مندوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور قرب اور رضائے تامہ نصیب فرمائیں آمین۔

جہلم کانفرنس میں شرکت کے لیے دعوت کی ضرورت نہ تھی البتہ پڑھائی شروع ہو چکی تھی ابتدائی ایام تھے۔ اور دوسری بڑی بات یہ ہے کہ لاشیار بالاصابع الیہ کی فہرست میں اپنے کو نہیں پاتا۔ ہر کوئی اشارہ کرتا ہے اس وجہ سے کہیں نہ جانے کو جی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جامعہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

مخدومی مولانا قاری جمیل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا سفر بخیریت اور قبول ہو اللہ تعالیٰ ہم اور آپ سب کو اپنی رضا اور اتباع سنت نصیب فرمائیں اور تحریک خدام اہل سنت کے مقاصد کی تکمیل فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی اکریم

خادم اہل سنت

دستخط حبیب الرحمٰن

۸ ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ

۲۱ دسمبر ۲۰۰۴ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب ۴ مولانا عبد اللطیف صاحب جہلمی بنام راقم الحروف

محترم حافظ عبد الوحید صاحب سلّمہٗ ربّہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج صبح حضرت قاضی صاحب سے فون پر بات ہو گئی ہے مگر تاریخ کا مغالطہ نہ رہے اس لیے یہ عریضہ ارسال ہے کہ حضرت موصوف کو نوٹ کروا دیں سالانہ جلسہ ان شاء اللہ العزیز امسال ۳،۴ اپریل ۱۹۹۲ء بروز بدھ، جمعرات کو ہو گا۔ قاضی ظہور حسین صاحب کو بھی نوٹ کرا دینا۔ از ہمہ برائے ہمہ سلام مسنون

خادم اہل سنت (دستخط) عبد اللطیف

خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم

۲۲ جمادی الاولی ۱۴۱۶ھ

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

مکتوب ۵ مولانا محمد یوسف صاحبؒ بنام راقم الحروف

محترم جناب حافظ صاحب دام مجدہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب کا مکرمہ نامہ ملا ہے۔ آپ کی مہربانی کا شکر گزار ہوں۔

حضرت اقدس مرحوم نے غائبانہ مجھے بیعت کرنے کی اجازت فرمائی تھی۔ اس ناچیز نے ان کا شکر ادا کرتے ہوئے کچھ امور کے بارے میں رہنمائی کی درخواست کی تھی مگر میرے خیال میں میرا عریضہ

ان کو اس وقت ملا جبکہ وہ کچھ فرمانے کی حالت میں نہ تھے اس لیے اس کا جواب نہ ملا۔ خط شاید ان کے کاغذات میں محفوظ ہو گا۔

اپنی نالائقی اور نااہلیت کا ان سے ذکر کیا تھا مگر وہ زندہ ہوتے تو شاید میری رہنمائی فرماتے مگر میری بدقسمتی کہ اس جہان فانی سے وہ دار البقاء کی طرف انتقال فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو اپنے نور سے منور فرمائے۔

ایک دفعہ جب ان پر مقدمہ قائم ہوا تھا تو حالات معلوم کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا پھر میری بدقسمتی کہ ان کی مجالس سے مستفید نہ ہو سکا۔

اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مرحوم کے مشن کو قائم اور دائم رکھے۔

این دعا از ماست و از جملہ جہاں آمین باد

ان کے فرزند ارجمند سے نیاز مند کا تعارف نہیں اس لیے ان کو تعزیت کا خط بھی ارسال نہ کر سکا۔ نیاز مند کا حضرت صاحب زادہ صاحب کو عقیدت بھرا اسلام مسنون عرض ہو۔

آپ کا بہت ہی شکر گزار اور رہین منّت ہوں۔ والسلام

الاحقر محمد یوسف

جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کشمیر

پلندری آزاد کشمیر

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب ۵ مولانا فیوض الرحمٰن (ریٹائرڈ بریگیڈیر) صاحب بنام راقم الحروف

۲۱۰۔ڈیفنس۔ا، ملیر کینٹ کراچی

عزیز مکرم حافظ عبدالوحید صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی مرسلہ تمام کتابیں موصول ہو گئیں ہیں۔ ڈاک سے ہی بھجوا دیا کریں۔ اس جلد (ارجنٹ) والے ذریعے سے دیر ہوئی۔ بہرحال آپ کی عنایت کا ممنون ہوں۔ جزاک اللہ خیراً

آپ کے رسائل دیکھے، جستہ جستہ مقامات سے پڑھے ماشاء اللہ خوب ہیں۔ نئی نسل جو تعلیم پا رہی ہے عام مسلمانوں کے علاوہ وُہ زیادہ مستفید ہو گی اور صالح تربیت سے پروان چڑھے گی۔

قاری جمیل الرحمٰن صاحب کو میرا بھی سلام مسنون پہنچا دیں اور ان کا تذکرہ بھی بھجوا دیں۔

حضرت قاری حسن شاہ صاحب نے حضرت دبیرؒ سے ترجمہ قرآن پڑھا تھا اور وہ اپنی تقریر سے پہلے قاری صاحب سے تقریر بھی کراتے اور دیہاتوں میں تقریر کے لیے بھجواتے تھے۔ ۱۹۴۳ء میں وہاں تھے۔ بھیں کے قریبی گاؤں موہڑہ میں مولانا محمد عابد صاحب نحوی سے کافیہ پڑھا تھا۔ ان کے حالات اگر بھجوا سکیں تو عنایت ہو

گی۔ یہ دو تین باتیں خود قاری صاحب نے مجھے بتائیں تھیں۔

قاری جمیل الرحمٰن صاحب کو میری طرف سے بعد از سلام عرض کریں کہ ۱۰۰% بچے / بچیاں سکولوں کا رُخ کرتے ہیں ان کے دین کی خبر لیں اور اپنی نگرانی میں ہائی سکول بنین / بنات کے بنائیں اور محکمہ سے منظور کروالیں۔ کچھ نصاب آپ نے بنایا ہے اور میں بھی محکمہ تعلیم کے علاوہ بنادوں گا۔

میٹرک تک یہ بچے / بچیاں جو آپ کے ہاں پڑھیں گے ان کا دین محفوظ ہو جائے گا۔ میٹرک تک انہیں بآسانی تجوید کے ساتھ مع ترجمہ قرآن پاک پڑھا سکیں گے بلکہ روایتِ حفص بھی کرا سکیں گے۔ فیس رکھیں اور اچھی تعلیم دیں، والدین اپنی اولاد کے لیے سب کچھ کرتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ جتنی آپ کی شاخیں ہیں سب میں سکول قائم کر دیں، ان شاء اللہ بہت فائدہ ہو گا۔ ایک نسل صحیح عقائد اور اعمال والی تیار ہو جائے گی۔ ان میں سے بھی کئی درسِ نظامی کی طرف آجائیں گے۔

آپ کے بچیوں کے سکول اور عالمہ کلاس سے بھی بہت خوشی ہوئی، میرا پنڈی آنا ہوا تو ان شاء اللہ حاضری دوں گا اور بالمشافہ بھی عرض کر دوں گا۔ میری عربی سکھانے والی کتابیں مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے چھاپی ہیں، رعایتی قیمت پر دیتے ہیں۔ وہ بہت

مفید ہیں، مکتبہ ندوہ قاسم سنٹر، اردو بازار کراچی سے منگوا سکتے ہیں۔
مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے خود پڑھائیں، ان کے نصاب میں بھی شامل ہیں۔ عربی کا اردو، انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ہے۔ قاعدہ سمیت ۱۰ حصے ہیں۔
آپ کے علاقہ کے ایسے گمنام علماء جو مظاہر العلوم سہارنپور، دیوبند، امینیہ دہلی، مدرسہ شاہی مراد آباد وغیرہ کے فضلاء ہوں تو ان کے تذکرے بھجوا دیں، تاریخ میں محفوظ ہو جائیں، سینکڑوں گمنام ایسے علماء ہیں۔ ضلع جہلم میں حضرت تھانویؒ کے ایک خلیفہ بھی تھے، کیا ان کے حالات بھجوا سکتے ہیں۔ اشرف السوانح میں دیکھ لیں۔
سب کو سلام مسنون!
قاری جمیل الرحمٰن صاحب کو یہ خط پڑھا دیں۔ ان سے بھی ان شاء اللہ رابطہ ہو جائے گا۔ بلکہ اس تحریر کے بعد
مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مسجد گنبد والی جہلم کے مدرسہ میں یاد پڑھتا ہے کہ قاری عبیداللہ صاحب پڑھاتے تھے۔ خبیبؒ کے بھی استاذ تھے، غالباً یہی نام تھا۔ ان کا تذکرہ بھی مطلوب ہے۔ اپنے موبائل کا نمبر لکھ کر بھجوا دیں۔ والسلام علیکم

دستخط فیوض الرحمٰن

۱۱ جنوری ۲۰۱۲ء

مکتوب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بنام مولانا زاہد الراشدی صاحب

محترم جناب راشدی صاحب سلمہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طالب خیر بخیر ہے۔ آپ کی طرف سے شریعت بل کا فارم موصول ہوا تھا۔ پھر آپ کے بیان کی فوٹو اسٹیٹ کاپی بھی ملی جس میں آپ نے شیعوں کی طرف سے زیر بحث بل کی مخالفت کو افسوس ناک قرار دیا ہے۔ اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

دنیا کے مسلمہ اصولوں کے مطابق پاکستان میں یہ ضروری ہے کہ ملک کی غالب اکثریت کے عقائد و مسلک کے مطابق فقہ حنفی کو قانونی بنیاد بنایا جائے، جیسا کہ سعودی عرب میں فقہ حنبلی، مصر میں فقہ شافعی اور ایران میں فقہ جعفری کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

لیکن اس کے باوجود خود شریعت بل کے مجوز علماء نے اپنے بل کو فقہ حنفی کا عنوان دینے سے گریز کیا ہے۔ اور ان کے اس فراخ دلانہ طرز عمل کے باوجود شیعہ رہنماؤں کی طرف سے مسلسل اعتراضات کا سلسلہ خالص عصبیت اور فرقہ پرستی کا مظہر ہے۔

اجماع امت کا حجت ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور قرآن و سنت کی روشنی میں مجتہد کا اجتہاد و استنباط تمام مکاتب فکر کے نزدیک مسلمہ امر ہے۔ اجماع اور اجتہاد پر شیعہ رہنماؤں کا

اعتراض بے بنیاد ہے۔

افسوس ہے کہ آپ نے "شیعہ مذہب" کو ابھی تک سمجھا ہی نہیں اور زیادہ متعجب خیز یہ بات ہے کہ ان کے لیے اپنی فراخ دلی کے تحت اپنا اصول یعنی پاکستان میں فقہ حنفی کا نفاذ بھی ترک کر دیا۔ حالاں کہ اس قسم کی فراخ دلی اصول میں ناجائز ہوتی ہے۔

(۲) شیعہ مذہب میں اجماع امت کی کوئی حیثیت نہیں۔ علاوہ ازیں "اجماع امت" کے بارے میں اہل السنت و الجماعت کے بھی اختلافات ہیں۔ شیعہ مذہب کی بنیاد عقیدہ امامت ہے۔ ان کے نزدیک بارہ امام معصوم ہیں۔ منصب امامت منصب نبوت سے افضل ہے۔ لہٰذا بارہ امام انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل ہیں۔ شیعہ مذہب میں اصول دین پانچ ہیں۔ توحید۔ عدل۔ نبوت۔ امامت۔ قیامت

ان کے نزدیک اجتہاد کا وہ مفہوم نہیں جو ہمارے ہاں ہے۔ پاکستان میں شیعہ فقہ جعفری کو فقہ حنفی کے مساوی حق دلوانا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لیے موسوی گروہ نے ۸،۷ ماہ گرفتاریوں کی تحریک چلائی تھی اور عارف حسینی گروپ نے کوئٹہ میں ۶ جولائی کو باغیانہ اقدام کیا تھا۔ شیعہ مذہب اسلام کے خلاف یہودی سازش کے تحت ایجاد کیا گیا ہے۔ بغض صحابہ ان کی بنیاد ہے

جس کی وجہ سے وہ تحریف قرآن کے قائل ہوئے ہیں۔ بلکہ کلمہ اور اذان میں علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل کا اضافہ کر دیا ہے۔ تقیہ بھی ان کا وقتی ہتھیار ہوتا ہے۔ اکثر علماء شیعیت کی تاریخ سے ناواقف ہیں۔ اور اب تو شیعہ خمینی کی قیادت میں ایک عالمی خطرناک طاقت ہیں۔

آپ حضرات ابھی تک اس غلط فہمی میں ہیں کہ رواداری سے وہ غالباً بعض صحابہ اور مخالفت اہل السنت والجماعت کا مشن ترک کر دیں گے یا یہ جذبہ ان کا کمزور ہو جائے گا۔

ایں خیال است و محال ست و جنوں

عقائد کے لحاظ سے بھی شیعہ قادیانیوں سے بالاتر کافر ہیں۔ اور وہ پاکستان میں اس طرح منظم و مسلح ہیں (اور بیرونی اسلام دشمن طاقتیں بھی ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں) کہ اہل سنت کی غفلت اور بزدلی کی وجہ سے پاکستان میں ان کا تسلط کچھ مشکل نہیں۔ خدانخواستہ ضیاء حکومت بھی مارشل لاء کے باوجود ان کی اس قوت کے پیش نظر ان سے مرعوب رہی ہے۔ ملک میں سنی مسلمان کی بحیثیت سنی کوئی حیثیت نہیں۔ اور پھر سارے شیعہ اندر سے بے نظیر کے ساتھ ہیں۔ ایم آر ڈی کے جلسوں میں بھی نفاذ فقہ جعفریہ کے بینر لگائے جاتے رہے ہیں۔ جمیعت کا دوسرا دھڑا تو ایم آر ڈی

کے سایہ میں اسلام ڈھونڈ رہا ہے۔ آپ کے دھڑے کی بھی بنیاد پر محنت نہیں۔ بریلوی قوت بھی آپ کے سامنے ہے، مودودی جماعت بھی شیعوں سے مل کر انقلاب لانا چاہتی ہے۔ اسی خطرہ کے پیش نظر اور مودودی جماعت کو بے نقاب کرنے کے لیے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جو مرسل خدمت ہے۔ جب تک خلافتِ راشدہ کی بنیاد پر مستقل محنت نہ ہوگی مروجہ سیاست سے اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔ اور کیا لکھوں۔ والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ

مدنی جامع مسجد چکوال

۲ شعبان ۱۴۰۶ھ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب مولانا عبد المعبود صاحب بنام راقم الحروف

مکرمی و محترمی و معظمی جناب حافظ صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، عافیت مدام مطلوب

جناب والا کی ارسال کردہ دو عدد کتب وصول ہوئیں۔ ماشاء اللہ انتہائی قابل قدر اور لائق تبریک ہیں۔ متعدد مقامات سے پڑھیں۔ انداز تحریر شستہ و شگفتہ، سہل و سلیس ہے۔ مآخذ کا اہتمام، مدلل و محقق بحث قابل تحسین ہے۔ بالخصوص حدیث قرطاس بے حد

مفید تصریحات سے مزین ہے۔

راقم اپنے اکابر سے اتنا ہی سنتا رہا کہ سیدنا عمرؓ کا حسبنا کتاب اللہ عرض کرنا ان کی کامیابی کی دلیل ہے۔ لیکن جملہ روایات کی تصریح نہ کسی نے پیش کی اور نہ ہی مجھ جیسے کم علم نے تحقیق و جستجو کی فکر گوارا کی۔ جناب والا کی تصریحات سے جملہ مباحث کی تفصیلات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ رب العزت آپ کی اس خدمت و کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور مزید علمی و تحقیقی خدمات انجام دینے کی سعادت عطا فرمائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اقدس قاضی مظہر حسین نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت کی آپ کو سعادت حاصل رہی اور حضرت موصوف کی دعائیں آپ کے شامل حال رہیں ان ہی کی برکات سے دین سے وابستگی علم میں رسوخ، عمل میں نکھار اور قلم میں جولانی کا مظاہرہ ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

محمد عبد المعبود عفی اللہ عنہ راولپنڈی

۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ء

۱۷ صفر ۱۴۳۴ھ

مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کراچی بنام راقم الحروف

محترمی! سلام مسنون!

آپ کا خط ملا، ہجوم مشاغل اور بیماری کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہو گئی۔ مجھے تو اس موضوع پر لکھنے کی فرصت نہیں ہے۔ دوسرے ضروری کاموں میں بے انتہا مشغول ہوں۔ بعض دوسرے احباب سے کہا ہے مگر ابھی تک کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔ تاہم ان شاء اللہ کوشش کروں گا کہ کوئی صاحب اس پر مفصل مضمون لکھ دے۔ والسلام

احقر محمد تقی عثمانی

۲۹ ستمبر ۱۹۷۱ء ۸ شعبان ۱۳۹۱ھ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۴) مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی بنام راقم الحروف

۱۲ جولائی ۲۰۱۵ء

حافظ عبدالوحید الحنفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کا ارسال کردہ ہدیہ یعنی آپ کی کتاب "مجموعہ مسنون وظائف" موصول ہوئی۔ میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ کو تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین۔ بندے کے لیے بھی دعاؤں

کی درخواست ہے۔ والسلام

بندہ (دستخط) محمد تقی عثمانی

(۵) خط مولانا تقی عثمانی بنام راقم الحروف

۱۲ جولائی ۲۰۱۵ء

حافظ عبدالوحید الحنفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آنجناب کا ارسال کردہ ہدیہ یعنی آپ کی کتاب ”سیرت و شہادت سیدنا حضرت حسینؓ“ موصول ہوئی۔ میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ کو تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین۔ بندے کے لیے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام

بندہ (دستخط) محمد تقی عثمانی

مکتوب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب بنام راقم الحروف

برادر گرامی قدر معروف مصنف و مؤرخ

حضرت مولانا حافظ عبدالوحید الحنفی زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج شریف!

آپ کی تازہ ترین دونوں کتابیں موصول ہوئیں۔ میں اسے قائد

اہل سنت حضرت قاضی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کرامت بعد الوفات سمجھتا ہوں۔

واہ واہ! آپ نے کمال کر دیا۔ محنت، لگن، شوق، کمال ادب اور فروغِ علم کے جذبات قابل رشک اور لائق تحسین ہیں۔

"سیرت و شہادت حضرت حسینؓ" اور "وظائف" میرا پسندیدہ موضوع ہے۔ بھرپور استفادہ کروں گا۔ مجھے اس پر بھی خوشی ہے کہ آپ جب بھی کوئی کتاب شائع کرتے ہیں تو مجھے ضرور استفادہ کا موقع بخشتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت قاضی صاحب کی بھرپور روحانی توجہ اب آپ کو حاصل ہے۔

والسلام

عبدالقیوم حقانی

جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

۷ر رمضان ۱۴۳۶ھ

۲۵ جون ۲۰۱۵ء

خادم اہل السنت عبدالوحید الحنفی

۱۹۷۴ء کے واقعات

مکتوب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
بنام مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب راولپنڈی۔
ممبر وفاقی مجلس شوریٰ حکومت پاکستان

مکرمی جناب قاری صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! دستی عنایت نامہ موصول ہوا۔ جس میں آپ نے وفاقی مجلس شوریٰ میں میرا نام دینے کی اطلاع دی ہے اور لکھا ہے کہ:

اگر آپ کو دعوت دی جائے تو آپ قبول فرمائیں گے۔ الخ

بندہ آپ کی اس دینی خیر خواہی کا شکریہ ادا کرتا ہے لیکن اس خدمت کے لیے معذرت خواہ بھی ہے۔ کیوں کہ:

(۱) یہ ایک ملکی سیاسی نوعیت کا کام ہے اور ہماری جماعت خدام اہل السنت ایک مذہبی جماعت ہے جو عملاً اس قسم کی رکنیت قبول نہیں کر سکتی۔

(۲) صحابہؓ آرڈیننس وغیرہ اسلامی اقدامات کی وجہ سے تاحال ہم دیانتداری سے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کے حامی ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ جب تک اصولی طور پر ان سے

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

خدانخواستہ کوئی غلطی سرزد نہ ہو تو ان کی حمایت کریں گے لیکن ہماری جماعت کا ٹھوس اصولی مؤقف آزاد رہ کر ہی محفوظ رہ سکتا ہے، نہ کہ کسی سرکاری ادارہ کے اندر شامل رہ کر۔ باہر رہ کر ہماری تائید وحمایت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے لیکن حکومت کے اندر شمولیت اختیار کرنے کے بعد اس کا وہ وزن باقی نہیں رہ سکتا۔

(۳) ہمارا مؤقف شیعوں کے بارے میں بے لچک ہے۔ ہم ان کو مرزائی ٹولہ مرتدہ سے زیادہ خطرناک دشمن قرار دیتے ہیں۔ جب سے انہوں نے نصاب دینیات میں بھٹو دور حکومت میں اپنا جعلی خلاف اسلام کلمہ منظور کرایا ہے ہم مقامی سنی شیعہ مسائل میں ڈی سی صاحب وغیرہ افسران کی میٹنگ میں بھی ان کے ساتھ اکٹھے ہو کر نہیں بیٹھے۔ انتظامیہ فریقین کو علیحدہ علیحدہ بلا کر بات کر لیتی ہے۔ اسی طرح وفاقی شوریٰ میں اشتراک کرنا بھی ہمارے اس مؤقف کے خلاف ہے۔

(۴) آپ حضرات سنی مذہب کی نصرت اور جناب صدر مملکت کی حمایت کے لیے مجلس شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے محنت کرتے رہیں۔ اور بھی مضبوط سنی علماء کو اس میں شامل کر لیں۔ البتہ ملک میں ایک جماعت ہمارے مؤقف کی بھی موجود رہنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اہل السنت و الجماعت پر ہر مرحلہ اور ہر مقام پر کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔ والسلام

خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم
۳ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

مکتوب قاری محمد امین صاحب
بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

باسمہٖ سبحانہٗ

محترم و مکرم جناب مولٰنا قاضی مظہر حسین صاحب
دامت برکاتہم العالیہ

سلام مسنون! میں حال ہی میں حرمین شریفین سے آیا ہوں۔ آپ کی گرفتاری کا پڑھ کر قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس سعی کو مقبول و مبرور فرمائے۔

سنت یوسفی کی سعادت پر دلی مبارک پیش کرتا ہوں۔ آج ہمارے ہاں جمیعت علماء اسلام کے چاروں صوبوں کی میٹنگ مفتی صاحب مدظلہٗ نے بلائی تھی، اس میں آپ کی گرفتاری پر ریزویشن ہوا اور آپ نے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔

آپ کے صاحبزادے کو بھی مبارک

فقط والسلام

دستخط قاری محمد امین عفا اللہ عنہ

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ

ورکشاپی محلہ راولپنڈی

۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

۱۹۷۶ء کے واقعات

مکتوب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
بنام مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ ممبر قومی اسمبلی

مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دامت فیوضہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! عرض آنکہ طالب خیر بخیر ہے۔ اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا کہ حضرت والا نے چکوال کے واقعہ سے متعلق قومی اسمبلی میں تحریک التوا پیش فرمائی ہے۔ اور اس پر بحث پیر کو ہو گی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اس سلسلہ میں خدام کا وفد حاضر خدمت ہو رہا ہے۔ واقعات حسب ذیل ہیں:

(۱) شیعوں نے حسب سابق چہلم کا ماتمی جلوس بتاریخ ۱۷ صفر مطابق ۱۸ فروری بعد از نماز عصر مدنی جامع مسجد کی تنگ گلی سے گزارا تھا اور گذشتہ سال بھی اسی موقعہ پر سنی شیعہ تصادم ہوا تھا۔ جس میں ہم تیس اہل سنت پر زیر دفعہ ۳۰۷ مقدمہ چل رہا ہے۔

(۲) ۱۵ فروری کو تقریباً ۵ بجے دن کے پولیس کا ایک اے ایس آئی میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ ڈی سی صاحب آنے والے ہیں اس لیے اے سی صاحب چکوال نے آپ کو ریسٹ ہاؤس میں بلایا ہے۔ اس کے بعد جب میں وہاں پہنچا تو مجھ سے پہلے دو شیعہ کاظم

رضا جعفری اور ذوالفقار علی شاہ بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ جو ماہ محرم کے نزاع میں بھی ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں رہے تھے۔ ریسٹ ہاؤس پہنچنے کے بعد معلوم ہوا کہ ہماری گرفتاری کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ چناں چہ تقریباً ½12 بجے ہم تینوں کو پولیس گاڑی پر بٹھا کر شام کو ڈومیلی ضلع جہلم کے ریسٹ ہاؤس میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں ہم نے رات کو قیام کیا اور قریباً ۴ بجے بوقت سحر ہم کو پولیس گاڑی پہ بٹھا کر ۵ بجے ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں پہنچا دیا گیا۔ میرے سامنے میرے بڑے بیٹے ظہور الحسن سلمہٗ کی گرفتاری کا بھی آرڈر تھا لیکن وہ پہلے ہی کسی ضرورت کے تحت لاہور گیا ہوا تھا۔ اور وہ خود ہی ۱۸ فروری مطابق ۱۷ صفر کو جہلم میں حاضر ہو کر جیل میں پہنچ گیا۔ آرڈر میں ڈی سی صاحب نے ہم چاروں کو ۱۵ دن کے لیے یکم مارچ ۱۹۷۶ء تک نظر بند کر دیا تھا۔

(۳) ۱۸ فروری مطابق ۱۷ صفر کو (جو مدنی مسجد چکوال میں چہلم کے ماتمی جلوس کے موقعہ پر ہونے والے ظلم و تشدد کا دن تھا) مقامی انتظامیہ کے افسر اے سی۔ آر ایم۔ اے ایس پی پولیس گارڈ کے ہمراہ تقریباً ۱۲ بجے آئے اور مسجد سے ملحقہ مکان کے راستے مسجد کی چھت پر جوتوں سمیت چڑھ گئے اور لاؤڈ سپیکر کی تاریں کاٹ دیں اور ہارن نیچے گرا دیے۔ اس وقت مدنی مسجد میں جو اہل

السنت موجود تھے وہ کلمہ طیبہ کا ذکر کر رہے تھے اور سنی مسلمان جمع ہو رہے تھے (اور گذشتہ ۷ محرم کے ماتمی جلوس کے موقعہ پر بھی ذکر کلمۂ اسلام جاری رہا تھا لیکن پولیس نے بند نہیں کرایا تھا) چھت پر جوتوں سمیت پولیس کے چڑھنے اور لاؤڈ سپیکر کی تاریں کاٹ کر کلمۂ اسلام کے ذکر کو روکنے کے خلاف مسجد میں موجود سنی مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا تو دیر کے بعد بڑی مشکل سے پولیس نے جوتے اتارے۔ یہ حالات سن کر مسلمانان اہل سنت مسجد میں آنے کی کوشش کرتے رہے لیکن پولیس نے چاروں طرف سخت ناکہ بندی کی ہوئی تھی۔ اس کے باوجود بھی تین چار سو سنی مسلمان مسجد میں جمع ہو گئے اور پولیس مسجد پر قابض ہی رہی۔

(۴) پولیس فورس بہت بڑی تعداد میں مسجد اور نواحی علاقہ میں متعین تھی اور شیعوں کا جلوس بھی اس دفعہ بہت بڑا تھا حتیٰ کہ پشاور اور گوجرانوالہ سے جو پارٹیاں آئی تھیں انہوں نے بسوں پر پشاور پارٹی اور گوجرانوالہ پارٹی کے کتبے بھی لگائے ہوئے تھے۔ نماز عصر کے بعد شیعہ جلوس مسجد کی گلی میں سے گزرا تو پہلی دو پارٹیاں تو خاموشی سے گزر گئیں اور اہل السنت بھی خاموش رہے۔ لیکن تیسری پارٹی مسجد کے دروازے پر کھڑی ہو گئی۔ زور

دار ماتم کیا، تبرّا بازی کی اور حق علیؓ دا۔ حق علیؓ دا کے نعرے لگاتے رہے۔ اس پر مسلمانان اہل سنت نے مسجد میں سے احتجاج کیا۔ لیکن انتظامیہ نے شیعہ جلوس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ اس پر خدام اہل سنت نے بھی اللہ اکبر اور حق چار یارؓ کے نعرے لگائے اور مسجد کے دروازے پر رضاکاروں اور پولیس میں بڑی کشمکش جاری رہی۔ باہر سے پولیس نے دروازے پر ڈنڈے برسائے اور اسی کشمکش میں مسجد کے دروازے کا ایک کواڑ ٹوٹ گیا۔ جس میں سے پولیس اندر داخل ہو گئی۔ اور مسجد میں جوتوں سمیت گھس کر شدید لاٹھی چارج شروع کر دیا۔ چھت کی پولیس نے اوپر سے اینٹیں برسائیں اور ملحقہ مکان کے چھت سے مسجد کے اندر اور مسجد کے پلاٹ میں آنسو گیس کے گولے پھینکے۔ جماعت کا پروگرام یہ تھا کہ حتی الوسع پولیس سے تصادم نہ کیا جائے، اس لیے لوگ غیر مسلح تھے۔ بعض نوجوانوں نے مسجد میں جوتوں سمیت پولیس کے گھسنے اور شیعہ جلوس کی ناجائز حمایت میں اہل سنت پر مسجد میں تشدد کرنے کے خلاف جذبہ کے تحت کچھ تصادم بھی کیا۔ مگر آنسو گیس، لاٹھی چارج اور چھت سے پولیس کے پتھراؤ کی وجہ سے اہل سنت مسجد سے ملحقہ مسجد کے پلاٹ میں آ گئے۔ اس کے بعد پولیس کا مسجد پر مکمل

قبضہ ہو چکا تھا۔ اتنی دیر جلوس رکا رہا تھا پھر جلوس گزارا گیا اور شیعوں نے مسجد کی گلی میں ہنگامہ خیر ماتم بھی کیا اور حق علی دا، حق علی دا کے نعرے لگاتے رہے۔ جب جلوس گزر گیا اور شیعوں کے کسی فرد کو کوئی خراش تک بھی نہیں آئی تھی لیکن باوجود اس کے پھر پولیس فورس زیادہ تعداد میں مسجد میں داخل ہو گئی۔ لاٹھی چارج کے لیے پی آر پی کی خاص فورس بھی منگوائی گئی تھی۔ افسر انتظامیہ بھی مسجد میں جوتوں سمیت گھس گئے۔ سگریٹ بھی مسجد میں پیتے رہے۔ اور سنی مسلمانوں پر زور دار لاٹھی چارج کیا، گندی گالیاں دیں۔ ایک افسر نے کہا کہ ان یہودیوں کو مارو۔ اور پولیس کا مقامی ایس ایچ مرید شاہ بھی شیعہ تھا، ایک مقامی اے ایس آئی بھی شیعہ تھا اور جہلم کا اے ایس آئی بھی شیعہ تھا۔ اور پولیس کے سپاہی جو نہتے اہل سنت پر لاٹھیاں برسا رہے تھے وہ یا علیؑ کہہ کر لاٹھی مارتے تھے، ان میں اکثر شیعہ تھے۔ مسجد کے چھوٹے چھوٹے طلبہ کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اور کہا کہ پھر کلمہ پڑھو گے تو وہ کلمہ پڑھتے تھے اور حق چار یارؓ کا اعلان کرتے تھے حتیٰ کہ بعض بچوں نے یہ بھی کہا کہ لاٹھی نہیں گولی مارو۔ اسی طرح جوان اور بوڑھے بھی لاٹھیاں کھا رہے تھے لیکن سب صابر اور ثابت قدم تھے۔ آنسو گیس اور لاٹھیوں کی وجہ سے اہل سنت

جب بے حال ہو گئے تو ان کو زبردستی مسجد کی گلی میں لایا گیا۔ کئی افراد کے ہاتھ پیٹھ پیچھے باندھ دیے۔ اور آگے شیعوں کے اس متنازعہ امام باڑہ (گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول) کی گلی میں سے شیعوں کے سامنے ان کو گزار کر پولیس گاڑیوں میں لاد کر تھانہ پہنچا دیا گیا۔

(۵) تھانہ میں لے جا کر پھر چند خدام کو تشدد کا نشانہ بنایا اور مقامی انتظامیہ کے افسران نے کرسیوں پر بیٹھ کر اپنے سامنے ان کو پٹوایا۔ پھر ۴۸ افراد کو علیحدہ کر لیا اور باقی سینکڑوں افراد میں سے بعض کو وہاں ہی چھوڑ دیا اور اکثر کو ٹرکوں پر لاد کے رات کو چک بیلی خان ضلع راولپنڈی کے دور دراز مقام پر لے جا کر اتار دیا۔

(۶) ان ۴۷ افراد کو تھانہ کی کوٹھری میں رات کو محبوس رکھا۔ روٹی نہیں دی، پیشاب نہیں کرنے دیا اور نماز، وضو کے لیے پانی تک بھی نہیں دیا۔ دوسرے دن ۱۹ فروری دن کے تقریباً 2½ بجے ان کو پولیس گاڑی پر سوار کر کے شام کو ۶ بجے کے قریب ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں پہنچا دیا جہاں شہر سے محترم مولانا عبداللطیف صاحب نے ان تک کھانا پہنچایا۔

ان ۴۸ ملزمان میں سے ۱۸ افراد پر دفعہ ۳۰۷ وغیرہ لگائی گئی جن میں تین کالج کے نوجوان بھی ہیں اور باقی ۳۰ افراد پر دفعہ ۱۸۸

لگائی گئی جس میں لاوُڈ سپیکر آرڈر کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔

(۷) باوجود اس کے کہ تمام گرفتاریاں ماتمی جلوس کے بعد عمل میں آئی تھیں۔ لیکن پولیس نے ایف آئی آر (ابتدائی رپورٹ) میں یہ لکھا کہ ۳۰ ملزمان کو ½11 بجے ہی موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا تھا اور باقی ۱۸ افراد شام کو گرفتار کیے گئے۔

(۸) مسجد کی گلی کے دروازہ کے علاوہ اندر کے کئی دروازے بھی پولیس نے توڑے اور سامان کو نقصان پہنچایا۔ جن کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں ارسال خدمت کی جارہی ہیں۔

(۹) یہ حضرات صحابہ کرامؓ کی کرامت ہے کہ ان کے شرعی ناموس و عظمت کے تحفظ کے لیے جو خدام اہل سنت کسی خاص سازش کے تحت اس ظلم و تشدد کا نشانہ بنائے گئے ہیں ان میں سے کسی نے بھی کمزوری نہیں دکھائی، معافی نہیں مانگی۔ ان میں بوڑھے بھی تھے، جوان بھی اور بچے بھی۔ لیکن حق تعالیٰ کی نصرت سے ان کو یہ نعمت نصیب ہو گئی:

فَمَا وَ هَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضعنوا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِين ۝

ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ۔

(۱۰) جس سازش کی بندہ نے نشاندہی کی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ شیعہ

جلوس گزرنے کے بعد مسجد کی زیادہ بے حرمتی کی گئی، اہل سنت پر تشدد کیا گیا اور سب اہل مسجد کو گرفتار کر کے لے گئے۔ نہ کوئی اذان دینے والا باقی رہا اور نہ نماز پڑھانے والا، چھوٹے چھوٹے طلبہ کو بھی لے گئے۔ ان کا مقصد العیاذ باللہ ویران کرنا تھا اور خدام اہل سنت کے اس مرکز کو توڑنا تھا۔ تا کہ پھر کوئی یہاں سے کلمۂ اسلام کے تحفظ کی آواز بلند نہ کر سکے اور عظمت صحابہ کرامؓ کے تحفظ کی تبلیغ یہاں سے ختم ہو جائے۔ لیکن وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللہ کی صورت پیدا ہو گئی۔

پولیس کی اس ظالمانہ کاروائی کے خلاف یہاں اہل سنت میں زیادہ اشتعال پیدا ہو گیا۔ اور ۲۳ فروری کو چکوال میں احتجاجاً مکمل تاریخی ہڑتال ہو گئی۔ سکولز اور کالج بھی بند ہو گئے۔ اور گورنمنٹ کالج کے طلبہ نے چند دن مسلسل کلاسوں کا بائیکاٹ جاری رکھا۔ اس ہڑتال کی خبر نوائے وقت راولپنڈی ۲۴ فروری اور جنگ راولپنڈی ۲۴ فروری میں شائع ہو چکی ہے۔ چوا سیدن شاہ، پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں بھی ۲۸ فروری کو مکمل اور بہت کامیاب ہڑتال ہوئی جس کی خبر جنگ ۲۹ فروری اور نوائے وقت یکم مارچ میں شائع ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں ملک میں بھی اس کاروائی کے خلاف احتجاج ہوئے ہیں اور قرار دادیں اور تاریں روانہ کی گئی

ہیں۔ حتیٰ کہ بی بی سی لندن اور بھارت کی خبروں میں بھی چکوال کے واقعہ کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ جس میں مسجد کی بے حرمتی وغیرہ پر پاکستان کو مطعون کیا گیا ہے۔ اور دشمن کو یہ موقعہ چکوال کی مقامی انتظامیہ نے دیا ہے یا جو بھی اس سازش میں شریک ہیں وہ پاکستان کو بدنام کرنے کا باعث بنے ہیں۔

(۱۱) بفضلہٖ تعالیٰ میری اور عزیزم ظہور الحسین سلمہٗ کی رہائی یکم مارچ شام کو جہلم ڈسٹرکٹ جیل سے ہوگئی ہے تھی۔ ہم سے پہلے تیس افراد کی ضمانت پر رہائی ہوگئی تھی۔ اور ہمارے بعد تیسرے دن باقی ۱۱۸ افراد بھی ضمانت پر رہا ہوگئے۔

(۱۲) رہائی کے بعد ۴ ربیع الاوّل مطابق ۵ مارچ مدنی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے موقع پر اہل سنت کا اتنا بڑا اجتماع ہوا ہے کہ قبل ازیں اتنا بڑا اجتماع کبھی نہیں ہوا۔ ملحقہ چھت اور گلیاں بھی بھری ہوئی تھیں۔ تقریر جمعہ کے بعد جو قراردادیں منظور کی گئیں اس کی کاپی بھی مرسل خدمت ہے۔

(۱۳) انتظامیہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں بھی استغاثہ جلد ہی دائر کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۱۴) مدنی جامع مسجد کے بالکل قریب اس گلی کے اختتام پر گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول ہے۔ جہاں شیعہ مہاجرین نے اپنی انجمن کے تحت

پرائیویٹ محمد علی ہائی سکول جاری کیا ہوا تھا۔ اور یہی ان کا عارضی امام باڑہ تھا جس میں ماتمی مراسم ادا کرتے رہے ہیں اور یہاں سے ہی ان کا جلوس سال میں دو مرتبہ ۷ محرم اور ۱۷ صفر کو نکلتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں جب پرائیوٹ سکولز گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیے تو یہ بھی قومی ملکیت میں آگیا اور گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول کا بورڈ یہاں لگا دیا گیا۔ محرم کے ایام میں شیعہ ایک شیعہ ڈائریکٹر تعلیمات سے اجازت لے کر یہاں ماتمی مجالس منعقد کرتے تھے اور سکول کے طلبہ کو جس میں سنی اور شیعہ دونوں مذہب کے ہیں، دوسرے ہائی سکول میں منتقل کر دیا جاتا تھا۔ اور شہر کے اکثر سنی طلباء کی احتجاجی قراردادوں کے باوجود اس سال بھی محرم اور چہلم کی مجالس کی ان کو یہاں اجازت دے دی گئی۔

(۱۵) کمشنر صاحب راولپنڈی ڈویژن کے آرڈر کے تحت ۱۷ ستمبر ۱۹۷۵ء کو سابق واے سی چکوال نے رضا کاظم جعفری شیعہ مذکور کو نوٹس دیا کہ گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول کی عمارت خالی کر دی جائے۔ لیکن انہوں نے گذشتہ رمضان کے دنوں کی مہلت مانگی اور پھر سب جج صاحب جہلم کے پاس سٹے آرڈر (حکم امتناعی) حاصل کرنے کی درخواست دے دی۔ یہ کیس چل رہا ہے۔ چناں چہ ہماری اس نظر بندی کے دنوں میں شیعہ جلوس چہلم اور

مدنی مسجد کے اس حادثہ کے بعد ان کے سٹے آرڈر کی درخواست
کو مسترد کر دیا گیا۔

(۱۶) ایک دوسری چالاکی شیعوں نے یہ کی ہے کہ گورنمنٹ محمد علی ہائی
سکول کی عمارت میں ہی ایک طرف پہلے سے ایک مسجد بنائی ہوئی
ہے۔ جس کے دو تین پلاٹس انجمن کے نام محکمہ سپلیمنٹ سے ساز
باز کر کے الاٹ کرا لیے ہیں۔ حالاں کہ ۱۹۷۱ء کے بعد یہ نہیں ہو
سکتے۔ وہ ساری عمارت مسجد سمیت اوقاف کی ہے۔ اس کے
خلاف بھی ہم نے کیس کیا۔

(۱۷) ان کی اس غلط کاروائی کا علم حکام کو بھی ہے۔ لیکن اس کے باوجود
چہلم کے دنوں میں شیعہ کمشنر صاحب راولپنڈی کا پہلے آرڈر کے
برعکس یہ آرڈر لے آئے کہ جب تک ان کی مسجد کے پلاٹ کے
بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوتا گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول
شیعوں سے خالی نہ کرایا جائے۔

حالاں کہ مقامی اور ضلعی انتظامیہ نے محرم کے موقعہ پر ہم سے یہ
وعدہ کیا تھا کہ چہلم کے جلوس سے پہلے پہلے ہم یہاں سے امام باڑہ
اٹھوا دیں گے۔ لیکن اوپر کے دباؤ اور سازش کے تحت ایسا نہ کیا گیا
اور چہلم کا جلوس بہر حال گزارنے کا حکام نے فیصلہ کر لیا ہے۔
اگر ۵ ماہ سے جاری کردہ کمشنر صاحب کے نوٹس پر عمل کیا جاتا تو

پھر جہلم کے جلوس کا یہ واقعہ پیش نہ آتا۔ میں نے جلوس چہلم سے پہلے جمعہ پر تقریر میں کہا تھا کہ اگر حکام اپنے نوٹس کی تعمیل شیعوں سے نہیں کرا سکتے تو پھر وہ استعفیٰ دے دیں۔ جو فورس تم شیعہ جلوس کی حفاظت کے لیے مدنی مسجد والوں کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہو وہ تم اپنے آرڈر کو منوانے کے لیے شیعوں پر کیوں نہیں استعمال کرتے۔ غالباً اس تقریر کے رد عمل میں ہی انہوں نے اپنے غیظ و غضب کا جلوس چہلم کے موقعہ پر مظاہرہ کیا ہے۔

(۱۸) قراردادوں کی نقلیں وغیرہ ارسال خدمت کی جا رہی ہیں تا کہ سارے واقعات کی روشنی میں بحث آسان ہو جائے۔ خدام اہل سنت اور تمام اہل السنّت والجماعت کے لیے خلوص و استقامت کی دعا فرماتے رہیں۔ حق تعالیٰ اہل السنت والجماعت کو ہر محاذ پر کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین۔

اب کلمۂ اسلام میں واضح تحریف کرنے کے بعد تو شیعوں کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہی اور حضرات اکابر دیوبند نے تو قیام پاکستان سے بہت پہلے ان کی تکفیر کا فتویٰ شائع کیا تھا، یہ نایاب تھا۔ ساہیوال کے پریس میں کسی نے اس کو مکمل شائع کیا ہے جس کا ایک نسخہ مرسل خدمت ہے۔

(۱۹) جس انجمن حیدری کے چہلم کے جلوس کا یہ فتنہ ہے۔ (جس کا پہلا

نام انجمن تنظیم المؤمنین تھا) اسی نے میرے والد مکرم حضرت مولانا محمد کرم الدین صاحبؒ کی مشہور کتاب "آفتاب ہدایت" کے جواب میں ایک کتاب "تجلیات صداقت" مصنفہ مولوی محمد حسین ڈھکو (شیعہ مجتہد) شائع کی ہے۔ جس کے چند اقتباسات حسب ذیل ہیں:

(۱) دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادرانِ اسلامی میں اس سلسلہ میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحابِ ثلاثہؓ کے بارے میں ہے۔ اہل السنت ان کو بعد از نبی ﷺ تمام اصحاب وامت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولتِ ایمان وایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔ (ص ۲۰۱)

(۲) اصحابِ ثلاثہ کا جناب امیر خیبر گیر سے بجائے شیر وشکر ومشیر ہونے کے ان کا دشمن ازلی ہونا، بجائے تابعدار اور قرابت دار رسول ﷺ ہونے کے ان کا دنیا دار اور عصیان دار ہونا اور بجائے مقبول بارگاہ ہونے کے ان کا مردودِ بارگاہِ خدا اور رسولِ ہدیٰ ﷺ ہونا۔ کتب فریقین سے کچھ ایسے ناقابلِ انکار دلائل جاندار سے واضح و آشکار کریں گے کہ نہ صرف پرستارانِ ثلاثہ بلکہ ثلاثہ کی روحیں بھی یوم القراء تک بے قرار ہو جائیں گی۔

ے

جاؤ گے تم کہاں شیعوں کو چھیڑ کے
رکھ دیں گے تیرے مذہب کا بخیہ اُدھیڑ کے

(۳) جناب امیر خلافت ثلاثہ کو غاصبانہ و جائزانہ اور خلفائے ثلاثہ کو گنہگار۔ کذاب۔ غدار۔ خیانت کار۔ ظالم و غاصب اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ خلافتِ نبویہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حقدار سمجھتے تھے۔ (ص۲۰۶)

(۴) ثلاثہ کی فتوحات نے اسلام کو بدنام کیا۔ (ص۹۵)

(۵) اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہؓ کے متعلق لکھا ہے کہ: باقی رہا مؤلف کا یہ کہنا کہ عائشہ مومنوں کی ماں ہیں، ہم نے ان کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے، مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا۔ ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔ (ص۴۷۸)

العیاذ باللہ

نیز شیعوں نے پندرہ روزہ "ذوالفقار" پشاور میں خدام اہل سنت کے خلاف جو مضمون شائع کیا ہوا ہے اس کی کاپی بھی ارسال خدمت کی جا رہی ہے۔ والسلام

خادم اہل السنت
الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد چکوال
۶ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۷ مارچ ۱۹۷۶ء

خط مولٰنا حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنی بنام راقم الحروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی و مکرمی دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! گرامی نامہ موصول ہوا۔ میں بحمد للہ اہلسنت ہی کے گھرانے میں پیدا ہوا۔ اس لیے شروع ہی سے اس مسلک پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشیں۔

(۲) اہلسنت و الجماعت میں لفظ جماعت سے مراد صحابہ کرامؓ کی جماعت ہے۔ یعنی وہ جماعت جو سنت اور سب صحابہ کرامؓ کی پیروکار ہے۔

(۳) دیوبندی حضرات کے عقائد کے لیے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کا تالیف فرمودہ رسالہ "عقائد علماء دیوبند" ملاحظہ فرمائیں اور فقہی اعتبار سے دیوبندی حضرات امام اعظم ابو حنیفہؒ کے متبع ہیں۔

دستخط حامد میاں

۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

مطابق ۲۸ مئی ۱۹۷۱ء

بروز جمعہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) خط مولانا محمد تقی عثمانی صاحب بنام راقم الحروف

مکرمی و محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گرامی نامہ موصول ہوا، مضمون کی پسندیدگی کا شکریہ! حضرت عثمانؓ سے متعلق حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی مدظلہم نے اپنی کتاب "برأت عثمانؓ" میں تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔ احقر کے نزدیک ایک وہ کافی ہے۔ مجھے کچھ اور ضروری کام درپیش ہیں، اس لیے میرے لیے اس موضوع پر مزید لکھنا مشکل ہے۔

اسلام کے مختلف گوشوں سے متعلق آپ نے مضامین شائع کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے ان شاء اللہ اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ والسلام

احقر محمد تقی عثمانی

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ

خط سید خورشید احمد شاہ بنام راقم الحروف

بخدمت اخی فی اللہ محبی للہ سیدی و حبیبی مولانا عبدالوحید صاحب سلمکم اللہ فی الدارین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! خیریت طرفین مطلوب۔ یاد آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یہ عاجز بندہ نااہل اور کسی شمار میں نہیں ہے۔ علم عمل میں کوئی نام

نہیں رکھتا۔ سیاستِ حاضرہ سے ناواقف ہے۔ جمعیت میں تو کسی بات میں شمار نہیں کیا جاتا۔ قلبی تعلق میرا حضرت شیخ الاسلامؒ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری اور سید عطا اللہ صاحب حضرات کے ساتھ ہے۔ اور ان ہی کے جانشین اور نام لیوا اور شاگرد مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہیں۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری سلمہ' بھی قلبی رغبت ان ہی کے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ان دونوں شخصوں سے کوئی غلط بات بھی نکل جائے تب بھی میں مخلص جانتا ہوں۔ والسلام

سید خورشید احمد شاہ

۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب بنام راقم الحروف

السلام علیکم و رحمۃ اللہ!

"براءۃ عثمانؓ" مولانا ابوذر بخاری، کچہری روڈ ملتان نے شائع کی ہے۔ ان سے مل سکتی ہے۔ خواہ قیمت سے دیں یا تحفہ دیں ان سے طلب کی جائے۔ والسلام

ظفر احمد عثمانی

۱۱ صفر ۱۳۹۱ھ

مکتوب حضرت مولانا عزیز گل صاحب اسیر مالٹا
بنام راقم الحروف

برادر سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! امابعد نوازش نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ جناب کے لیے دعا ہے کہ جناب کو اللہ تعالیٰ اپنے مقصد میں کامیاب فرمادیں اور بندہ ناچیز تقریر اور تحریر میں اہل نہیں اور نہ پسند کرتا ہوں ایسی شہرت کو۔ امید ہے کہ معاف فرمادیں گے۔

والسلام

دستخط محمد عزیر عفی اللہ عنہٗ

۵/اکتوبر ۱۹۷۱ء۔ مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۹۱ھ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

مکتوب حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی عزیر عبدالوحید صاحب سلمہ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خلاصۃ المرایکہ

آپ کا خط ملا، پڑھا۔ حالات سے آگاہی ہوئی مگر میں مجبور ہوں کیوں کہ اس وقت ترجمہ قرآن شروع ہے۔ اور میں کوئی کام نہیں کرسکتا۔

ترجمۃ القرآن میرے لیے کافی ہے اور کوئی فرصت نہیں۔

والسلام

درخواستی

۶/اکتوبر ۱۹۷۱ء

مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۹۱ھ

مکتوب حضرت پیر عبد المالک صدیقی صاحب بنام راقم الحروف

باسمہ الکریم از محمد عبد المالک صدیق عفا اللہ عنہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ! آج بوقت ظہر بروز شنبہ آپ کو داخل طریقہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کر لیا ہے۔ اللہ کریم آپ کو اور مجھ کو اپنی جزا کے لیے قبول فرمائے۔ معمولات کی پابندی کرنی ہو گی۔ وہ یوں کہ بائیں طرف انسان کا قلب ہے۔ قلب میں اللہ اللہ کا خیال رکھا کریں۔ ساتھ ہی مراقبہ جس کا طریقہ یہ ہے جو بیس گھنٹوں میں ایک گھنٹہ رات کو وقت ملے یا دن کو اپنے آپ کو قبر میں تصور کر کے بیٹھ جایا کریں۔ منہ کے اوپر اگر کپڑا ڈال سکیں تو بہتر اور تصور کر لیا کریں کفن پہن چکا ہوں اور پھر آنکھیں بند کر کے تصور کیا کریں کہ میں قبر میں جا چکا ہوں۔ تمام مخلوق سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے آ چکا ہوں اور دل میں یہ تصور رہے کہ دل کہہ رہا ہے کہ اللہ۔ اللہ۔ استغفار کی ایک

تسبیح، درود شریف ایک تسبیح، قرآن پاک کا ایک پارہ پڑھنا ہے۔ روزانہ ایک پارہ کوئی بھی آدھا سپارہ قرآن پاک پڑھنا ہے۔ والسلام

عبدالمالک صدیقی خانیوال

۱۷ مئی ۱۹۶۹ء

مکتوب حضرت پیر خورشید احمد شاہ صاحب

بخدمت اخی فی اللہ سلمکم اللہ فی وجھی مولٰنا عبدالوحید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت طرفین مطلوب۔ یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقاصد میں سرفراز فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی کانفرنسوں کو کامیاب فرمادے اور خیر وبرکت عطا فرمادے۔ یہ ناچیز بوجہ کمزوری روحانی جسمانی کے حاضری سے قاصر ہے۔ فتک (ہرنیاں) کی تکلیف بے چین رکھتی ہے۔ گرمی کے موسم میں پیٹی لگائی ہوئی ہے۔ ضعف اور ناتوانی ہے منہ میں دانت نہیں رہے۔ کھانے پینے کی دشواری ہے۔ سفر میں سامان ضروری ہونا مشکل ہے۔ لہٰذا قلبی دعا پر ہی اکتفاء کرتا ہوں۔

حضرت مولنا قاضی صاحب سلمہ اللہ کی جانب سے کوئی خط نہیں آیا۔ قریب قریب کہیں اجلاس ہوا تو دیدار پاک سے مشرف ہو جاؤں گا۔

حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں السلام علیکم عرض کر دیں اور خاتمہ بالخیر کی درخواست فرمادیں کہ اس نااہل روسیاہ کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں۔ ہر ہر تکلیف سے محفوظ فرمادیں۔ والسلام

خورشید احمد شاہ

یکم اگست ۱۹۷۲ء

۲ جمادی الثانی

مکتوب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ! عرصہ دراز سے مختلف امراض نے عاجز کر رکھا ہے۔ اور اب بینائی بھی جواب دے رہی ہے۔ اس لیے کسی کتاب کے لکھنے سے معذور ہوں۔

دستخط محمد شفیع کراچی

۳۰ ستمبر ۱۹۷۱ء

مکتوب حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب سندھلوی کراچی

باسمہٖ تعالیٰ

مکرمی ومحترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گرامی نامہ موصول ہوا۔ ان دونوں میں بہت مشغول تھا۔ تعمیل ارشاد کے لیے وقت نہیں نکال سکا تھا۔ جواب میں تاخیر کی یہی وجہ

ہوئی۔ خلافت صدیقی پر مضمون لکھنا شروع کر دیا ہے۔ ان شاء عنقریب ارسال کر دوں گا۔

لقب اہلسنت و الجماعۃ کی تاریخ معلوم کرنے کا ہی موقع ابھی تک میسر نہیں ہوا۔ ان شاء اللہ مضمون مذکور سے فراغت کے بعد کروں گا۔ جہاں تک یاد آتا ہے لقب دوسری صدی ہجری سے مشہور ہوا جب روافض اور مرجیہ وغیرہ فرقے پیدا ہونے لگے۔

آپ کا لفافہ محفوظ ہے۔ والسلام

احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ

۳ محرم ۱۳۹۶ھ

مکتوب حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری کراچی

جناب وحید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کی اصل محبت کا اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے۔ میں دارالعلوم کراچی میں ہوں اور ابدی دنیا کے کوچ کے لیے تیاری کر رہا ہوں۔

میں اس ماہ شعبان و رمضان کے خصوصی وقت میں اتنے خصوصی کام کر رہا ہوں شاید یہ خصوصی وقت میں پورے نہ ہو سکیں، بہت مشغول ہوں۔ آپ نے ماشاء اللہ اچھے کام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قلم اٹھانے کا تو موقع نہیں ہے۔ آپ کی دعائیں شامل حال رہیں تو ان شاء اللہ یہ کام پورا ہو جائے گا۔

آپ کی محبت مجھ جیسے گنہگار کے لیے سرمایہ آخرت ہے۔ یہ جان کر بہت مسرت ہوئی کہ فقیر حقیر کی کتابوں اور مضامین سے آپ کے علاقے کے لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ والسلام

محمد عاشق الٰہی بلند شہری

مدرس قلم محمد علی دارالعلوم کراچی

۲۵ شعبان ۱۳۸۹ھ

مکتوب حضرت پیر خورشید شاہ صاحب خلیفہ حضرت حسین احمد مدنی صاحبؒ

بخدمت اخی فی اللہ محی للہ جناب عبدالوحید صاحب اعوان سلمہٗ الرحمٰن الی یوم المیزان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! یاد آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضرت قاضی صاحب سلمہٗ نے واقعی اپنی منشاء کے مطابق جماعت خدام اہل سنت تشکیل فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارادے اور نیت میں خلوص عطا فرماوے۔ اور اس ذریعہ اور طریقِ کار سے اللہ تعالیٰ مسلم قوم کی کوئی بہتر صورت ترقی کی پیدا فرمادے۔ اس فقیر ناچیز کو بھی انہوں نے شاید الہام سے یا اپنے نور بصیرت سے نامزد کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عاقبت بہتر اور امید افضاء بنادے۔ جمیعت علماء سے

یہ کوئی علیحدگی نہیں ہے۔ طریق کار ایک ہی ہے۔ صرف نام کی تبدیلی ہے۔ اس سے تقویت جمیعت العلماء الاسلام کو ہی ہے۔ آپ شوق ذوق سے کام کریں اور یہ قیاس دل میں نہ رکھیں کہ یہ جمیعت العلماء الاسلام کے خلاف کوئی جماعت ہے۔

والسلام مع الاحترام

دستخط خورشید احمد شاہ

۱۸/اکتوبر ۱۹۶۹ء

خط حضرت مولانا عزیز گل صاحب اسیر مالٹا مدظلہ العالی بنام راقم الحروف

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکرم محترم جناب عبدالوحید صاحب زاد اللہ معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد نوازش نامہ کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمادیں۔ والسلام

دستخط عزیز گل عفی اللہ عنہ

۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

مطابق ۷ مئی ۱۹۷۱ء بروز جمعہ

مکتوب حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مکرم دامت برکاتکم سلام مسنون۔ مزاج گرامی۔ جناب کا گرامی نامہ ملا۔

انسان جسمانی طور پر بیمار ہو جائے تو اپنی صوابدید پر بہترین معالج تلاش کرتا ہے۔ اور علاج کیا جاتا ہے پھر مریض ماہر طبیب کی تجویز کردہ دواؤں کے علاوہ پرہیز کی پابندی کرتا ہے۔

کیا ایمان و روحانی امراض کا علاج اور پھر اس کے لیے ڈیڑھ صد دلائل بذریعہ خطوط اس کی بھی کوئی تک ہے۔ میرے بھائی اس کے لیے ہی آپ اپنی صوابدید پر کسی عالم کا انتخاب کیجیے پھر ان سے علاج دریافت فرمائیے۔ اور اگر جناب کی نظر انتخاب اس گنہگار ہی کی طرف ہو تو ملتان تشریف لائیں، حاضر ہوں۔

آپ کی تحریر کردہ صورت قابل عمل نہیں۔ میں ڈیڑھ صد دلائل لکھوں میری مصروف ترین زندگی میں اتنا وقت کہاں۔ پھر آپ ان پر اعتراض کریں پھر جواب پھر جواب الجواب مجھے اس سے معذور سمجھیے۔ فقط والسلام

محمد علی جالندھری

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

خط مولانا عاشق الٰہی بلند شہری صاحب بنام راقم الحروف

باسمہٖ سبحانہٗ

محترمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ! حضرت مفتی محمد شفیع صاحب علیل ہیں۔ سوالات کا جواب لکھنے سے معذور ہیں۔ مقالہ تو کجا لکھ سکتے ہیں۔ آپ مذکورہ آدمی کو شیعیت کے خلاف کتاب "آیات بینات" اور "تحفہ اثنا عشریہ" اور "ازالۃ الخلفاء" پڑھنے کو دیں۔ یہ کتابیں نور محمد کارخانہ تجارت کتب آدام باغ کراچی سے ملیں گی اور سوشلزم کی تردید کے لیے دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام النور چیمبر پریڈ سٹریٹ کراچی نمبر ا سے لٹریچر منگا کر پیش کریں۔

والسلام

دستخط محمد عاشق الٰہی

خادم حضرت مفتی محمد شفیع صاحب

۲۲ صفر ۱۳۹۱ھ ۱۹/ اپریل ۱۹۷۱ء بروز پیر

مکتوب شریف حضرت دین پوری بنام راقم الحروف

دین پور شریف

۹ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ

محترم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! آپ کا خط کافی دن ہوئے ملا

تھا۔ جواب دینے میں تاخیر ہوئی جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

حضرت مدظلہ العالی گذشتہ تین مہینوں سے مری کے قریب بھوربن کے مقام پر قیام پذیر ہیں کیوں کہ وہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے گرمیاں سرد مقام پر گزارنے کا مشورہ دیا تھا۔ آپ انہیں درج ذیل پتہ پر خط لکھیں۔

پتہ: بھوربن۔ ڈاک خانہ کشمیری بازار تحصیل مری ضلع راولپنڈی۔ بھوربن یونس ولا۔ حضرت دین پوری مدظلہ العالی کو ملے۔ والسلام

خیر اندیش

دستخط انیس احمد دین پوری

خادم اہلسنّت حافظ عبدالمجید

مکتوب مولانا محمد اسحٰق سندھلوی صاحب

باسمہٖ تعالیٰ

مکرمی و محترمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ! گرامی نامہ موصول ہوا۔ ”رسالہ“ کے خلافت نمبر کی اشاعت میں اپنے مضمون کے شمول کی اطلاع سے اطمینان ہوا۔

حضرت قاضی صاحب کا جواب مجھے موصول ہو گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس نمبر کی اشاعت کی توفیق جلد عطا فرمائیں اور سب کام آسان بنا کر اسے ذریعہ ہدایت بنائیں۔ یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ

تعالیٰ آپ حضرات کے مساعی جمیلہ کو قبول اور منظور فرمائیں۔

والسلام

احقر محمد اسحٰق

۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ مطابق ۶/اپریل ۱۹۷۳ء

مولانا سمیع الحق صاحب کا خط بنام راقم الحروف

قوم المقام زید کرمکم

سلام مسنون! گرامی نامہ ملا۔ آپ نے جن امور کی نشاندہی کی ہے اس کی تشریح و تفصیل کے لیے نہ کوئی ایک مضمون کافی ہو سکتا ہے نہ اتنے وقت کی گنجائش۔ الحق کے اجراء کا مقصد ہی مسلک اہل حق اہل سنت کی تشریح ائمہ کتاب و سنت کی ترجمانی ہے۔ اس سلسلہ میں ہر ماہ جتنی محنت ہو رہی ہے وہ الحق مشکل میں آپ کے ہر مسائل کا جواب بن کر ہر ماہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش ہوتا رہتا ہے۔ امید ہے آپ الحق اور دیگر علمی مجلات البلاغ، بینات، خدام الدین کا مطالعہ بڑے فرماتے رہیں گے۔ اس طرح رفتہ رفتہ تمام مسائل تشفی ہو جائیں گے۔ حق تعالیٰ مدد فرمادے۔ والسلام

مدیر "الحق" سمیع الحق اکوڑہ خٹک

۱۸ ستمبر ۱۹۶۹ء

مکتوب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب

خادم غلام غوث ہزاروی راولپنڈی

محترم المقام خادم اہل سنت حنفی عبد الوحید صاحب زیدہ کرمہ‘

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘! دو مجلد کتابیں ہیں میں نے ڈھونڈ نکالی اور رکھی ہیں ارادہ تھا کہ محترم قاضی صاحب کا سلام کرنے اور یکم اگست کو سرگودھا سے موٹر پر چکوال کے لیے روانہ بھی ہو گئے تھے لیکن ایک برساتی نالہ کم ہوتا نظر نہ آیا۔ چالیس پچاس میل واپس سرگودھا بارش میں موٹر پر جانا ہوا راستہ میں خوشاب اسٹیشن پر محترم مولانا قاضی شمس الدین صاحب ہری پور کو کندیاں شریف کے لیے چھوڑ آئے سرگودھا بہت دیر سے آنے کی وجہ سے ہوٹل میں ٹھہرے۔ محترم ضیاء قاسمی صاحب کا پتہ دو اگست کی صبح کو لگا یا وہ دورہ پر تھے، واپس لاہور گئے۔ وہاں سے ہوائی جہاز پر ۲/ اگست کو راولپنڈی پہنچا۔ اس طرح قاضی مظہر حسین صاحب کا سلام مقدر نہ تھا۔

آپ نے مودودی کا فتویٰ بھیجا ہے کہ شیعہ سنی ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ادھر حضرت مولانا الیاس صاحب نے پٹولیاں سے اخبار کا کٹنگ بھیجا ہے کہ ضیاء الحق صاحب کمانڈر چیف نے انعامات میں تفہیم القرآن تقسیم کی ہے۔

آپ فرمائیں میں کیا کیا کام کروں اور مخالفین پیروں اور اہل مدارس نے مودودی کے ڈر سے اور جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر ہم سے علماء کرام کو روکنے کی سعی کی۔

ادھر انہوں نے بھی اپنے اپنے علماء کو روکے رکھا۔ یہ محترم عطاء المنعم صاحب مدظلہ ہیں۔ یہ حضرت مولانا نور الحسن بخاری ہیں۔ یہ حضرت قاضی صاحب ہیں پھر مشکلات اور ضروریات میں اس عالم گیر ابتلاء سے خاصا کفارہ ذنوب ہو گیا ہو گا۔

دعا فرماتے رہیں اور حضرت قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ سے بھی دعا کا کہتے رہیں۔ سب کو سلام۔ آپ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور توفیق دیں۔ فقط

والسلام غلام غوث ہزاروی

۱۳ اگست ۱۹۷۶ء بوقت ۵ بجے شب

مکتوب بنام والد گرامی عبد الرشید صاحبؒ

جناب محترم المقام والد صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ اس سے قبل دو کارڈ لکھے تھے۔ جن کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ دو تین روز ہوئے ہیں کہ چکوال سے دو طالب علم یہاں آئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ محمد شفیق کے چھوٹے بھائی محمد خلیق فوت ہو گئے

ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ اس کے والدین اور بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ (آمین)

بندۂ ناچیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں بخیریت ہے، اور جامعہ مفتاح العلوم میں بطورِ مدرسِ قرآن خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اور روٹی دونوں وقت جامعہ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔

جمیعت علمائے اسلام تحصیل تلہ گنگ اور پنڈی گھیپ کی طرف سے جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا نور محمد صاحب کا نام بطور امیدوار "آئین ساز اسمبلی" تجویز ہوا ہے۔ چناں چہ جمیعت علمائے اسلام کے علاقہ میں تبلیغی دورے شروع ہیں۔ کبھی کبھی بندہ بھی ساتھ جاتا ہے۔

اور سب خیریت ہے۔ بارش ابھی نہیں ہوئی، اس لیے پانی کی قلت ہے۔ دور دور سے لوگ پانی بھر کر لاتے ہیں۔ اور سب خیریت ہے۔ آپ اپنے حالات سے آگاہ کریں اور سب دوستوں، بزرگوں، بھائیوں کو نام بنام السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

فقط والسلام خادم اہل سنت

عبدالوحید غفرلہٗ الرحمٰن اِلٰی یوم المیزان

۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

۴ جون ۱۹۷۰ء

حافظ عبدالوحید حنفی

مکتوب بنام والد گرامی صوفی عبدالرشید صاحب مدظلہ

از ملھوالی

۲۴جون ۱۹۷۰ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عنایت نامہ کافی دن ہوئے ملا۔ جواب میں تاخیر ہو گئی ہے۔ اخبارات میں قاضی صاحب کے جمیعت سے علیحد گی کی خبر نے بہت پریشان اور حیران، سب ساتھیوں اور مخالفوں کو کیا۔ ہر کوئی یہی پوچھتا ہے کہ کیوں قاضی مظہر حسین صاحب جمیعت سے علیحدہ ہوئے ہیں؟ اور جمیعت علمائے اسلام کے کام میں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کیوں کہ اس علاقہ میں قاضی صاحب کے مرید کافی ہیں۔

۲۵ جون کو آئین شریعت کانفرنس لاہور کے لیے ہم ملھوالی سے روانہ ہوں گے۔ سپیشل بس کا انتظام کیا ہے۔

۲۵ جون کو راولپنڈی میں مظاہرہ کرتے ہوئے جہلم اور گجرات سے گزرتے اور مظاہرہ کرتے ہوئے مولنا غلام غوث صاحب ہزاروی کی قیادت میں ہم رضاکاران اٹک، کوہاٹ، مردان وغیرہ عصر کی نماز گوجرانوالہ میں ادا کریں گے۔

۲۵ جون جمعرات کو گوجرانوالہ میں جلوس نکالنا ہے۔ اور پھر ۲۶ جون کو گوجرانوالہ سے جلوس لاہور روانہ ہو گا۔ جیسا کہ اخبارات میں اعلان ہو چکا ہے۔ ہماری بس جس جلوس میں ہو گی وہ مولنا ہزاروی کی قیادت میں ہو گا۔ کانفرنس کے بعد ان شاء اللہ چکوال آوں گا، اگر موقعہ ملا۔ اور یہاں سب خیریت ہے اور قاضی مظہر حسین صاحب کے استعفیٰ کا خوب چرچا ہے۔

امید ہے کہ آپ خوش اور تندرست ہوں گے۔ سب بھائیوں، بزرگوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

عبدالوحید الحنفی

والسلام

خادم اہل سنت عبدالوحید

(مدرس) جامع عربیہ مفتاح العلوم ملھوالی

براستہ چھب ضلع اٹک

مکتوب بنام والد گرامی جناب صوفی عبد الرشید صاحب

ازد کھنیر ڈاکخانہ چھب

۸ جولائی ۱۹۷۰ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

بندۂ ناچیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہے۔ اسی روز عصر سے قبل ملھوالی پہنچ گیا تھا۔ لیکن خط لکھنے میں تاخیر ہو گئی ہے۔ مدرسہ مفتاح العلوم ملھوالی کے زیر اہتمام علاقہ میں ۵ مدارس قائم ہیں۔ ۵ جولائی کو بیک وقت دو مدرسوں کے استعفے ملھوالی پہنچے، جس پر مہتمم صاحب کو سخت پریشانی ہوئی ..... اور مجھے "دکھنیر" نامی گاؤں میں پڑھانے کا حکم دیا۔ چناں چہ ۶ جولائی سے "دکھنیر" نامی گاؤں میں آ گیا ہوں۔ یہاں باہر کے طلباء بالکل نہیں، سب شہر کے ہیں۔ ملھوالی میں طلباء کی پہلے تعداد چالیس (۴۰) تھی۔ لیکن یہاں خدا کے فضل سے ایک ہی مسجد ہے اور طلباء کی تعداد اب ۱۲۰ کے قریب ہے۔ کام شروع کر دیا ہے، دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ سب بھائیوں اور بزرگوں کو السلام علیکم۔ فقط والسلام

خادم اہل سنت عبد الوحید

مسجد مدرس بمقام دکھنیر براستہ چھب ضلع اٹک

مکتوب بخدمت جناب صوفی عبد الرشید صاحب مد ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

طالب خیریت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ خوش اور تندرست ہوں گے۔

اس سے قبل بھی ایک کارڈ لکھا تھا جس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ بندہ ملھوالیؔ کے بجائے اب ڈکھنیر نامی گاؤں میں خدمات انجام دے رہا ہے، اور زندگی کے ایام گزار رہا ہے۔ امید ہے کہ کارڈ پہنچنے تک میٹرک کے نتائج منظر عام پر آچکے ہوں گے۔ حالات سے مطلع فرمائیں۔ یہاں پر بھی ملھوالی کی طرح اخبارات نہیں آتے۔ بلکہ یہاں بس، ٹیکسی بھی نہیں آتی۔ چھب اسٹیشن سے پیدل مغرب کی جانب سے راستہ ڈکھنیر کو آتا ہے۔ ڈکھنیر میں بھی ملھوالی کی طرح پانی کی قلّت ہے اور بارشیں بھی نہیں ہوئیں۔ بادل آتے اور چلے جاتے ہیں۔ سب آبادی اہل سنت و الجماعت کی ہے۔ اور کوئی بات نہیں جو تحریر کروں۔ امید ہے کہ برادرم حافظ عبدالحمید صاحب لاہور اپنے علاقہ کے حالات و واقعات سے روشناس کرائیں گے۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلائیں اور عاقبت بہتر فرمائیں۔

(پتہ)عبدالوحید معلم قرآن، مسجد د کھنیر براستہ چھب ضلع اٹک

فقط والسلام

خادم اہل سنت

الاحقر عبدالوحید غفرلہٗ

۱۴ جولائی ۱۹۷۰ء

جوابی مکتوب حضرت عبدالرشید صاحب

بخدمت عزیزم حافظ عبدالوحید طول عمرہٗ وزاد لطفہٗ

ازطرف عبدالرشید چکوال

عزیزم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عاجز خدا صاحب کے فضل و کرم سے راضی خوشی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ الکریم آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے! آپ کے دو عدد کارڈ مل گئے تھے جو کہ پہلے کا جواب دے دیا گیا تھا۔ نہ معلوم کیوں نہیں ملا! الحمدللہ کہ آپ کو جگہ پسند آ گئی! حضرت مولوی صاحب کی خدمت اقدس میں بہت بہت سلام مسنون! خدا کرے کہ آپ مولوی صاحب سے ہمہ تن پوری پوری صلاحیت حاصل کریں کہ مفید ثابت ہو! وہ وقت بہت غنیمت جو کہ نیکی میں صرف ہو! مولا کریم ہمیشہ خوش و خرم رکھے! جو طالب علم وہاں گئے تھے ابھی وہاں ہی ہیں یا کہیں چلے گئے! یہاں

ایک حاجی غلام مصطفیٰ صاحب کی والدہ کا انتقال ہو گیا! میرے عزیز محمد خلیق پانچ سال اس فانی دنیا میں گزار کر بہشت کی راہ اختیار کر گیا! بس پل بھر کا سودا ہے غنیمت ہے کہ کچھ نیکی ہو سکے! مولا کریم نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہاں سے سب کی طرف سے سلام مسنون!

آپ کو مبارک ہو کہ عزیز عبدالحی الحمدللہ کہ ٹھیک ٹھاک ہے! عزیز عبدالحلیم کے پرچے ہو رہے ہیں۔ دعا کریں کہ خدا کرے کامیابی نصیب ہو! کیا تبلیغی جماعت کے پروگرام بھی وہاں چلتے ہیں؟ فقط والسلام

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

دعا گو! عاجز عبدالرشید

محلہ عثمان آباد، مندرہ روڈ چکوال

۱۸ جولائی ۱۹۷۰ء

مکتوب بنام والد صاحب مدظلہ العالی

از دکھنیر

۲۳ جولائی ۱۹۷۰ء

محترم المقام جناب والد صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ! آپ کا مشفقانہ عنایت نامہ ۲۰ جولائی

۱۹۷۰ء کو مل گیا تھا۔ جواب میں تاخیر ہو گئی ہے۔ آپ کو میری وجہ سے ایک بار پھر حیران اور پریشان ہونا پڑا۔ بس دعا فرمائیں کہ اللہ پاک اپنی مرضیات پر چلائیں اور بندہ کی نصرت و مدد فرمائیں۔ بندہ کا اب دلی ارادہ قرآن پاک پکاتے پکاتے اور پڑھاتے پڑھاتے اور اس کے علوم و معارف بزرگانِ دین سے سیکھتے سیکھتے اس دنیا میں زندگی گزارنے کا ہے۔

(۲) میں نے اپنی طرف سے بڑی کوشش کی اور اساتذہ نے بھی انگلش کے نوٹ یاد کرنے اور رٹے لگانے ہی کے متعلق کہا۔ لیکن یاد کرنے کا کام زیادہ حافظہ اور یادداشت چاہتا ہے۔ میرا جتنا حافظہ تھا میں نے یاد کیا اور انگلش سیکھنے پر وقت لگایا۔

اب مزید وقت انگلش سیکھنے پر لگانے کا میرا ارادہ نہیں کیوں کہ یاد کی ہوئی انگلش کی چیزیں فوراً بھول جاتی ہیں۔ اس لیے انگلش سے کچھ نفرت بھی ہے، باقی جس طرح فرمائیں۔

(۳) چکوال سے تلہ گنگ ایک روپیہ کرایہ لگتا ہے ...... تلہ گنگ سے ایک بس پرائیویٹ اور ایک گورنمنٹ سروس کی ۱۰ بجے کے قریب پنڈی گھیب کی طرف چلتی ہے ...... پنڈی گھیپ سے صرف ایک بس ۲ بجے بعد دوپہر مکھڈ شریف کی طرف چلتی ہے ...... جو ملھوالی سے گزر کر آگے جھمٹ اسٹیشن تک پہنچتی ہے ......

جھمٹ سے مشرق کی طرف ملھوالی کی سڑک ہے اور مغرب کی طرف دکھنیر کو کچی سڑک جاتی ہے اور جنوب کی طرف چورہ شریف کو گاڑی جاتی ہے اور شمال کی طرف مکھڈ شریف کے لیے سڑک مڑ جاتی ہے۔

جھمٹ سٹیشن، چھب سے پہلے آتا ہے۔ صرف ابھی نیا نیا اسٹیشن بنا ہے اس لیے ڈاک نہیں اتاری اور چڑھائی جاتی۔ ڈاک چھب سے تقسیم ہوتی ہے۔ البتہ ہمیں سٹیشن جھمٹ کا قریب اور راستہ میں پڑتا ہے۔...... جھمٹ سے چورہ شریف ۲۲ میل کے قریب ہے اور جھمٹ اسٹیشن سے ایک گاڑی صبح ۵ بجے چورہ شریف کے راستہ سے گزر کر پنڈی کو پھر جاتی ہے۔ ایک اور بس ۸ بجے صبح جاتی ہے۔...... اور اس کے بعد آخری گاڑی ۱۲ بجے دوپہر جھمٹ سے چورہ کی طرف (جانے والی گاڑی) گزرتی ہے۔ جھمٹ سے دکھنیر تقریباً ۷ میل ہے، پیدل کچا راستہ ہے۔ سب دوستوں، بزرگوں، بھائیوں کی خدمت میں سلام

فقط والسلام

خادم اہل سنت عبدالوحید

دکھنیر براستہ چھب ضلع اٹک

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

مکتوب بنام والد محترم مدظلہ

۲۷م جولائی ۱۹۷۰ء

مکرم محترم والد صاحب مدظلہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! طالب خیر بخیر ہے۔ اس سے قبل ایک خط ارسال کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ مل گیا ہو گا۔

اس خط میں کچھ باتیں جو آپ نے دریافت کی تھیں روٹی کے بارے میں اور پانی کے بارے میں وہ رہ گئی تھیں۔ بندۂ ناچیز نے ملھوالی میں تدریس کے دوران خدا کے فضل وکرم سے ۵ طلباء کو ناظرہ پاک پورا کرایا تھا اور حفظ شروع کرایا۔

پھر دکھنیر آ گیا۔ دکھنیر میں جمعہ نہیں پڑھایا جاتا اس لیے ...... دکھنیر میں پہلا جمعہ جب آیا تو ساتھ ہی ۳ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں "دِگر دی" ہے، وہاں جمعہ ادا کرنے کے لیے چلا گیا...... دوسرا جمعہ جب آیا...... تو ملھوالی کا پروگرام بن گیا۔ چناں چہ دکھنیر سے جھمٹ تک ۷ میل صبح پیدل چل کر جھمٹ اور آگے ۷ آنے کا ٹکٹ لے کر بس پر سوار ہو کر ملھوالی پہنچا...... اور جمعہ کی نماز ادا کی ...... جمعہ کے بعد واپس دکھنیر چلا۔

اب دکھنیر میں بھی ۵ طلباء ناظرہ قرآن پاک مکمل پڑھ چکے ہیں۔

(۲) مسجد کے قریب ہی ایک کمرہ رہائش کے لیے ملا ہوا ہے۔ اور ایک

شاگرد کے ذریعے پانی کا ایک گھڑا ہر روز پہنچ جاتا ہے۔ روٹی کے لیے مسجد کے امام صاحب کے گھر دانے خرید کر اہل شہر نے رکھے ہوئے ہیں۔ جو ہر روز صبح شام روٹی آٹا پکا کر بھجوا دیتے ہیں۔

(۳) آپ کے خط سے ایک دن بعد حضرت قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کا چکوال سے خط آیا تھا۔ جس میں انہوں نے اپنے انتخابی جلسوں کی کامیابی کا حال لکھا کہ ۳۰ گاؤں میں دورہ ختم ہو چکا ہے۔ ۳۵ گاؤں کے لیے ۲۵ جولائی ۱۹۷۰ء سے دورہ شروع ہو رہا ہے۔ میں نے حضرت قاضی صاحب مدظلہ کو لکھا تھا کہ "دکھنیر" میں تعلیم دے رہا ہوں۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ نے اس خط کے جواب میں لکھا کہ بھیں میں بچوں کی تعلیم کے لیے حافظ کی ضرورت ہے۔ اور سانگ کلاں میں بھی ضرورت ہے۔ اور ساتھ ہی لکھا کہ "آپ کا یہاں ہونا جماعت کے لیے مفید تھا"۔

ایک اور خط کا انتظار ہے، اگر خط ۲۸ جولائی تک مل گیا...... تو ان شاء اللہ پروگرام یہ ہے کہ ۳۱ جولائی کا جمعہ چکوال آ کر پڑھوں گا۔ اور اگر کوئی خط نہ آیا تو پروگرام یہ ہے کہ ۳۱ جولائی کا جمعہ کوہاٹ میں (گھمگھول شریف) جا کر پڑھوں گا۔

(۴) اور سب خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ خوش اور تندرست ہوں گے اور بندہ کے متعلق دعائیں کر رہے ہوں گے۔

بعض دفعہ خیال آتا ہے کہ چکوال نہ جاؤں۔ ہو سکتا ہے کہ بزرگ ناخوش ہوں؟ امید قوی ہے کہ آپ خوش اور تندرست ہوں گے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلائیں اور بندہ کی نصرت و مدد فرمائیں اور بزرگانِ دین کا خادم بنائیں۔ بندہ سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔ اور سب دوستوں، بھائیوں، بزرگوں کو السلام علیکم

(۵) عرصہ تین ماہ سے یہاں بارشیں بند ہیں۔ اس لیے پانی کی قلت ہے۔ صرف گاؤں کے باہر ۲ کنویں اور ۲ چشمے ہیں۔ لیکن یہ پانی صابن کپڑوں سے نہیں نکالتا۔ بارش کا پانی تالاب سے سارا سال پینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اب مجبوری کی بنا پر یہی پانی لوگ پی رہے ہیں۔ گاؤں سے باہر جا کر تین دن نفل بھی لوگوں نے پڑھے۔ لیکن تھوڑی بارش ہوئی صرف چند دن کا پانی جمع ہوا جو ختم ہو چکا ہے۔

فقط والسلام

خادم اہل سنت عبد الوحید

حام مقیم دکھنیر

براستہ چھب ضلع اٹک

مکتوب بنام پروفیسر عبدالمجید صاحب برادر راقم الحروف

۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

۲۱ مئی ۱۹۷۰ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

طالب خیریت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہے۔ چکوال سے ملھوال آئے ہوئے آج جبکہ یہ سطور لکھ رہا ہوں، گیارہ روز گزر گئے ہیں۔ گویا چلّے سے گیارہ روز گزر گئے۔

یہ شہر مولنا مولوی گل شیر صاحب شہید مرحوم کا ہے جو عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کی طرح مشہور خطابت میں گزرے ہیں۔

یہاں کی تقریباً تمام مساجد انہیں کی بنوائی ہوئی ہیں۔ گاؤں چھوٹا سا ہے۔ پنڈی گھیپ سے صرف ایک بس تقریباً تین بجے یہاں سے گزر کر آگے مکھڈ شریف تک جاتی ہے۔ سڑک پنڈی گھیپ سے آگے کچی ہے۔

یہاں پر اخبارات بالکل نہیں آتے۔ اس لیے اب اخباری دنیا معلوم نہیں۔ البتہ ترجمانِ اسلام آتا ہے۔

گرمی سخت اور پانی کی قلّت ہے۔ پورے گاؤں میں صرف تین کنویں میٹھے پانی کے ہیں۔ جہاں سے بمشکل لوگ پانی حاصل کرتے

ہیں۔ باقی تالابوں کا پانی پیتے ہیں۔

بارش عرصہ سے نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے تالاب اور ”بن“ سب خشک ہیں۔

مدرسہ میں اطمینان اور سکون ہے۔ بندہ الگ کمرہ میں مقیم ہے۔ اور سنا ہے کہ اس کمرہ میں مولنا محمد یعقوب صاحب جالندھری تنہا ہی رہتے تھے۔

اب ناظم طلباء بھی مہتمم صاحب نے بنا دیا ہے۔

اور سب خیریت ہے۔ آپ اپنے حالات اور شہر کے واقعات تحریر فرمائیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فقط والسلام

خادم اہل سنت عبدالوحید

جامعہ عربیہ مفتاح العلوم ملھوالی

مکتوب بنام والد گرامی جناب صوفی عبدالرشید صاحب

از لاہور

۹/ اکتوبر ۱۹۷۰ء

محترم المقام جناب والد صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔

۵/ اکتوبر بروز سوموار الف ۸ چک سے کھیالی پہنچ گئے تھے۔

۸/ اکتوبر کو واپس تیاری تھی لیکن کھیالی والوں نے اجازت نہ دی۔ اور تین چار دن اور ٹھہرنے کا اصرار کیا۔ آخر بندہ ۸/ اکتوبر کو لاہور چلا آیا۔ یہاں اچھرہ میں جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر مولنا طفیل صاحب کے مقابلہ میں علامہ خالد محمود پروفیسر صاحب الیکشن لڑ رہے ہیں۔ ۸/ اکتوبر کو ان کی اچھرہ کے قریب رحمان پورہ میں تقریر تھی۔ یہاں قاضی صاحب کے مرید خاص مولنا محمد حیات صاحب رہتے ہیں۔ اور مولانا حافظ شاہ محمد صاحب مدرسہ قاسمیہ کے مہتمم ہیں۔ چکوال گئے تھے اور ملے تھے، اس لیے واقف تھے۔ رات ان کے ہاں جلسہ کے بعد قیام کیا۔ جلسہ علامہ خالد محمود صاحب کا ان کے ہی حلقہ میں تھا۔ اب ۱۰/ اکتوبر کو موچی دروازہ میں مولنا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی تقریر ہے۔ خیال ہے کہ مولنا کی تقریر سن کر ۱۱/ اکتوبر کو کھیالی اور ۱۲/ اکتوبر کو چکوال پہنچ جائیں گے۔ ان شاء اللہ

فقط والسلام

عبدالوحیدؔ

مکتوب حضرت قاری خبیب عمرؒ صاحب جہلمی

مکرمی جناب پروانہ صحابہؓ

حافظ عبدالوحید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون،

عرض یہ ہے کہ پہلے جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ بیس (۲۰) عدد آفتاب ہدایت اور دو صد (۲۰۰) کیلنڈر اور اصلی کلمۂ اسلام کے خلاف خطرناک سازش والے رسالے مناسب مقدار جلد بھیج دیں۔ حامل رقعہ ہذا مولانا عبداللہ صاحب بھی کل واپس تشریف لائیں گے، ان کے ہاتھ، اگر ان سے پہلے کوئی آنے والا ہو تو اس کے ہاتھ بھیج دیں۔

باقی بحمد للہ ہر طرح خیریت ہے۔

فقط والسلام

خادم اہل سنت والجماعت

(دستخط) قاری خبیب احمد عمرؔ

۳ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

مطابق فروری ۱۹۸۶ء

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم

مکتوب حضرت مولانا سیّد قاسم شاہ بخاری

محترم جناب برادرم عبدالوحید صاحب دام فیوضکم

وعلیکم السلام! مزاج شریف۔ یاد آوری کا شکریہ۔ آپ کے اشتہار پہنچ گئے۔ بندہ ان شاء اللہ تعالیٰ جن مقامات پر حاضری کا شرف حاصل کرے گا۔ درج ذیل پروگرام نوٹ کر لیا گیا ہے، فکر نہ کریں اگر زندگی نے مہلت دی!

۳مارچ ۱۹۷۵ء کو صبح تقریباً ۱۰ یا ۱۱ بجے چکوال پہنچ جاؤں گا (چک نورنگ) سوموار

۴مارچ ۱۹۷۵ء جو یا مائر منگل

۵مارچ ۱۹۷۵ء کنھوال بدھ

۶مارچ ۱۹۷۵ء جمعرات واپسی پروگرام

۱۶ مارچ ۱۹۷۵ء صبح سابقہ ٹائم پر چکوال حاضر ہوں گا (سنی کانفرنس مونا)

۱۷مارچ ۱۹۷۵ء آرام

۱۸مارچ ۱۹۷۵ء سر کال مائر منگل

۱۹مارچ ۱۹۷۵ء چک عمرا ء بدھ

۲۰مارچ ۱۹۷۵ء جمعرات واپس سرگودھا

۳۱ مارچ ۱۹۷۵ء صبح سابقہ ٹائم پر چکوال حاضر ہوں گا ڈورے

سوموار

۱ر اپریل ۱۹۷۵ء چکوڑا بروز منگل

۲ اپریل ۱۹۷۵ء ڈھاب لوہاراں بروز بدھ بندہ واپس ہو گا۔

احقر درج ذیل پروگرام پر پہنچے گا

سید قاسم شاہ بخاری

مہتمم جامع فاروق اعظم سرگودھا

مکتوب حضرت قاسم شاہ بخاری صاحب

محترم جناب حضرت قاضی صاحب دام فیوضکم

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ بندہ نے سنی کانفرنس بھیں پر تعویذ و وظیفہ کا عرض کیا تھا مہربانی فرما کر ارسال فرما دیں۔ باقی بندہ کی صبح شام جمیعت سے جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ بالآخر جمیعت والوں نے بھی کہہ دیا ہے کہ آپ سنی شیعہ اتحاد کے خلاف کام کریں۔ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ اس طرح ایک اور مولانا صاحب بلاک ۲۸ میں خطیب ہیں۔ خدام اہل سنت کے پروگرام کے ساتھ تعاون کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ باقی بندہ نے مذکورہ کانفرنس کے بارے ان کانفرنس والوں کو کہا کہ سنی کانفرنس نام رکھیں لیکن انہوں نے نہ مانا۔ بندہ نے اور قاری صہیب صاحب نے بلبل پاکستان کی یاد میں ایک کانفرنس میں بروز ۲۴ فروری اس

کا نام بھی سنی کانفرنس رکھا۔ اس طرح ایک اور جگہ میں کانفرنس بتاریخ ۲۳ مارچ کو سنی کانفرنس کے نام سے ہو گی۔ کام شروع ہے۔ تنظیم کے مبلغ بھی اپنی تقریروں میں خدام سے تعان کا نام لیتے ہیں۔ امید ہے کہ تحریک سرگودہا میں چلے گی۔ صرف آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

سید قاسم شاہ بخاری سرگودھا

۲۵ فروری ۱۹۷۵ء

مکتوب حضرت محمد فاروقی نعمانی صاحب

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

از ملتان

محرم ۱۳۹۶ھ

بخدمت جناب محترم محمد عبدالوحید صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اما بعد۔ عرض ہے کہ میں آپ کو ایک خط لکھنے والا تھا لیکن آج اچانک آپ کا خط مل گیا ہے۔ جس میں حضرت قاضی صاحب امیر جماعت اور ان کے فرزند کی گرفتاری کی اطلاع پڑھ کر بڑا افسوس ہوا۔ ادھر مسلمانانِ چکوال کی ہمت اور اصلی کلمہ کے تحفظ کے لیے اس قدر کوشش کرنا بھی دوسرے مسلمانوں کے لیے قابل رشک عمل ہے۔ خدا ان سب کو سلامت رکھے۔ آمین

افسوس میں دور ہوں ورنہ ایسے موقعہ کی حاضری کا شرف حاصل کرتا۔ حضرت قاضی صاحب زید مجدہ کی ملاقات پر میرا سلام عرض کرنا۔ خدا ان کو خیریت سے واپس لائے۔ آمین۔

نوٹ یہ کوئی پہلا موقع نہیں تمام اہل حق اسی طرح مظلوم چلے آ رہے ہیں۔

میں نے تمام جماعتی احباب کو حضرت قاضی صاحب کی گرفتاری کی اطلاع دے دی ہے۔ اور سب حضرات بڑا افسوس کر رہے ہیں۔ آپ کراچی میں مولانا محمد اسحاق دام ظلہ کو بھی اطلاع دے دینا۔ سخت تاکید ہے۔ وہ کراچی میں شیعیت کے خلاف بڑا کام کر رہے ہیں۔ ان کے رسائل اکثر آتے رہتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ان کا ایک رسالہ میرے پاس آیا ہے۔

بنام "اہلسنت اور نظریہ امامت" یہ رسالہ بڑے کام کا ہے۔ بہرحال کوئی فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب اور ان کے فرزند کی رہائی کا سبب بنا دے گا۔ میں بھی ایک رسالہ شائع کرنے والا تھا مگر یہ اطلاع کہ قاضی صاحب گرفتار ہو گئے ہیں، شائع کرنے سے رک گیا ہوں۔

والسلام

محمد فاروقی نعمانی

مکتوب حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی

محترم المقام زید مجدکم

سلام مسنون آپ کے ہر دو مکتوب صادر ہوئے۔ بندہ مصروف اور خرابیِ صحت کی وجہ سے یوں بھی زیادہ کام کرنے سے معذور ہو گیا ہے۔ اشتہار بھی دیکھا ماشاء اللہ مدعا واضح ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک مقصد کو چار چاند لگائے۔ آمین۔ اس وقت چکوال میں قیام ہے۔ صبح تلہ گنگ کی طرف روانگی ہے دو جلسے ہیں حضرت قاضی صاحب سے بات ہو گئی ان شاء اللہ العزیز خدام چند ایک، ۲۴ مارچ کو جہلم سے ہوتے ہوئے، یہ ناکارہ بھی ہمراہ ہم چکوال پہنچ جائیں گے۔ قاری خبیب احمد سلمہٗ بھی ان شاء اللہ العزیز شرکت کرے گا۔ جہلم سے کوشش کر کے ساتھیوں کو لائیں گے۔ والباقی عند التلاقی

امید ہے آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ عزیزوں کو اور قاری صاحب کو سلام مسنون۔ مولٰنا خدایار صاحب و حضرت صاحب کی طرف سے آپ کو سلام مسنون۔ والسلام

ناکارہ عبداللطیف جہلمی

حال وارد چکوال

۲۰ مارچ ۱۹۷۹ء ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

مکتوب حضرت مولانا عبد اللطیف جہلمی

محترم المقام حضرت قاضی صاحب زید مجدکم

سلام مسنون

کل گزشتہ دوپہر کو مارشل لا والوں سے سپیکر کے استعمال کی اجازت بحمد للہ مل گئی ہے۔ حافظ ریاض اشرفی صاحب کا ابھی فون موصول ہوا ہے۔ بوجہ علالت نہیں پہنچ سکیں گے۔ تونسوی صاحب کی بھی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ آج کے اخبارات کی خبر سے بھی اور دیگر حالات کا تقاضا ہے کہ جو احباب ادھر سے آئیں گے خاموشی سے آئیں گے اور بغیر کسی بینر وغیرہ کے آئیں۔

صوفی عبد الخالق جو سٹینسل لگانے آئے ہوئے ہیں ان کے گھر ضرور اطلاع کرا دیویں کہ وہ آج چکوال نہیں آسکیں گے۔ اور ان کے والد صاحب ان کے لیے کپڑے جوڑا کل ہمراہ لیتے آویں۔

والسلام

عبد اللطیف جہلمی غفرلہ

یکم اپریل ۱۹۷۸ء

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ

مکتوب حضرت محمد عبد المعبود صاحب

محترم و مکرم و معظم حضرت مولانا حافظ عبد الوحید الحنفی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عافیت مدام مطلوب۔ بہت دن بیت گئے جناب والا کا گراں قدر تحفہ سیرت سیدنا عثمان ذوالنورین اور سیرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وصول ہو گیا تھا۔ مطالعہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مگر عریضہ ارسال کرنے میں چند در چند وجوہ مانع رہیں۔ اس تاخیر پر معذرت خواہ ہوں۔

ماشاء اللہ دونوں کتابیں قابل قدر اور بے حد مفید ہیں۔ انداز تحریر سادہ اور عام فہم ہے۔ جملہ مباحث کا احاطہ بڑی سلیقہ مندی سے کیا گیا ہے۔ تھوڑے سے وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے بہت کام لیا ہے۔ اللہ پاک اسے شرف قبولیت سے نوازے اور مفید عام بنائے۔ اور مزید یہ سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نہایت ادب کے ساتھ ایک فرد گزاشت کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا۔ امید ہے بار خاطر نہ بنے گی۔ بلکہ ازالہ مکافات کا موجب ہو گی۔

تقریباً تمام کتب میں (بعض جگہ) حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ کا مقدس منصوص جملہ نہیں لکھا گیا جو یقیناً نسیان ہی ہو سکتا ہے۔ امید واثق ہے کہ آئندہ اس کی تلافی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

فقط والسلام

محمد عبدالمعبود عفا اللہ عنہ

جامعہ عائشہ صدیقہ البنات

باغ سرداراں راولپنڈی

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید حنفی

مکتوب حضرت محمد عبدالمعبود صاحب

بگرامی خدمت محترم جناب حافظ عبدالوحید حنفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عافیت مدام مطلوب۔ جناب والا کی ارسال کردہ دو کتب سیرت امام ابوحنیفہؒ، عقیدہ ختم نبوت وصول ہوئیں۔ آپ کی اس عنایت پر میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ قبل ازیں بھی جناب والا کی دو کتب سیرت سیدنا حسینؓ اور وظائف بھی ملی تھیں۔ شاید ان کی وصولی کی اطلاع نہ ہو سکی ہو۔

بہرحال ان دونوں کتاب کے متعلق اپنے پراگندہ خیالات سے ضرور آگاہ کروں۔ علالت اور ضعف کے باعث لکھنے پڑھنے سے قاصر ہوں۔ بہرحال جناب والا کی محنت کو اللہ پاک شرف قبولیت سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کی سعادت عطا فرمائے۔ یہ تمام ترفیوضات وکمالات حضرت اقدس قاضی صاحب نور اللہ مرقدہٗ صاحب کے ہیں۔

فقط والسلام

محمد عبدالمعبود عفاعنہ

جاوید شال سنٹر

۱۶۷۲ آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد

دو ربیع الاول ۱۴۳۷ھ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

محترم المقام جناب حافظ عبدالوحید حنفی مدظلہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مزاج شریف!

آج کی ڈاک میں آپ کی گراں قدر کتابیں ''سیرت و شہادت حسینؓ'' اور عقیدہ ختم نبوت موصول ہوئے۔ اللہ حق تعالیٰ آپ کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

فی الحال صرف کتاب کی رسید کی اطلاع دینا مقصود ہے۔ امید ہے دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔ والسلام

سمیع الحق

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مکتوب حضرت محمد فیاض خان سواتی صاحب

باسمہٖ تعالیٰ

مکرمی جناب حافظ عبدالوحید حنفی صاحب زید مجدہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! مزاج گرامی!

آپ کی طرف سے ارسال کردہ ہدیہ دوعدد کتب ''عقیدہ ختم نبوت مع رفع ونزول حضرت عیسیٰؑ'' مل گیا ہے۔ حسب حکم ایک نسخہ

عزیزم محمد ریاض خان سواتی سلمہ' اللہ کو دے دیا ہے۔ اور ایک نسخہ احقر نے رکھ لیا ہے۔ ان شاء اللہ العزیز اس سے استفادہ کریں گے۔ اللہ رب العزت آپ کو اجر جزیل عنایت فرمائے۔ اور اس کتاب کو مقبول عام فرمائے۔ تمام احباب کی خدمت میں سلام عرض ہے اور دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست بھی ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد فیاض خان سواتی

مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۱۴ دسمبر ۲۰۱۵ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت محمد عزیز الرحمٰن صاحب ہزاروی راولپنڈی

بخدمت برادر مکرم و محترم جناب حضرت حافظ عبدالوحید صاحب زید مجدہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ مزاج بہ خیر ہوں گے۔

آپ کے گرامی نامہ سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اللہ جل شانہ' جلد سے جلد مبارک اور باعزت رہائی نصیب فرمائے کہ ملاقات ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر بھی عطا فرمائے۔ حالات کا علم تو ہوتا

رہتا ہے اور دعائیں بھی نصیب ہیں۔ کوشش بھی ہوتی ہی ہے۔ آپ نے خط میں پہل کی ہے۔ بہت ہی خوشی ہوئی۔ میں اکثر اسفار میں رہتا ہوں۔ اب بھی کل سرحد سے واپسی ہوئی ہے۔ ان شاء اللہ خط و کتابت رہے گی۔ اگر کوئی ضرورت بن گئی یا آپ فرمادیں تو ماہِ مبارک کے لیے زمزم شریف اور کھجوریں بھجوادوں۔ جی تو یہی چاہتا ہے کہ کریم جل شانہٗ جلد رہائی عطا فرمادیں۔ بہرحال امتحان ہے صبر واستقامت کے ساتھ قربِ الٰہی کا ذریعہ بنائیں۔

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھا رہوں تصورِ جاناں کیے ہوئے

جیل میں پڑھنے پڑھانے کا موقعہ بھی مبارک ہے۔ اللہ کریم اب جیل سے رہائی عطا فرمادیں۔ برادر محترم اخیار الحسن صاحب زید مجدہٗ کی خدمت بھی نیاز مندانہ سلام عرض کریں اور اپنی مبارک دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ سفر کی وجہ سے خط میں تاخیر ہوگئی۔ معاف فرمادیں۔ دل سے دعا گو خود محتاج دعا ہوں۔

فقط والسلام
خادم محمد عزیز الرحمٰن عفی عنہ
۲۹ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ
۵ نومبر ۲۰۰۲ھ

مکتوب حضرت عزیز الرحمٰن راولپنڈی

محترم المقام جناب عبد الوحید صاحب حنفی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘!

مزاج گرامی!

چوھڑ راولپنڈی کے حالات کے بارے میں شاید آپ کو علم ہو گا۔ جلسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ شیعہ مسئلے میں مجھے اپنی مسجد سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔ لیکن یہ حالات تو دین والوں پر آیا ہی کرتے ہیں۔ گزشتہ روز مولانا اللہ یار صاحب کی تقریر بھی کرائی تھی جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ یہاں ہم نے اہل شیعہ کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا ہے۔ جس سے سب شیعہ لوگ سخت پریشان ہیں۔ حامل رقع کو کیلنڈر کے لیے بھیج رہا ہوں۔ آپ مہربانی فرما کر خرچ شدہ رقم کے مطابق انہیں ۱۰۰ عدد کیلنڈر وعنایت کر دیں۔ تا کہ اس کو ہم آسانی سے تقسیم کر سکیں۔ جملہ حقوق اشاعت تو شاید آپ کے پاس محفوظ ہوں گے۔ حضرت کی خدمت اقدس میں سلام عرض کریں اور دعاؤں کی درخواست کریں۔ فقط والسلام

عزیز الرحمٰن ہزاروی

ہفت روزہ الجمیعۃ راولپنڈی

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

مکتوب بنام حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب اسلام آباد

جناب حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سنی کانفرنس بھیں ۲۲، ۲۳ محرم ۱۴۰۱ھ بروز پیر، منگل منعقد ہو رہی ہے۔ مطابق یکم و دو دسمبر ۱۹۸۰ء۔ ان میں سے جس دن آپ تشریف لا سکیں گے، تحریر فرمائیں۔

(۲) سکاؤٹوں کے کیمپ اس دن دیکھ کر آ گیا تھا۔ آپ سے پھر ملاقات کی کوشش کی لیکن نہ ہو سکی۔ اگر کیمپ بینر کے فوٹو بنوانے کا انتظام ہو گیا تھا تو جو خرچہ آیا ہو فوٹو دلا دیں۔ یہ ساتھی خرچہ ادا کر دیں گے۔[1]

حضرت قاضی صاحب مدظلہ کی جانب سے بھی سلام عرض ہے۔

والسلام

خادم اہل سنت عبد الوحید حنفی

۱۰ محرم ۱۴۰۱ھ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

---

[1] ضیاء الحق صدر پاکستان مرحوم کے دور حکومت میں سکاؤٹوں کا اسلام آباد میں ایک عظیم اجتماع ہوا تھا۔ جس میں چار کیمپوں کے نام چاروں خلفائے راشدین کے ناموں پر رکھے گئے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کیمپ، حضرت عمر فاروقؓ کیمپ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ کیمپ، حضرت علی المرتضیٰؓ کیمپ۔ اور کیمپ کے دروازوں پر ان کے ناموں کے بینر لگائے گئے تھے۔ ان بینروں کی تصاویر بنوائی گئی تھیں۔

مکتوب حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

ان شاء اللہ دو روز میں سے کسی ایک روز اجلاس میں شرکت کروں گا۔ فوٹو بھی ساتھ لیتا آؤں گا۔ فوٹو بنوا لیے ہیں۔ اس وقت میرے پاس بھی ہیں۔ سیدی و مرشدی قاضی صاحب مدظلہ کی خدمت میں آداب سلام

محمد عبداللہ

دوسرے ساتھی کی ضرور مدد کرتا مگر کوئی صورت ممکنہ مدد کی فی الحال نہیں ہو سکتی

مکتوب حضرت تابش صاحب قصوری

مکرمی جناب حافظ عبدالوحید صاحب حنفی

سلام مسنون!!

آپ کی طرف سے گاہے گاہے "تحریکِ خدام اہل سنت" کے مطبوعہ کتابچے موصول ہوتے رہتے ہیں۔ اور آپ کے نظریاتی موقف سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔ گزشتہ ماہ "تحفظ اسلام پارٹی کا مؤقف" نامی کتاب پڑھنے کا موقع ملا۔ اس کے مندرجات خاصے معنی خیز ہیں۔

آج کی ڈاک سے "احتجاجی مکتوب بنام مولانا مفتی محمود" وصول پایا۔ پڑھنے پر خاصا مواد حاصل ہوا۔ تحفظ ناموس صحابہ کرامؓ ہر ایک صحیح مسلمان کا فرض ہونا از حد ضروری ہے۔

رہا مودودی صاحب کا مشن تو اس سے متعلق آپ نے بہت کچھ مواد فراہم کر دیا ہے۔ اس شخص کو تو صرف مال و دولت چاہیے۔ وہ کیسے ہی آئے اس جماعت کا ایک ایک فرد دولت کا پجاری معلوم ہوتا ہے۔

گزشتہ دنوں جناب چوہدری ظہور الٰہی نے جو قومی دولت لوٹنے والوں اور بھٹو حکومت سے بطور رشوت حاصل کرنے والوں کے بارے ایک مقدمہ درج کیا اور اس کی تفصیل نوائے وقت میں شائع ہوئی تو اس میں جماعت اسلامی ضلع ساہیوال کے امیر جناب پیر محمد اشرف صاحب کا نام بھی آیا۔ جسے فوری طور پر جماعت نے ابتدائی رکنیت تک سے نکال باہر کیا۔ دوسرے روز اس اشرف نامی پیر کا ایک عجیب و غریب حلفیہ بیان شائع ہوا کہ وہ کوئی اور پیر محمد اشرف ہو گا، میں نہیں ہوں۔ اور بس معاملہ صاف۔ پھر تعجب کی بات ہے کہ آج تک یہی پیر محمد اشرف جسے جماعت اسلامی نے ابتدائی رکنیت تک سے محروم کر دیا تھا۔ آج تک بدستور جماعت

اسلامی کے پراسرار مرکز منصورہ میں باقاعدگی سے رہائش پذیر ہے۔ یہ منافقت کیوں؟ جماعت کا یہ منشور ذاتی ہے ان پر کسی اور کو حرف گیری کی اجازت نہیں۔ کیا کیا عرض کیا جائے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

مکرمی احقر تو صحابہ کرام اور اہل بیت رسول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا نام لیوا ہے، یہی عقیدہ اور مسلک ہے دشمنان صحابہ و اہل بیت سے ذہنی، نظریاتی طور پر کبھی بھی دوستی نہیں ہو سکتی۔

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

بقول اقبالؒ

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملّت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارہ

والسلام

تابش قصوری

۱۵/ اکتوبر ۷۷ء

مکتوب بنام حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب اسلام آباد

جناب محترم حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ مولانا سیف اللہ خالد صاحب سے اس دن ملاقات ہوگئی تھی۔ اور قراردادیں اور بھی ان کو دے دی تھیں۔ آپ نے جو تجویزیں بتائیں تھیں وہ حضرت قاضی صاحب کو بتادی تھیں۔

آج حضرت نے فرمایا کہ "مولانا عبد اللہ صاحب کو اسلام آباد لکھ دیں کہ جمعۃ الوداع پر خطیبوں کا اکٹھا ہونا بھی مشکل ہوتا ہے۔ قرارداد عید پر بھی پاس کی جائے کیوں کہ عید پر ہر جگہ اجتماع زیادہ ہوتا ہے۔"

(۲) قراردادیں ڈاک میں ملک بھر میں خطیب حضرات کو بھیجی جارہی ہیں۔ جن جن کے پتے معلوم ہیں اور جن جن مدارس کا علم ہے یا پتے موجود ہیں وہاں بھی بھیجی جارہی ہیں۔ اگر اسلام آباد کے لیے مزید ضرورت ہوں تو پہنچادی جائیں گی۔ سب حاضرین کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ والسلام

خادم اہل سنت عبد الوحید حنفی

۲۸ جولائی ۱۹۸۰ء ۱۶ رمضان ۱۴۰۰ھ

جوابی مکتوب مولانا عبداللہ صاحب
خطیب مرکزی لال مسجد اسلام آباد

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'!

مجھے اس سے پورا اتفاق ہے کہ عید الفطر پر قرار دادیں ضرور پاس کر کے ارسال کی جائیں۔ میرے پاس کچھ تو ہیں، دیگر مساجد کے لیے بھی تقسیم کر دوں گا۔ کیوں کہ عید صرف پانچ جگہ ہوتی ہے۔ ان کے لیے کافی ہیں۔ البتہ راولپنڈی قاری سعید الرحمٰن، قاضی احسان الحق، قاری عبدالرحمٰن صاحب وغیرہ کو بھیج دیں تو بہتر ہو گا۔

ہم نے نوجوانوں کی تنظیم "فاروقی فورس" بنالی ہے۔ اپنی مسجد سے ٦٠ افراد، دوسری مساجد سے تقریباً سو (١٠٠) افراد پیدا کر لیے ہیں۔ ردّ شیعیت اور مذہب حقہ' اہل سنت کے دلائل سمجھا رہے ہیں۔

قبلہ حضرت قاضی صاحب زید مجدکم کی دعا کی درخواست ہے۔ اور ان نوجوانوں کو حضرت صاحب سے بعض درس سنوانے کا ارادہ ہے۔ اگر بعد عید حضرت صاحب وقت عنایت فرما سکیں۔

منتظر جواب

خادم محمد عبداللہ

٣/ اگست ١٩٨٠ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی

مکرم و محترم حضرت مولانا صاحب مدظلہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'! مزاج گرامی

گرامی نامہ باعثِ عزت افزائی ہوا۔ میں ان شاء اللہ العزیز ۲۹ ستمبر بروز پیر مغرب اور عشاء کے درمیان حاضر ہو جاؤں گا۔ حضرت اقدس جناب الامیر دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں عاجزانہ تسلیم اور دیگر حلقۂ احباب کو بھی تسلیمات۔

فقط

محمد امین صفدر اوکاڑوی

۲۵ ستمبر ۱۹۸۶ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت محمد امین شاہ صاحب مخدوم پوری

برادر محترم جناب عبدالوحید صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جناب نے جو ہمارے موقف تحفظ اسلام پارٹی تین عدد روانہ فرمائے ہیں بندہ از حد مشکور ہے۔

آں چیز کہ دل ما یخو است آمد از عالم پردہ پدید

آپ دس نسخے مزید از راہ کرم روانہ فرما دیں۔ سابقہ اور حالیہ

رجسٹریوں کے مصارف اور مجموعہ قیمت روانہ فرما دیں۔ بندہ ان شاء اللہ حضرت دامت برکاتہم کی قدم بوسی کے لیے بعد عید حاضر ہو گا۔ رقم ساتھ لائے گا۔ اور مزید ہمارے موقف کی اشاعت کرنی پڑے گی۔ یہ اللہ کی طرف سے اہل باطل پر حجت اور اہل بصارت کے لیے شمع ہدایت ہے۔ اور اس کا عام کرنا اہل حق کا فریضہ ہے اور خصوصاً اس کا اس رنگ میں آنا بجز الہام الٰہی کے نہیں ہو سکتا۔ ہمارے حلقہ میں جماعت اسلامی والوں نے اپنی سیٹ گزشتہ الیکشن سے بک کرا لی تھی۔ مشہور و معروف شیعہ خاور شاہ کو دلانی ہے مولوی پیروں سب کا ایمان ظاہر ہو گا۔ اتحاد کے پیچھے ایمان چٹ ہوں گے۔ جمیع احباب کو سلام

والسلام

احقر محمد امین مخدوم پور پہوڑاں

رمضان المعظم ۱۳۹۷ھ

اگست ۱۹۷۷ء

مکتوب حضرت محمد امین صاحب
بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

مورخہ ۱۶ ار مضان المعظم ۱۳۹۷ھ

۱۳/ اگست ۱۹۷۷

باسم سبحانہٗ وتعالیٰ

بخدمت اقدس مہدینا المکرم مخدومنا و مولینا المعظم

ادام اللہ برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

حضرت کا شفقت نامہ موصول ہو کر موجب سکون و سرفرازی ہوا۔ بندہ جب سے، حضرت کے مقدمے کا سلسلہ معطل ہوا ہے ملتان نہیں گیا۔ اور حضرت حقیقت امر یہ ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت والوں میں عظیم انقلاب آ چکا ہے۔ اگر مولینا غلام محمد صاحب دفتر میں نہ ہوتے بندہ کبھی بھی نہ جاتا۔ علی پور کے حادثہ میں جو جلوس پر گولیاں چلی تھیں۔ مولیٰنا غلام محمد صاحب کا سالہ شدید زخمی ہونے کے ساتھ اور نچلا جسم کا بیکار ہو جانے کے باجود جاں بر نہیں ہو سکا، اور مر گیا ہے۔ چند دن رمضان پاک سے قبل بندہ نہیں جا سکا۔ خداوند عالم اس کی بخشش فرما دیں۔ عید کے بعد

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی حفظہ

حسب حکم حاضری دے کر جو کچھ حضرت والہ نے ارشاد فرمایا ہے پورا کروں گا۔ حضرت اس تحریک کے دوران جو کچھ ہوا ہے۔ اور تحریک چلانے والے اپنے غرور و تکبر میں تاریخ مرتب کر رہے ہیں۔ بندہ کے دل میں بار بار خیال آتا ہے کہ کاش ان مدعیان اسلام کے وہ جرائم جو ہر طرح دین کے نام پر کیے ہیں، سامنے آ جائیں تاکہ آنے والی نسل دونوں کو ملحوظ رکھ کر رہزن لٹیروں کا کھوج معلوم کر سکے۔ یہ بھی خیال کیا کہ حضرت اقدس کو درخواست کروں کہ حضرت اقدس اس سلسلہ میں قلم مبارک اٹھائیں۔ لیکن یہ سوال کرنا بھی کچھ بندہ کو شاق نظر آتا تھا۔ اور سوچتا تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اگر دنیا کو قزاقوں کے اعمال، اہتمام حجت کی صورت میں ظاہر فرما دیتے ہیں تو حضرت اقدس سے خود ہی کام لیں گے۔ ”تحفظ اسلام پارٹی کا انتخابی موقف“ سامنے آنے سے جو بندہ کو خوشی ہوئی۔ اس کے اظہار کے لیے نہ بندہ کے پاس الفاظ ہیں اور نہ ہی طاقت بیاں۔ بندہ کا جو بار بار خیال آتا تھا کہ کاش ان دینداروں کو ننگا کیا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سے الہاماً یا امراً یہ کام لے لیا ہے۔

گفتہ او گفتہٗ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضرت برادر محترم جناب عبدالوحید صاحب کو فرمادیں دس (۱۰) نسخے ہمارے موقف کے مزید اور پہلے تین نسخوں پر جو رجسٹری کے مصارف ہوئے ہیں وہ سب قیمت لگا کر بھیج دیں۔ اگر زندگی ہوئی بندہ عید کے بعد قدم بوسی کے لیے ان شاء اللہ ضرور حاضر ہو گا۔ رقم ساتھ لے کر آئے گا۔ اور حضرت کی یہ تصنیف ایک مجددانہ فعل ہے جو کہ بغیر مجدد وقت کے کوئی سرانجام نہیں دے سکتا۔ اور میرے اللہ میرے اس لفظ کو قطعاً غلط نہ فرماویں گے جذبات کی رو میں جو حقیقی ہے حضرت کی منشا کے خلاف لکھ چکا ہوں۔ معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ زیادہ والسلام

جمعی احباب کو السلام علیکم وخدام کو

احقر محمد امین مخدوم پور پہوڑاں

۳۱ اگست ۱۹۷۷ء

مکتوب حضرت محمد امین صاحب مخدوم پور پہوڑاں

برادر محترم ادام اللہ معالیکم آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

عرض یہ ہے کہ حضرت اقدس ادام اللہ برکاتہم کا شفقت نامہ حال ہی موصول ہوا تھا۔ حضرت اقدس نے یہاں کے ۱۴، ۱۵ ربیع الثانی مطابق ۲۴، ۲۵ مارچ کے جلسہ کے لیے تاریخیں مقرر فرماتے ہوئے حکم روانہ فرمایا تھا کہ ان تاریخوں کو لکھنے کے بعد بقیہ مبلغین حضرات کی شراکت کی اطلاع کر دو۔ تاکہ ان کو بھی حکم روانہ کر دیا جائے اور حضرت اقدس کے ہمراہ بروز جمعہ شریف حضرت مولینا عبد اللطیف صاحب مدظلہ العالی نے قدم رنجہ فرما ہونا بحسب ارشاد حضرت اقدس منظور ہو چکا تھا۔ جس کا جواب بندہ نے فوراً ہی عرض کر دیا اور مبلغین کے اسماء مبارکہ حضرت اقدس ہی کے صوابدید کے سپرد تھے۔ آج پورے آٹھ دن ہو چکے ہیں۔ جواب سے محروم ہوں اور اشتہاروں کا انتظام کرنا بھی اشد ضروری تھا۔ لہٰذا درخواست ہے کہ آپ حضرت اقدس ادامت برکاتہم سے مبلغین حضرات کے نام دریافت فرما کر جواب عریضہ میں فوراً روانہ فرما دیں تاکہ بندہ اشتہاروں کا اور دوسرا انتظام فوری طور پر

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

کر سکے اور اغلب ظن یہ ہی ہے کہ حضرت اقدس کو بندہ کا عریضہ نہیں پہنچا۔ ورنہ حضرت کی طرف سے عنایت جواب فرمانے میں کوئی بھی چیز مانع نہیں ہو سکتی تھی۔ یہاں کے جلسہ کے لیے حضرت کے ہمراہ کچھ خدام اہلسنت اور بھی تشریف لائیں اور خصوصاً آپ بھی بہت زیادہ لطف ہو گا آج ہی ملتان کے نوائے وقت میں دو ماہ کے لیے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ لاؤڈ سپیکر کے، بغیر اذان وجمعہ کے ہر چیز پر کر دیا گیا ہے۔ حتیٰ الامکان منظوری یعنی بندہ کے فرائض سے ہے۔ آگے خداوند عالم کو جو منظور ہو گا۔ زیادہ والسلام

حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں بندہ کا اسلام علیکم عرض کر دیں اور جمیع احباب کو

احقر محمد امین خادم اہلسنت

مدرسہ عربیہ مدینہ مخدوم پور

پھوڑاں تحصیل کبیر والہ ملتان

۸ مارچ ۱۹۷۸ء

۲۷ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

خادم اہلسنت عبدالوحید

مکتوب گرامی حضرت محمد امین صاحب مخدوم پور

برادر مکرم ادام اللہ معالیکم آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جناب کا بشارت نامہ موصول ہو کر موجب صد ہا مسرت ہوا۔ جواب میں تاخیر دو سبب سے ہوئی، ایک اس سبب سے کہ ڈاکیے نے خط کسی مسجد کے بچے کے ہاتھ دیا اور اس نے مسجد کی الماری میں رکھ کر مجھے دینا بھول گیا۔ اچانک کئی دنوں کے بعد عزیز معاویہ نے اپنے کسی کام کے لیے الماری کی چھان بین کی۔ آپ کا خط مبارک اور ساتھ خوشی کے نغمے لگاتا ہوا کہ اباجی یہ بھائی عبدالوحید صاحب کا خط ہے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے بچہ دیا ہے، اور اس کا نام حضرت نے ابوبکر رکھا ہے۔ بندہ کو اب تک یہ علم بھی نہیں تھا کہ آپ شادی شدہ ہیں۔ اب بندہ کے لیے دو طرح کی خوشیاں جمع تھیں۔ ایک آپ کے شادی شدہ ہونے کی اور دوسری عزیز نومولود کے تشریف لانے کی۔ اور ان مسرتوں میں حضرت اقدس برکاتہم نے جو نام رکھا اس سے اضافہ ہی اضافہ تھا۔ جس کا ارتجالا جو طبیعت پر اثر ہوا، اظہار کرتا ہوں۔ قطعہ

اے عمرِ پسر تو ہمچوں خضر باد
در آفاق جہاں درخشندہ گہر باد

نام او کہ بنہاد مرشد ما ابوبکر
ہمچوں ابوبکر نور دہندہ قمر باد

اصلی مبارک باد اس وقت ہوگی جب کہ عزیز مسعود کو اٹھا کر گود میں لوں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کے لیے دین و دنیا کا متاع عظیم فرمائے۔ عید پر حضرت اقدس کی قدم بوسی کرتا لیکن بھیں شریف کے جلسہ میں اگر زندگی ہوئی حاضری دوں گا۔ حضرت کی تاریخیں خانیوال، مخدوم پور جہانیاں اور ملتان شہر کے لیے اور کبیر والہ کے لیے ان شاء اللہ لینی ہیں۔ محرم سے قبل اگر حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں بندہ کا سلام علیکم اور درخواست دعا اور ساتھ ہی تاریخوں کے متعلق مشورہ فرما کر اطلاع فرمائیں اور جمیع احباب کو السلام علیکم فرمائیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

جمعیت علماء اسلام کے اجلاس میں جو ملتان میں ہوا درخواستی صاحب کی ماتحتی میں ۱۳۷۰ امیدواروں نے صوبہ کی وزارتوں کے لیے درخواستیں پیش کیں۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ مولوی حضرات کس طرف جا رہے ہیں۔ خدا ہر شر سے محفوظ فرمائیں۔

جناب صاحبزادہ عالیجاہ اطال اللہ عمرہم و افیا ضہم کو رائے ونڈ سے

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

السلام علیکم پہنچا تھا۔ کاش حضرت زیارت بھی کر جاتے۔ خوشی دوبالا ہو جاتی۔ ان کی خدمت میں السلام علیکم فرمادیں۔

احقر محمد امین مخدوم پور پہوڑاں

۲ دسمبر ۱۹۷۸ء

مکتوب حضرت ظفر احمد قاسم صاحب

محترم المقام جناب حنفی صاحب

سلام مسنون۔

خیریت طرفین۔ ملفوف گرامی موصول ہوا۔ یاد آوری کا نہایت شکریہ۔ اللہ پاک جزائے خیر نصیب فرمائیں۔

حضرت محترم قاضی صاحب دامت برکاتہم کی تشریف آوری الحمدللہ دارالعلوم کے لیے زندہ دلی و طیب خاطری کا باعث بنی۔ اللہ میاں حضرت محترم کو سلامت باکرامت رکھے۔

مدرسہ میں تعطیلات ہو چکی ہیں۔ ہم آج کل میں اپنی اپنی خارجی مصروفیتوں میں لگ جائیں گے۔

ویسے حضرت قاضی صاحب کی کتابوں کا جملہ سٹیٹ سوائے مطرقۃ الکرامہ علیٰ مراۃ الامامہ کے مطلوب ہے۔ لیکن مناسب ہو گا کہ ۱۵ شوال کے بعد ارسال کیا جائے۔ ان شاء اللہ آپ کی کتب وصول

کروں گا۔ امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

والسلام

ظفر احمد قاسم

مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ملتان

۳شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ

مکتوب حضرت میاں عبدالرشید صاحب لاہور

باسمہٖ تعالیٰ

محترمی!

سلامٌ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا ۲۸ نومبر کا مکتوب کاغذات میں ادھر ادھر ہو گیا تھا۔ وہ مجھے آج دوبارہ مل گیا ہے۔ بندہ ناچیز نے تفسیر تو کیا لکھنی ہے، البتہ ترجمہ مرتب کیا ہے۔ صرف اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آیات، رکوعوں اور سورتوں کا تسلسل واضح کیا جائے۔ تاکہ نئے تعلیم یافتہ حضرات کو قرآن پاک کی آیات کا باہمی ربط معلوم ہو جائے۔ اور یہ کام الحمدللہ تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ جو کام آپ نے فرمایا ہے، وہ تو کسی عالم کے کرنے کا ہے۔ اگر کوئی صاحب آگے نہ آئیں گے، تو پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہم ہی اس کام کو شروع کر

دیں گے۔ اگر مولانا محمد اسحاق صاحب یا آپ کے قاضی صاحب یا مولانا اللہ یار خان صاحب یہ کام کر دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

میں نے دس بارہ سال پہلے یہ کام شروع کیا تھا۔ اس وقت میرے ذہن میں شیعیت کا فساد مکمل صورت میں نہ تھا۔ آپ جب لاہور تشریف لائیں تو مرزا حیرت دہلوی کی تفسیر ہمراہ لیتے آئیں۔ پھر مقبول شیعہ کا ترجمہ بھی مہیا کر لیں گے۔ امید ہے آپ کو "سبائی سبز باغ" کتاب مل گئی ہو گی۔ آپ کے دوست مجھ سے لے گئے تھے۔ والسلام

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

میاں عبدالرشید

۸۳۴/این سمن آباد لاہور

۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء

مکتوب حضرت میاں عبدالرشید صاحب لاہوری

باسمہٖ تعالیٰ

مکرمی! سلامٌ علیکم ورحمۃ اللہ!

حسب ارشاد بیان ارسال خدمت ہے۔ شہادت فاروق اعظمؓ سے سقوطِ بغداد تک اور سقوطِ بغداد سے سقوط ڈھاکہ تک ایک ہی خفیہ ہاتھ کام کرتا نظر آتا ہے۔ اندر سے اسلام کے عقائد مسمار کرنا اور

باہر سے اسلامی حکومتیں تباہ کرنا، منافقین کے اس ٹولہ کا مقصد ہے۔ برعظیم پاک وہند میں انگریزوں کے لیے راہ ہموار کرنے والا میر جعفر اسی گروہ کا آدمی تھا۔ پھر انگریزوں کے راستہ سے سلطان ٹیپو شہید کو مٹانے والا میر صادق بھی اسی گروہ کا آدمی تھا۔ پاکستان کے مشرقی حصہ کو الگ کرنے والا غدار یحییٰ بھی اسی گروہ منافقین کا آدمی تھا۔ اب یہ لوگ مغربی پاکستان کو ایران کی گود میں ڈال دینے کی فکر میں ہیں۔ سُنیّوں کو منافقین اور مرتدین کے مقابلہ کے لیے متفق ہو جانا چاہیے اور کمر ہمت باندھ لینی چاہیے۔

پہلا قدم یہ ہے کہ تمام سُنّی عوام میں خواہ وہ سرکاری ملازمین ہوں یا نہ ہوں، احساسِ زیاں بیدار کیا جائے۔ لڑائی جھگڑے سے بچ کر اور قانون کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے سنّی مؤقف کا برملا اعلان کرتے رہنا چاہیے۔ تا کہ بچہ بچہ اس خطرے سے آگاہ ہو جائے۔ س

والسلام

میاں عبدالرشید

۲۰ فروری ۱۹۷۳ء

مکتوب حضرت عبدالعزیز صاحب ڈیرہ غازی خان

ازمدینہ منورہ عبدالعزیز

بخدمت گرامی قدر محترم و مکرم جناب حافظ عبدالوحید صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘!

شرمندہ ہوں کہ چودھویں صدی کے گرامی نامہ کا جواب پندرہویں صدی میں دے رہا ہوں۔ کتنی تاخیر ہے؟ لیکن الحمدللہ آپ کے لیے دعاؤں اور بارگاہ رسالت مآب صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ‘ میں ہدیہ سلام ودرخواست دعامیں اکثراوقات تاخیر نہیں ہوتی۔ جناب کا طویل شفقت نامہ اکثر تصور ہی تصور میں پیش نظر رہتا ہے۔ سُستی میری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے اس لیے جواب میں آج کل کے چکر نے کئی ماہ گزار دیے۔ امید ہے کہ درگزر فرماویں گے۔یوم عرفات میدان عرفات میں حضرت حاجی صاحب محترم کی خدمت جو عریضہ لکھا تھا اس میں آں جناب کی خدمت میں سلام لکھے تھے۔ جو چکوال سے تعلق کی بہت بڑی دلیل ہے۔

الحمدللہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ اشرف المرسلین سید الاولین والاخرین سیدنا محمد ﷺ و آلہ وصحبہٖ اجمعین۔

اپنے محترم والد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت بہت زیادہ آداب و

تسلیمات پہنچا دیں۔ شکریہ۔ نیز جناب محترم برادر مکرم حضرت حافظ عبدالمجید صاحب حفظہ اللہ اور برادر گرامی قدر جناب منیب سلیم صاحب کی خدمت میں بھی سلام و دعواۃ رسد۔ محترم غلام نبی صاحب اور محترم غلام علی صاحب کی خدمت میں بھی سلام عرض کریں۔ والسلام علیکم وعلیٰ جمیع اخوانکم واحبابکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

عبدالعزیز

ص ب نمبر ۱۴۴۳ مدینہ منورہ

صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

مکتوب حضرت محمد منشا تابش قصوری صاحب

مکرم جناب عبدالوحید صاحب حنفی زادت عنایاتکم

سلام ورحمت

آپ کا مرسلہ رجسٹرڈ پارسل، اور جوابی ملفوف جس میں ۴۰ پیسے کے ٹکٹ تھے، یکے بعد دیگرے وصول پائے۔ افسوس کہ میری جلدبازی حضرت امیر خدام اہل سنت و جماعت اور آپ کے لیے تکلیف کا باعث بنی۔ اس پر شرم سار ہوں۔ معذرت قبول فرمائیں۔ یہ ۴۰ پیسے کے ٹکٹ تنبیہ کے لیے کافی ہیں، تاہم میرے لیے ان کا استعمال جائز نہیں لہٰذا واپس کیے دیتا ہوں۔ مزید تلافی کے لیے چند

مطبوعات بذریعہ رجسٹرڈ پارسل سوموار تک بھیج رہا ہوں۔ جن میں ضیائے حرم کا ختم نبوت نمبر آپ کے لیے اور حضرت امیر خدام اہل سنت کے لیے ساتھ ہو گا۔

تھادو او تجابو اپر عمل بھی ہو جائے گا۔

محترم میری نظر سے جب یہ حدیث گزری

ان بجواب الکتاب حقاً کرد اسلام

کہ خط کا جواب دینا سلام کے جواب کی مانند ہے تو معمول بن گیا کہ جواب فوراً دیا جائے۔ چناں چہ بفضلہٖ و کرمہ تعالیٰ خطوط کے جواب میں بارشاد نبوی ﷺ حسب استطاعت جواب دینے میں کوتاہی نہیں کی۔

چناں چہ کل پارسل وصول کرتے ہی علامہ قاضی مظہر حسین صاحب دامت عنایاتہم کی خدمت میں شکریہ کا عریضہ ارسال کیا۔

آخر میں پھر معذرت کا طالب ہوں کیوں کہ میری وجہ سے آپ کو کوفت کا سامنا کرنا پڑا۔ والسلام

محمد منشا تابش قصوری

خطیب فردوس ٹیزیز مرید کے شیخوپوری

۱۸ جنوری ۱۹۷۵ء

مکتوب حضرت محمد اسحاق صدیقی صاحب سندھلوی

باسمہٖ تعالیٰ

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں "سنت کی حمیت" اور غیرت علی الحق کی روح پرور خوشبو مہک رہی تھی۔ آپ کے سچے جذبے سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ افسوس کہ اہلسنت میں اس قدر بے حسی پیدا ہو گئی ہے جسے مردنی کہا جا سکتا ہے۔ در حقیقت ان کی تباہی کی اصل وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اپنے صحیح مسلک کو چھوڑ کر دوسروں کے راستے اختیار کر لیے ہیں۔ الا ماشاء اللہ کو مستثنیٰ کر کے علماء کا یہ حال ہے کہ وہ لفظ شیعہ زبان پر لاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اور اہلسنت کے حقوق اور ان کے مسلک کے تحفظ کا گزر ان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جناب قاضی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے حمایت "سنیت" کا ارادہ فرمایا ہے۔ میری طرف سے ان کی خدمت میں بعد سلام یہ عرض کر دیجیے کہ آپ مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمایت ہمارے لیے کافی ہے۔ اس تنظیم کی ترقی کے لیے کوشش فرماتے رہیں۔ ان شاء اللہ ضرور کامیابی ہو گی۔

میں نے تو اپنی زندگی کا مقصد ہی مسلک اہل سنت کی حمایت و

نصرت بنالیا ہے۔ اسی راہ میں جینا اسی میں مرنا ہے۔ عزم تو یہی ہے باقی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا (قرآن مجید) کوئی نہیں جانتا کہ میں کل کیا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سے استقامت و نصرت کی دعا ہے۔ جن مضامین اور کتابوں کے متعلق آپ نے فرمائش فرمائی ہے۔ اس نوعیت کے موضوعات پر لکھنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی توفیق۔ آپ بھی کیجیے۔ مندرجہ ذیل پیام کانفرنس کے لیے بھیج رہا ہوں۔ مناسب معلوم ہو تو سنا دیں۔

"الحق" کے مضمون کے بارے میں عرض ہے کہ میں اسے بصورت رسالہ شائع کرنے سے قاصر ہوں۔ ویسے اگر آپ یا کوئی دوسرے اہل خیر شائع کرنا چاہیں تو "الحق" سے اجازت کے بعد شائع فرما سکتے ہیں۔ ضرورت ہوئی تو اس میں اضافہ بھی کروں گا۔ یہاں بھی بحمد للہ لوگوں میں حرکت پیدا ہو رہی ہے۔

احقر محمد اسحاق صدیقی عفا اللہ عنہ

ایک دل شکستہ کا پیام اپنے سنی بھائیوں کے نام

الحمدللہ نحمدہٗ و نصلی عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیْم وَ عَلٰی اَصْحَابہٖ وَ اَزْواجہٖ و ذریّتِہٖ اجمعین۔ امابعد

سنی بھائیو! الحمدللہ کہ آپ ہم سب مسلمان ہیں۔ مگر مسلمان ہونے کے دعویدار کچھ اور گروہ بھی یعنی شیعہ بھی خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور قادیانی بھی اور بھی اس قسم کے مدعیان اسلام موجود ہیں جو اسلام کی الگ الگ تشریح و تفسیر کرتے ہیں۔ تو کیا آپ کے نزدیک ہر ایک گروہ کی تشریح صحیح ہے؟ اور کیا ان میں سے ہر مذہب سچا ہے؟ اگر معاذ اللہ ایسا ہے تو اہلسنت کا امتیاز ہی کیا باقی رہ جاتا ہے؟ اور اس کے معنی تو یہ ہوں گے کہ منافقین یا سنی بھی ایک ساتھ صحیح ہو سکتے ہیں۔ گویا معاذ اللہ توحید بھی صحیح ہے اور شرک بھی، اس کا قائل کوئی پاگل ہی ہو سکتا ہے۔ ''سنی'' ہونے کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہم اسلام کی اس تشریح کو صحیح اور حق سمجھتے ہیں جن کا نام مسلک اہل سنت و الجماعت ہے۔ اور اس کے علاوہ جتنی تشریحات کی گئی ہیں انہیں بالکل باطل سمجھتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ اسلام صرف اسی دین کا نام ہے جسے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ لے کر تشریف لائے اور جو صحابہ کرامؓ کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا۔ ہم کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور جماعت صحابہؓ کی

پیروی کرتے ہیں اس لیے ہی ہمارا لقب اہل سنۃ والجماعۃ ہے۔ ہمارا ہی دین حق ہے۔ اور اس کے علاوہ بقیہ ادیان و مسالک بالکل باطل ہیں۔ اس کے بعد گزارش ہے کہ اگر آپ عالم دین ہیں تو اپنے نفس سے سوال کیجیے اور اگر عالم نہیں ہیں تو علماء اہل سنت سے پوچھئے کہ کیا اسلام کی حفاظت اور اشاعت فرض نہیں ہے؟ اور جب صحیح معنی میں اسلام صرف مسلک اہلسنت کا نام ہے تو کیا مسلک اہلسنت کی حفاظت و اشاعت اور اس کے امتیازی خصوصیات کا اظہار و امتصار شرعاً فریضہ لازمہ نہیں ہے؟ آپ حفاظت اسلام کے نعرے لگاتے ہیں مگر اس کی تشریح نہیں کرتے۔ بغیر تشریح کے ہم "اسلام" کا مفہوم کیا سمجھیں؟

شیعیت، قادیانیت، پرویزیت وغیرہ مذاہب باطلہ کی اشاعت و ترویج کھلم کھلا ہو رہی ہے۔ اور سنی مذہب مٹانے کی کوشش شباب پر ہے، مگر ہمارے سنی بھائیوں کی غفلت لائق عبرت ہے۔ ان کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ عوام تو عوام ان سے زیادہ علماء کرام غافل بلکہ بے حس ہیں۔ عوام کو علماء سے پوچھنا چاہیے کہ کیا آپ سنی عالم نہیں ہیں؟ اور اگر ہیں تو کیا سنی مذہب کی تعلیم و ترویج اور نصرت و حمایت آپ پر فرض عین نہیں ہے؟ اور کیا آپ کی اس غفلت کے بارے میں آپ سے قیامت کے دن باز پرس نہ ہو گی؟

آپ ہمیں مسلک اہلسنت کے خصوصیات و امتیازات اور اس کی حقانیت کے دلائل اس کے مخالفین کے مغالطوں کے جوابات کیوں نہیں بتاتے؟ اور دشمان اہلسنت کے مکائد سے کیوں نہیں آگاہ کرتے؟

اسی طرح سنی سیاسی لیڈروں سے پوچھئے کہ کیا آپ سنی نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو کیا سنیوں کے حقوق کی حفاظت آپ پر فرض نہیں ہے؟ آج پورے پاکستان میں اہلسنت کے حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ باوجود یہ کہ اغلب اکثریت سنی ہیں۔ مگر ہمارے سنی سیاسی لیڈر جن میں علماء بھی ہیں، سرمہ در گلو ہیں۔ اور کسی کے گلے سے اس ظلم کے خلاف آواز نہیں نکلتی۔ **فان اللہ المشتکی** اگر ہماری غفلت کا یہی عالم رہا تو ڈر ہے کہ خدانخواستہ پاکستان سے اسلام رخصت ہو جائے گا۔ یعنی مسلک اہل سنت و الجماعۃ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ العیاذ باللہ

اس لیے بہت جلد ہوش میں آنا چاہیے۔ والسلام

محمد اسحاق صدیقی غفا اللہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

۷ محرم ۱۳۹۲ھ، ۲۳ فروری ۱۹۷۲ء

عبدالوحید حنفی

مکتوب بنام حضرت مولانا محمد معاویہ صاحب امجد

۲۴ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

۱۵/ اپریل ۲۰۰۴ء

بروز جمعرات

منجانب عبد الوحید

از چکوال ۹ بجے دن

بگرامی خدمت اخوانم حضرت مولانا محمد معاویہ صاحب

امجد سلمہ الرحمٰن الیٰ یوم المیزان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کا خط ملا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ پرانی یاد تازہ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش اور تندرست رکھیں اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ مزید توفیق نصیب کریں۔ آمین۔

(۲) کل بدھ کے روز آپ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد امین شاہ صاحب مدظلہٗ کا مبارک نامہ بھی ملا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ بزرگوں نے دعاؤں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب مدظلہٗ کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھیں اور ان کی دعاؤں سے ہمیں سرفراز فرمائیں اور آخرت میں ہم سب کو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائیں۔ (آمین)

(۳) حضرت مولانا پیر خورشید احمد شاہ صاحبؒ کے قطب تکوین ہونے کی بشارت حضرت قاضی صاحبؒ نے جب ۱۹۶۹ء میں خدام اہل سنت کی بنیاد رکھنے کا اجلاس بلایا تو سنائی تھی۔ لیکن وہ زبانی تھی۔ آپ نے اچھا کیا کہ خط کے ذریعہ تحریر میں لا کر حضرت صاحبؒ سے تصدیق کرالی۔ حضرت صاحبؒ کا خط پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اور پھر آپ نے اپنے خط میں تکوینیات کا سوال کر کے مزید تشریح کرادی۔ اس سے کھل کر اس مسئلہ میں وضاحت ہو گئی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۴) ولایت کے درجات میں جو کتابوں میں درجہ بندی تحریر ہے اس میں جو تحریر ہے اس کے تحت ولایت کا آخری درجہ مقامِ صدیقیت ہے۔ جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات سے معلوم ہوتا ہے۔ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کے ارشادات سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۵) قرآن مجید میں بھی نبوت کے بعد کے درجہ میں صدیقوں کا مقام ہی بتایا گیا ہے۔

اب یہ مقام کس کو نصیب ہوتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے۔ بلکہ اس میں کوشاں ہوتا ہے کہ صرف سچ بولے تو اللہ تعالیٰ اسے صدیقین کے زُمرہ میں لکھ دیتا ہے۔[1]

مسئلہ سچ کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بولنے والے کی بات ظاہراً و باطناً برابر ہو۔ (تفسیر روح البیان ص ۱۳۹، ج ۲)

فائدہ حضرت جعفر خواصؒ نے فرمایا ہے کہ:

صادق وہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے۔[2]

صادق و صدیق میں فرق صادق وہ ہے جس کے قول میں صدق ہو۔ اور صدیق وہ ہے کہ جمیع اقوال واحوال میں سچ ہی سچ ہو۔[3]

خلاصہ عام طور پر تکوینیات میں یعنی ولایت کے درجات اس طرح بیان کیے جاتے ہیں:

(۱)	ابدال	۴۰ ہوتے ہیں۔
(۲)	ابرار	اکثر نے ابدال ہی کو ابرار بھی کہا ہے۔
(۳)	اخیار	۵۰۰ یا ۷۰۰ ہوتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں رہتے، سیاح ہوتے ہیں۔

1 تفسیر روح البیان ج ۲ پارہ ۵ ص ۱۳۹۔
2 تفسیر روح البیان ایضاً۔
3 تفسیر روح البیان۔ ج ۲، ص ۱۳۹۔

(۴)	اقطاب	قطب العالم ایک ہوتا ہے۔ اس کو قطب اکبر، قطب الارشاد، قطب الاقطاب و قطب المدار بھی کہتے ہیں۔[1]
(۵)	امامان	یہ قطب العالم کے وزیر ہوتے ہیں۔
(۶)	اوتاد	یہ چار ہوتے ہیں۔ عالم کے چاروں رکن میں رہتے ہیں۔
(۷)	غوث	غوث ایک ہوتا ہے۔
(۸)	مفردان	غوث ترقی کر کے مفرد ہو جاتا ہے۔
(۹)	قطب وحدت	اور مفرد ترقی کر کے قطب وحدت ہو جاتا ہے۔
(۱۰)	صدیق	تصوف میں ولایت کی انتہا صدیقیت ہے۔[2]

خادم اہل السنت حافظ عبدالوحید

لیکن ان سب میں تکوینی اور غیر تکوینی درجات میں سب سے بڑا درجہ کسی کا مقامِ صدیقیت پر فائز ہو کر دنیا سے کوچ کرنا ہے۔ کیوں کہ جس درجہ پر پہنچ چکا ہو، موت کے وقت اس درجہ کی فہرست میں نام درج کیا جاتا ہے۔

کسی شخصیت کا مقامِ صدیقیت پر پہنچ کر دنیا سے کوچ کرنا گویا

[1] اس کے علاوہ شیخ اکبر ابنِ عربی المتوفیٰ ۶۳۸ھ نے فتوحاتِ مکیہ میں لکھا ہے کہ ہر بستی میں ایک قطب ہوتا ہے۔ حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ اس جگہ مقیم نہ ہو، لیکن وہ بستی اس کے تصرف میں ہو۔ جیسا کہ تھانیدار رہتا تو ایک بستی میں ہے، لیکن دوسرے دیہات سے بھی اس کا تعلق ہوتا ہے۔

[2] خلاصہ شریعت و طریقت مؤلفہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، ص ۳۴۱

ولایت تکوینی اور غیر تکوینی درجہ میں انتہائی مقام حاصل کرنا ہے۔

(۶) اس مذکورہ صورت حال میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے تکوینیات میں تو اپنے درجات کی نفی کر دی ہے۔ لیکن دوسری صورت میں حضرت کے مقام کی انتہا کہاں تک ہوئی۔ اس سلسلہ میں حضرت مدنیؒ کے مکتوبات میں ہے۔

"آپ کو جو تعلیم دی جاچکی ہے یہ آخری سب طرق کی تعلیم ہے۔ اس پر کاربند رہیے اور اسی میں ترقی اور مداومت جاری رکھیے، استقامت اور کوشش سے آپ بڑے سے بڑے مقامات پر پہنچ سکتے ہیں۔ الاستقامت فوق الکرامۃ اتباع سنت ...... سینہ کا انہماک اور توجہ الی الذات المقدسہ تمام ترقیات کی مفتاح ہیں۔ اسی میں لگے رہیے۔"

ننگِ اسلاف حسین احمد غفرلہ

۱۷ اگست ۱۹۵۰ء

۲ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ [1]

1 مکتوبات حضرت مدنیؒ ج ۴، ص ۱۱۵۔

خلاصہ یہ ہے کہ ولایت میں غیر نبی کے لیے انتہائی مقام، مقامِ معیت یعنی مقام صدیقیت حاصل ہونا ہے۔ مذکورہ مکتوب مین اس مقام تک عروج کی حضرت مدنیؒ نے حضرت قاضی صاحبؒ کو بشارت دی تھی۔

اسی طرح شیخ الادب مولانا اعزار علی صاحبؒ استاذِ مکرم نے آپ کو ایک مکتوب میں لکھا تھا اور اس مقام کی بشارت سنا دی تھی۔ دیکھیے۔

"جو حالات آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے افسوس کرنا، آپ معاف کریں میرے نزدیک کفرانِ نعمتِ الٰہیہ ہے۔ آپ ذکر قلبی بھی کرتے ہیں۔ اور ذکر لسانی بھی۔ اور یہ بھی امید ہے کہ ذکر تمام بدن پر مستول ہو جائے۔ پھر جو آپ کا فرضِ منصبی ہے کہ گمراہوں کو راہِ ہدایت پر لائیں۔ وہ بھی ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اب آپ اور کیا چاہتے ہیں۔ اب اور چاہتے کیا ہو؟[1] خدا کا شکر کیجیے آپ کی یہ حالت ہم جیسے ناکاروں کے لیے غبطہ کے قابل ہے۔ آپ نے جیل خانہ میں رہ کر قلب کی ایسی اصلاح کی جو ہم جیسے آزاد رہ کر نہ کر سکے۔ ہماری حالتوں سے عبرت کیجیے۔

[1] یعنی پیغمبری تو ختم ہے۔ اس سے نیچے مقامِ صدیقیت ہے اللہ نصیب کریں۔

اور خدا کا شکر کیجیے۔ اور دعا کیجیے کہ خداوند عالم ہم جیسوں کو بھی توفیق عطا فرمائے اور اس کی مرضیات کو حاصل کریں۔......"

محمد اعزاز علی غفرلہ از دیوبند

۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ

۲۵ اپریل ۱۹۴۶ء[1]

ان دو اساتذہ کی بشارات سے امید قوی ہے کہ آپؒ کو یہ مقام یعنی مقام عبدیت و صدیقیت اللہ تعالیٰ نے ضرور نصیب کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ سعادت بخشی کہ وقت کے صدیق، قلندر زماں کی ہم کو رفاقت نصیب کی اور دنیامیں معیت نصیب کی۔ اللہ کرے کہ اب ہم کو آخرت میں بھی اس عظیم ہستی کی رفاقت میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت نصیب کریں اور اپنی مرضیات پر چلا کر مقام رضا نصیب فرمائیں (آمین)

(۷) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کا یہ مقام زندگی میں ان کے خلیفہ اعظم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب پر روحانی کشف میں ظاہر ہو گیا تھا۔ انہوں نے حضرتؒ کو لکھا تھا کہ ظاہری مقام تو

1 بحوالہ ماہنامہ حق چاریار لاہور۔ ج ۱۳، ش ۲، مکاتیب شیخ الادب نمبر ص ۷۳۔

آپ کا جو ہے وہ ہے، لیکن باطنی مقام بھی مجھ پر ظاہر ہو گیا ہے۔
...... جب آپ کو یہ مقام دکھایا گیا اور انہوں نے حضرت صاحب کے سامنے بیان کیا تو فرمایا کہ کسی کو بتانا نہیں۔...... اب حضرت کے دنیا سے جانے کے بعد انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ حضرتؒ کا مقام قلندر کا تھا جو کہ مقام صدیقیت پر پہنچ کر حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کے الفاظ آپ نے فرمائے جس کا مفہوم لکھا ہے۔
خط طویل ہو گیا ہے۔ اب اسی پر ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلائیں۔ آمین

والسلام
خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی غفرلہٗ
۲۴ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ
۱۵/ اپریل ۲۰۰۴ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک

باسمہٖ تعالیٰ

محترم اراکین تحریک خدام اہل السنت والجماعت
بمعرفت عبدالوحید صاحب شکر اللہ علیکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

مزاج گرامی حضرت المخدوم مولٰینا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہٗ اور ان کے صاحبزادۂ محترم سلمہ ربہٗ کی گرفتاری سے انتہائی دکھ ورنج ہوا۔ مولانا مخدوم مدظلہٗ کی ہمت و استقلال پر ہمیں فخر ہے۔ یہ ہمارے شیخ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علمبردار شیخ الوقت العجم امیر المومنین فی الحدیث شیخ الاسلام مولانا مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے صحیح جانشین ہیں۔ اور اس دور میں ان کے مجاہدانہ کارناموں کی عملی تصویر و تفسیر، حق تعالیٰ حضرت المخدوم مدظلہٗ کو طول حیات کی نعمت سے نوازے اور ان کے ذریعے سے دشمنانِ صحابہؓ اور دشمنان اسلام کی سرکوبی ہو۔ آمین۔ تاریخ اسلامی میں اس فرقہ نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا ہے اور مسلمانوں کی شیرازہ بندی جو ان کے ذریعہ سے بکھری ہے وہ عیاں از بیان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تمام گمراہ فرقوں کو صفحۂ ہستی سے مٹادے (اگر ہدایت ان کے

مقدر میں نہیں ہے)

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ۝[1]

جمعیت علمائے اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کا احتجاجی بیان اخبارات میں آچکا ہے۔ بندہ بھی حتی المقدور کوشش کرے گا پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو ٹیلی گرام کے ذریعہ احتجاج پہنچاؤں گا اور مقامی طور پر یہاں دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ ہم سب کا اخلاقی، ملی اور دینی اہم فریضہ ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو حضرت قاضی صاحب تک بندہ کا یہ عریضہ پہنچا دیا جائے۔

والسلام

بندہ عبدالحق غفرلہٗ

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۲۱ محرم ۱۳۹۲ھ

مارچ ۱۹۷۲ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

[1] سورہ نوح آیت ۲۶

مکتوب حضرت ابوالحسن علی ندوی لکھنوی

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا، آپ کی سلامت فکر اور صحت خیال سے خوشی ہوئی۔

اہل بیت کرامؓ کی طرف سے عناد و کینہ خطرناک بات ہے۔ اور اس سے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں طرف کے غالیوں کو ہدایت عطا فرمائے اور ان کی مساعی مشکور کرے جو اس کے خلاف ہیں۔

آپ مسلک اہل سنت کی (جو افراط و تفریط سے پاک ہے) اشاعت کا کام جاری رکھیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

مولانا قاضی مظہر حسین کی خدمت میں سلام و شکریہ۔

والسلام

مخلص ابوالحسن علی ندوی

مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام

پوسٹ بکس ۱۱۹ ندوہ لکھنؤ انڈیا

۲۱ نومبر ۱۹۹۸ء

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

مکتوب گرامی جناب حضرت مولانا عبد الرزاق سکندر صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

برادر محترم مولانا حافظ عبد الوحید الحنفی، حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ آپ کی جانب سے چند رسائل موصول ہوئے:

- سیرت رحمت للعالمین ﷺ
- مناقب آل واصحاب رسول اللہ ﷺ
- تعلیمات اسلام کے چند رسائل

سرسری دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ آپ نے کافی محنت کی ہے کہ ہر موضوع کو مدلل ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسکول کے طلبہ اور سب مسلمانوں کے لیے نافع بنائے۔

والسلام

عبد الرزاق

مہتمم جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۷ رجب ۱۴۳۱ھ

۲۰ جون ۲۰۱۰ء

خادم اہل السنۃ حافظ عبد الوحید الحنفی

مکتوب حضرت محمد اسحاق صدیقی

باسمہٖ تعالیٰ

مدرسہ اسلامیہ عربیہ

نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵

۲۲ ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ

۶ جنوری ۱۹۷۵ء

مکرم و محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ موصول ہوا۔ مخالفت کا حال معلوم ہو کر افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ علماء اہلسنت کو ہمت و ہوش عطا فرمائیں۔ محترم ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے دین حق کی حمایت و نصرت کرنا اور اس کام کو اپنا دینی دفریضہ سمجھ کر انجام دینا ہے۔ اس لیے ان مخالفتوں کی کوئی پرواہ نہ کرنا چاہیے۔ ہمارا بھروسہ اللہ پر ہونا چاہیے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

میرے خیال میں تو مناسب یہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کے غلط الزاموں کی تردید سنجیدگی اور تہذیب کے ساتھ کر دی جائے۔ اس کے بعد کوئی جواب نہ دیا جائے۔ بلکہ اپنے کام میں پوری قوت صرف کی جائے۔ ان شاء اللہ کامیابی ہو گی اور یہ مخالفتیں ہمارے لیے مضر ہونے کے بجائے مفید ہو جائیں گی۔ بلکہ ان کی نفرت

انہی لوگوں کو پہنچے گی جو مخالفت میں سر گرم ہیں۔ جس طرح مجھے آپ حضرات سے حسن ظن ہے اسی طرح مولنا عبد الحق صاحب زیدت برکاتہم سے بھی حسن ظن ہے۔ انھوں نے مسئلہ کو اسمبلی میں اٹھانے کا جو عنوان اختیار فرمایا میں اسے صحیح تو نہیں سمجھتا لیکن حسن ظن کی بنیاد پر یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی نیت بری نہ ہو گی۔ غالباً مقصد یہ ہو گا کہ اس نرم عنوان سے شاید دوسری پارٹیوں میں سے بھی کچھ لوگوں کی تائید حاصل ہو جانے کے بعد مسئلہ ایوان کے سامنے آجائے۔

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ حسن تدبیر اور حکمت سے کام لینا ضروری ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ یا حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، مولنا عبد الحق صاحب کو ایک خط لکھیں جس میں ان کے اس اقدام کی تحسین و مذکور ہو کہ انہوں نے یہ سوال قومی مجلس میں اٹھایا۔ انہوں نے اس کے لیے عنوان کے انتخاب میں جو غلطی کی اس کا کوئی تذکرہ نہ ہو۔ اس تحسین کے بعد انہیں مشورہ دیا جائے کہ وہ ایک مرتبہ ایوان میں پھر یہ سوال اس عنوان وتوجیہہ کے ساتھ پیش کریں کہ حکومت اور شیعوں کے اس اقدام سے اہلسنت کے حقوق پامال ہوتے ہیں اور ان کے دین کے لیے

خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ اس طرزِ عمل سے وہ اور زیادہ موافق ہو جائیں گے۔ جناب قاضی مظہر حسین صاحب کی خدمت میں بھی ذریعہ خط یہی مشورہ پیش کر رہا ہوں۔ دوسرا عریضہ حضرت مولٰنا قاضی مظہر حسین صاحب کے نام ہے، براہِ کرم ان تک پہنچادیں۔ والسلام

احقر محمد اسحاق صدیقی
عفی اللہ عنکم

مکتوب مولانا عبد القیوم حقانی بنام راقم الحروف

برادر مکرم حضرت مولانا عبد الوحید حنفی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

مزاج شریف

آپ کی تازہ ترین تین کتب برائے تبصرہ موصول ہوئیں۔ اس سے قبل بھی مرسلہ کتابوں پر تبصرہ لکھ دیا ہے جو اپنے اپنے نمبر سے چھپ رہا ہے۔

آپ کا خط، پیغام یا خط یا ڈاک آتی ہے یا سلام تو میں سمجھتا ہوں مجھے قائد اہل السنت نے یاد فرمایا ہے۔ مجھے آپ سے عقیدت بھی ہے، محبت بھی اور نسبت بھی۔ تینوں کتابوں کا آج رات کو تبصرہ لکھ

دوں گا پھر اپنے اپنے نمبر پر چھپتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

والسلام

عبدالقیوم حقانی

مکتوب مولانا محمد قاسم ابنِ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

مکرم جناب حافظ عبدالوحید الحنفی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے مزاج بہ عافیت ہوں گے۔ آپ کی نئی مرتب کردہ کتاب "جنگ بدر" موصول ہوئی۔ ماشاء اللہ جس محنت لگن و تحقیق سے آپ نے کام کیا ہے یقیناً موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ شاندار کتابت و طباعت بھی آپ کے اعلیٰ ذوق کا مظہر ہے، اللہ قبول فرماویں۔ القاسم کی قریبی اشاعت میں تبصرہ کر دیا جائے گا۔ اباجی بھی کتاب دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دیر تک آپ کی محبت خلوص و تعلق خاطر کا ذکرِ خیر چلتا رہا۔ اباجی سلام پیش کرتے ہیں۔

والسلام

محمد قاسم

۵/ اگست ۲۰۱۱ء

۱۳/ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

مکتوب حضرت عبدالرحیم صاحب اشعر

گرامی خدمت جناب عبدالوحید صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مزاج گرامی۔

آپ کے خط اور سکلو سٹائل شدہ کاغذ ملا جس میں حضرت مولٰنا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم اور ان کے فرزند ارجمند کی گرفتاری کا معلوم ہوا۔ پوری جماعت کو اس کا افسوس اور دکھ ہوا۔ خداوند تعالیٰ حضرت قاضی صاحب کو ان مصائب کے برداشت کرنے کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ ہماری حکومت کو بھی اللہ تعالیٰ فراست دے کہ دوست دشمن کی تمیز کرے یا کم از کم روافض کے ساتھ ترجیحی سلوک اور اہل سنت کے ساتھ یہ بدسلوکی انتہائی افسوس ناک ہے۔

آپ نے سنا ہوگا ہمارے ناظم اعلیٰ کو بھٹو حکومت کی تعریف کرنے پر ۱۲ دن جیل میں رکھا۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۴ء کو ضمانت ہو گئی ہے۔ خیر اللہ تعالیٰ ہمیں ان مصائب کے برداشت کی توفیق دے۔

پروگرام کے بارے میں عرض ہے کہ اتنا قریب دس محرم تک تو خود ہمارے پاس گنجائش نہیں۔ بلکہ ہماری بعض مخصوص جگہیں جہاں اہلسنت کے مبلغ کا جانا ضروری تھا خالی رہی۔ البتہ پروگرام

بعد ۱۰ محرم کے قطع برید کر کے مولانا قاضی محمد اللہ یار صاحب ۱۲ محرم تک آپ کے پاس تشریف لائیں گے۔ ۱۳ محرم سرکال کا پروگرام پورا کر دیں گے۔ اس کے بعد جماعتی پروگراموں پر ان کو واپس ہونا ہے۔ نیز مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب ۱۹ محرم شام تک آپ کے پاس تشریف لے آئیں گے۔ ۲۰ محرم سے ۲۴ تک آپ کے پاس تشریف فرما رہیں گے۔ ۲۴ بعد ظہر تقریر کرا کے فوراً واپس کرنا ہو گا۔ پروگرام بہت دور ہے جو دو ماہ قبل کا طے شدہ ہے۔ اس لیے آپ کے پروگرام بھی پورے ہو جائیں گے اور ہمارا کام نہ بگڑے گا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

امید ہے پوری جماعت خیر و عافیت سے ہو گی۔

حضرت مولانا قاضی صاحب اور شاہ صاحب دونوں حضرات سلام عرض کر رہے ہیں۔

فقط والسلام

احقر الانام عبدالرحیم اشعر

مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

تغلق روڈ ملتان

۵ محرم ۱۳۹۷ھ، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء

مکتوب حضرت عبدالقیوم حقانی صاحب

باسمہٖ تعالیٰ

برادر محترم حافظ عبدالوحید حنفی زید مجدکم

سلام مسنون!

عید مبارک کے موقعہ پر آپ کے گراں قدر تھنیت نامہ سے عزت افزائی ہوئی۔ شکریہ قبول فرمایئے۔ اس سے قبل مفصل عریضہ لکھ چکا ہوں۔ جواب (بالخصوص اسعد گیلانی کی مترجم یا مقدمہ نگاری والی کتاب کے اغلاط کی نشاندہی) کا شدید منتظر ہوں۔

امید ہے کہ مزاج بالخیر ہوں گے۔

حضرت اقدس امیر محترم سے سلام مسنون عرض ہے اور دعا کی درخواست۔ والسلام

عبدالقیوم حقانی

دفتر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۰ ستمبر ۱۹۸۵ء

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت عبدالرحیم اشعر صاحب

برادر محترم عبدالوحید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گرامی نامہ مرسلہ ملا۔ حضرت قاضی اللہ یار صاحب چنیوٹ ہیں۔ ان شاءاللہ بھیں کی سنی کانفرنس پر ضرور تشریف لائیں گے۔ حضرت قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں تسلیمات مودبانہ قبول ہوں

احقر عبدالرحیم اشعر

مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

تعلق روڈ ملتان

۲۰ محرم ۱۳۹۹ھ، ۲۲ دسمبر ۱۹۷۸ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب گرامی مولانا محمد معاویہ امجد مخدوم پوری

۱۳ ذی الحجہ شریف ۱۴۱۵ھ

۱۸ مئی ۱۹۹۵ء

بخدمت شریف اخونا فی اللہ تعالیٰ حضرت حنفی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد سلام و آداب یہ سن کر نہایت ہی افسوس ہوا کہ آں محترم کو

شریک حیات داغ مفارقت دے گئیں۔فانا للہ وانا الیہ راجعون!
آپ کو اللہ تعالیٰ صبر و عظیم اجر عطا فرماویں اور مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے قبر کو روضۃ الجنۃ بنائیں۔ آمین۔ یہ مراقبہ کرلیں کہ

(۱) ہم سب اللہ کے ہیں، ہمارا کوئی نہیں، کچھ نہیں۔مالک کی مرضی امانت جب تک رکھوائے۔ مالک کا احسان کہ چند ایام اپنی امانت کے استعمال کا اختیار دیا۔ لیکن اصل ہمہ قسم کے تصرّفات کا اصل مالک کو حق ہے!

(۲) پھر وہ امانت ہمیشہ کے لیے بچھڑ نہ گئی ہے، ہمیشہ کے لیے چھن نہ گئی ہے، ناقابل ملاقات (واپسی) صورت نہ ہوئی ہے، بلکہ اسی راہ منزل و نقوش پر ہم نے بھی جانا ہے۔ پیچھے رہنے والے نے پہلے جانے والے سے مل جانا ہے۔ دنیا سے بہتر، ہر غم سے پاک ٹھکانہ، خطرۂ جدائی سے بے غبار ملاپ حاصل ہو جانا ہے۔ بلکہ وہی اصل گھر اور ٹھکانہ ہے۔ یہ دنیا تو قید خانہ ہے، قیدی کو قید میں خوشی نہیں ہوتی۔ جب تک باعزّت بری ہو کر گھر نہ پہنچ جائے۔ ہمارا اصلی آبائی (آدمؑ و حوّاؑ اوّل والدین کے لحاظ سے) وطن مألوف و قیام گاہ جنّت ہے، تو نقل مکانی ہے۔ عارضی، فانی گھر کو چھوڑ کر دائمی پر سکون محل میں پہنچ گئے، ہر مؤمن، مؤمنہ کے لیے دخول جنّت کا حسن

ظن ہی ہونا چاہیے تو آخر میں یہ کہتے ہوئے اس بے ساختہ بے جوڑ لکیروں کو ختم کرتے ہوئے اجازت چاہوں گا کہ

لوگ کہتے ہیں ابوبکر کی امّی مَر گئی
میں یہ کہتا ہوں کہ وہ صاحبہ گھر گئی!

ترجمہ دیکھ لیں انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کا۔ تاہم طبعی فطرتی (شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے) اظہارِ حزن کی گنجائش ہے، لیکن صبر و رضا اعلیٰ مقام ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ انّما یوّفی الصابرون اجرھم بغیر حساب کا مصداق بنائیں۔ شریک غم، رضاء مولیٰ کا طالب

حضرت والد صاحب مدظلہ' سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور دعاء گو ہیں۔ طلبہ بھی دعاء گو ہیں۔

سب کو سلام، ابو بکر کو دعاء و پیار و سلام۔

دعاء جو و دعاء گو

احقر محمد معاویہ عفا اللّٰہ عنہ

مکتوب حضرت حافظ مہر محمد میانوالی

بسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

محترم مولانا حافظ عبد الوحید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے حضرت قاضی صاحب مدظلہٗ اور آپ دفتر کے سب حضرات خیریت سے ہوں گے۔ میں بھی بحمداللہ خیریت سے ہوں۔ اور انڈیا سے ہو آیا ہوں، ۱۴ کو گیا تھا، ۲۹ مئی ۱۹۸۶ء کو واپس آیا۔ ۲۴، ۲۵ کو بہانی میں جلسہ تھا، دو راتیں خوب تقریر ہوئی۔ آخری دن تین گھنٹے کی تقریر جو رد تشیع میں فیصلہ کن تھی، بہت پسند کی گئی اور کیسٹیں بھری گئیں۔ اللہ منظور فرمائے۔

لکھنؤ بھی گیا۔ حضرت مولانا عبد الشکور صاحب کے پوتے مولانا عبد العلیم ولد عبد السلام صاحب آج کل جانشین ہیں۔ "ندائے سنت" نکلتا ہے۔ اور "البدر" بھی جسے مولانا امام اہل السنت کے بھتیجے کے صاحبزادے مولانا عبد العلی صاحب نکالتے ہیں۔

سات (۷) سال سے لکھنؤ میں محرم کے جلوس وغیرہ قطعی بند ہیں۔ اور اب اہل سنت کی اچھی پوزیشن ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس دفعہ خلاف معمول آپ کا حساب لیٹ ہو گیا۔

چوں کہ سفر وغیرہ کی تیاری تھی، معذرت خواہ ہوں۔ ۶۰ عدد تحفۃ الاخیار (۱۰۰ روپے) کے عوض جہلم کے جلسہ پر بھیج دیا تھا۔ اور بقیہ ۳۰۰ کے عوض اپنا نماز چارٹ، مسائل ۵۰ عدد (۱۸۸ روپے) اور بقیہ ۴ عدد شیعہ سے ۱۰۰ سوالات (۴x۳=۱۲ روپے) دو پیکٹوں میں روانہ کر رہا ہوں۔ رمضان کے سیزن میں ان شاء اللہ نکل جائیں گے۔

آپ کا حساب یہ تھا:

چارٹ حق چار یار: ۱۰۰ عدد (۲۰۰)،

سنی مذہب حق ہے: ۲۰ عدد (۱۰۰ روپے)،

خارجی فتنہ: ۲۰ عدد (۱۰۰ روپے)

حضرت قاضی صاحب مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ سلام و آداب عرض کریں۔ اور دعا کی درخواست کریں۔

والسلام

آپ کا مخلص مہر محمد

خطیب جامع نور باوا نمبر ۱ گوجرانوالہ

۴ جون ۱۹۸۳ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت محمد اسحاق صدیقی غفرلہٗ

باسمہٖ تعالیٰ

مدرسہ الاسلامیہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۴

۱۸/اپریل ۱۹۷۰ء

مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گرامی نامہ موصول ہوا۔ میں علیل ہو گیا تھا اس لیے جواب میں تاخیر ہو گئی۔ آپ نے جواب لکھنے میں سہولت کے لیے طلبہ سے حوالہ تلاش کرانے کی جو صورت تجویز کی ہے، وہ میں بھی سوچ سکتا تھا۔ مگر چوں کہ عملاً ممکن نہیں، اس لیے کبھی ادھر التفات نہ کیا۔ مجھے جو کام کرنا ہے، تنہا ہی کرنا ہے۔ آپ حالات سے ناواقف ہیں، اس لیے مشورے دے رہے ہیں۔

جو کام کر رہا ہوں ان میں کوئی بھی قابل التوا نہیں، سب ضروری ہیں۔ آخری بات یہ عرض ہے کہ فی الفور تو اس کام کے لیے وقت نہیں نکال سکتا۔ اب تک مجھے اتنی مہلت بھی نہیں مل سکی کہ اس کے چند صفحات دیکھ لیتا، پوری کتاب دیکھنا تو کجا۔ کتاب رکھی ہے تو جب موقع نکلے گا بقدر فرصت ان شاء اللہ اس پر وقت صرف کروں گا۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کتنی مدت لگے گی۔ اگر آپ مولانا محمد تقی صاحب سے یہ کام لینا چاہتے ہیں تو انہیں براہ

راست تحریر فرمائیں۔ مزید یہ کہ اس کتاب کو زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت نہیں، اہل باطل لکھ ہی کیا سکتا ہے؟

سوائے اس کے کہ خیانت، فریب کاری اور مغالطہ اندازی سے کام لیا ہو۔ ایک ہی آدھ صفحہ پڑھنے سے اس کا اندازہ ہو گیا۔ اور کیا کہہ سکتا ہے۔ "آفتابِ ہدایت" میں نے دیکھی نہیں، مگر یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو پڑھا لکھا آدمی اسے دیکھ کر اس کا مقابلہ اس جواب سے کر لے گا۔ وہ کبھی شیعی لغویات کے اس پلندے سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ جب شیعوں نے برس ہا برس کے بعد آفتاب ہدایت کا جواب لکھا ہے تو اگر ہماری طرف سے جواب الجواب میں دو ایک سال لگ جائیں تو کیا مضائقہ ہے۔

مولانا نور الحسن صاحب بخاری کا تازہ اعلان غالباً نظر سے گزرا ہو گا۔ بحمد للہ اطمینان بخش ہے۔ اور الحمد للہ کہ ہمارا ان کے درمیان اختلاف ختم ہو گیا۔

خدام اہل سنت کے گرفتار شدہ ارکان و ممبران کی رہائی کی خبر پہلے مل چکی تھی، بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مقدمہ میں فتح مبین نصیب فرمائیں۔ آمین۔ والسلام

احقر محمد اسحاق صدیقی غفرلہٗ

۱۰ صفر ۱۳۹۰ھ

خادم اہل السنۃ حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت محمد معاویہ صاحب امجدؔ

بگرامی خدمت برادرِ محترم جناب حضرت
حافظ عبدالوحید حنفیؔ صاحب زید مجدکم و فضلکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ‘! بعد سلام مسنون و نیاز مقرون گزارش ہے کہ ان شاء اللہ العزیز ۱۲ ربیع الاول شریف رحمۃ للعالمین ﷺ کانفرنس میں قدم بوسی کے لیے حاضری کی سعادت حاصل کروں گا۔ حضرت والدِ گرامی مدظلہ‘ العالی بہت بہت سلام و دعائیں پیش فرما رہے ہیں۔ میں تو اپنے آشیانہ کے دروازہ پر نظریں جمائے بیٹھا ہوں کہ کب آپ کو فرصت ملے اور تشریف لائیں؟

کبھی تو لائے گی باد صبا پیام اُن کا
ہوا کے رُخ پر نشیمن بنائے بیٹھا ہوں

حضرت اقدس سید و مرشد قدس سرّہ کے ایک گرامی نامہ کی فوٹو کاپی ارسال ہے۔ میں نے حضرتِ اقدسؒ سے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ میرے والد گرامی مدظلہ‘ فرماتے ہیں کہ پیر خورشید احمدؒ کے پاس روحانی جتنے کمالات تھے، وہ سارے صرف اور صرف حضرتِ والاؒ کو سونپ کر گئے ہیں۔...... لہٰذا آپ قطبِ تکوین بھی ہیں تو طالبان کی خلافتِ اسلامیہ کے استحکام کے لیے روحانی تصرّف فرمادیں؟ تو

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرتؒ نے جہاں میرے دیگر مندرجات کے جواب ارشاد فرمائے وہاں حضرت پیر خورشید احمدؒ کے بارہ قطب تکوین ہونے کی تائید فرمائی اور اپنے لیے صرف تکوینیاتؔ کی نفی فرمائی۔ باقی ولایت کے کسی درجہ کی نفسِ قطبؔ کی بھی تردید نہیں فرمائی۔ کیوں کہ قطب، قطب الاقطاب اور پھر قطب کے پاس اضافی چارج تکوینی وغیرہ جس کی تقرری غوثؔ کرتا ہے وغیرہ کی کسی روحانی عالی مرتبہ اور مرشد کامل اور مشائخ چشتیہ بسلسلہ عالیہ مدنیہ کے طفیل ہماری مغفرت فرماویں۔ وما ذلک علی اللہ لعزیز۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ و آلہ وسلم

فقط آپ کا بھائی

محمد معاویہ امجدؔ

جامعہ زکریا مخدوم پور پہوڑاں

ضلع خانیوال

۷/اپریل ۲۰۰۴ء

(حضرت والد گرامی مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مدظلہ' قطب تکوین پیر خورشید احمدؒ کے مجاز ہونے کے ساتھ ساتھ) حضرت والد گرامی مدظلہ العالی حضرت مدنی قدس سرہ کے تلمیذِ رشید و مسترشد خاص ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث کیا۔ دین

پور شریف، رائے پور شریف، حضرت لاہوریؒ، حضرت تھانویؒ (حضرت الشیخ مدنی) حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ تمام گزشتہ صدی کے مشائخ نظام سے فیض حاصل کیا۔ اس وقت جماعت، تحریک خدام اہل سنت میں والد گرامی مدظلہٗ سے علم، عمل، عمر میں کوئی بھی بڑا نہیں ہے۔ **فَللّٰہ الحمد و الشکر**

تحریک خدام اہل سنت کی جب بنیاد رکھی گئی اور پیر خورشید احمدؒ کو حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ نے سرپرست بنایا۔ اس پہلے کنونشن میں پیر خورشید احمدؒ کو لانے والے اور تحریک کے بنانے میں اہم کردار ادا کرنے والوں میں والد گرامی مدظلہٗ کا نام نامی سر فہرست ہے۔

ذلک فضل اللہ یوتی من یشاء فقط و اللہ اعلم و علمہ اتم۔

بہرحال یہ باتیں تو پدرم سلطان بود والی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ میں سب سے زیادہ آپ کی روحانی توجہات کا مستحق ہوں۔ ادعیہ صالحہ اوقات مخصوصہ مثل محمد ابوبکر سلمہٗ یاد کرتے رہا کریں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔

جملہ احباب ورفقاءِ کار کو سلام

دستخط امجد معاویہ مظہری چشتی صابری

۷/ اپریل ۲۰۰۴ء

مکتوب بنام مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہ

محترم ومکرم جناب حضرت مولانا عبد القیوم صاحب حقانی مدظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت ۱۷ قلم و کتاب نمبر ملا، پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ آپ نے اداریہ میں درست فرمایا ہے کہ:

”عالم اسلام کی بیداری، تحریک و تنظیم، وحدت و اتحاد اور نشاۃِ ثانیہ میں علم و قلم، مطالعہ کتاب اور فروغِ ادب ایک موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے ارباب فضل و کمال، ارباب علم و دانش، دانشوروں، علماء و فضلاء اور ادبی و فنی سیادت کو علمی و فکری قیادت کی ذمہ داری بہر صورت قبول کرنی چاہیے۔ اگر ہم نے یہ ذمہ داری قبول نہ کی تو ملت کو نقصان پہنچے گا۔ امت کو بھی اور نئ تعلیم یافتہ نسل کو بھی“۔ (ماہنامہ القاسم ج ۱۵ شمارہ ۸ تا ۱۰۔ ستمبر تا نومبر ص ۳)

(۲) اس جذبہ سے تمام مکاتب فکر کے اہلِ علم اور اہل قلم اپنی تقریر اور اپنی تحریر میں اپنے اپنے مکاتب فکر سے منسلک نوجوانوں کی فکری ذہن سازی کر رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ان شاء اللہ قیامت تک

جاری رہے گا۔

(۳) بندہ نے جب اس دنیا میں قدم رکھا تو خوش قسمتی سے وہ ایک ایسا گھرانہ تھا جو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب فاضلِ دیوبند خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا معتقد ہو چکا تھا۔ جبکہ ہمارے خاندان کی اکثریت بریلوی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتی تھی۔ اور ہمارے دادا استاذ عبدالحکیم صاحب بھی اسی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن خوش قسمتی سے ہمارے تایا استاذ عبدالحلیم صاحب نے جب علمائے دیوبند سے فیض پایا تو اس مسلک کو اپنایا۔ اس کے نتیجے میں ہمارے والد استاذ عبدالرشید صاحب جو کہ حاجی عبدالکریم صاحب عید گاہ راولپنڈی والوں کے خلیفہ مولانا فضل احمد صاحب کے مرید تھے، جو کہ بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن تایا استاذ عبدالحلیم صاحب کی ترغیب پر علمائے دیوبند کے مسلک کو نہ صرف اختیار کیا بلکہ دارالعلوم دیوبند کے چندہ دہندگان میں شامل ہو کر ماہنامہ پرچہ "دارالعلوم دیوبند" بھی جاری کرایا۔ جس کا شمارہ نمبر ا بھی بندہ کے گھر میں موجود ہے۔ اس طرح والد صاحب لکھنؤ سے شائع ہونے والے ماہنامہ الفرقان جو حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ شائع کرتے تھے، بھی جاری کرایا ہوا تھا۔ اور ندائے ملت

جو کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی شائع کرتے تھے۔ ہفت روزہ خدام الدین جو کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری چھپواتے تھے، ہمارے گھر آتا تھا۔ ان کے مطالعہ سے یعنی اکابر علمائے دیوبند کے قلم سے لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ سے بندہ کی فکری اور ذہنی تربیت ہوئی۔ جس کے نتیجے میں بندہ نے بچپن ہی سے مسلک دیوبند کو اختیار کیا اور دس بارہ سال کی عمر میں ہی اکابر علمائے دیوبند کے کئی رسالے اور کتابیں پڑھنے کی سعادت حاصل کرلی۔

(۴) بندہ ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء مطابق ۱۱ رجب ۱۳۶۸ھ بروز بدھ بوقت دوپہر دنیا میں آیا۔ اور والد مرحوم کی ڈائری کے مطابق یہ قلمی تحریر ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی نظر سے گزری۔ اس سے قلم اور کتاب کی اہمیت معلوم ہوئی۔ اگر وہ اپنے قلم سے اپنی ڈائری میں یہ نہ لکھتے تو پھر اندازہ سے ہی عمر کا تعین کرنا پڑتا۔ بندہ کے والد صاحب کا معمول تھا کہ وہ اپنی ڈائری میں روزمرہ کے واقعات روزانہ لکھ لیتے تھے۔ اسی ڈائری سے ہمیں معلوم ہوا کہ:

۲۹ فروری ۱۹۵۲ء مطابق ۲ جمادی الثانیہ ۱۳۷۱ھ بروز جمعہ دارالعلوم حنفیہ چکوال کی ابتداء کی گئی اور امدادیہ جامع مسجد میں اس کا افتتاح ہوا۔ اور تقریر کے لیے حضرت مولانا عبدالحنان

صاحب خطیب جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی سے بلائے گئے۔ اور اس سے اگلے جمعہ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء مطابق ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۷۱ھ کو مرکزیہ امدادیہ جامع مسجد پنڈی روڈ چکوال میں تقریر کے لیے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کو بلایا گیا۔ آپ نے قیام بھی صوفی عبدالرشید صاحب کے پاس مرکزیہ امدادیہ مسجد میں ہی کیا۔ اور ۸ مارچ ۱۹۵۲ء کو صبح کی نماز بھی پڑھائی اور درس قرآن بھی دیا۔

(۵) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ نے امدادیہ جامع مسجد میں ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء مطابق ۳ جمادی الثانیہ ۱۳۷۴ھ کو جمعہ کے موقع پر تقریر فرمائی اور جامعہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال کی بنیاد رکھی۔

بندہ کو یہ منظر آج تک یاد ہے۔ جب کہ بندہ کی اس وقت عمر ۵ سال، ۸ ماہ اور ۱۷ دن تھی۔ اس طرح بچپن میں اکابر علمائے دیوبند سے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی مجلس میں بیٹھنا نصیب ہوا۔ اور ان کی عقیدت نصیب ہوئی۔

(۶) جامعہ اظہار الاسلام کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۹۵۶ء میں جب ہوا تو اس میں بڑے بڑے اکابر تشریف لائے۔ جن میں علامہ خالد محمود صاحب کا آنا یاد ہے۔ اور مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کا تقریر

کرنا یاد ہے۔ اسی طرح ۱۹۵۷ء میں جب سالانہ دوسرا جلسہ ہوا، اُس کا منظر بھی آج تک یاد ہے۔

(۷) بندہ نے کتب و حفظ قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی جاری رکھی۔ اور جامعہ اظہار الاسلام کے شعبہ کتب میں تعلیم ساتھ ساتھ حاصل کرتا رہا۔ اور ۱۴ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد لاہور میں جاکر تین کتب خانوں میں کام شروع کیا۔ یہ کتب خانے بندہ کے بڑے بھائی حافظ عبدالمجید صاحب نے اردو بازار لاہور میں شروع کیے تھے۔

(۱) ادارہ بزم اشاعت (۲) مکتبہ ندائے حرم (۳) ادارہ حنفیت

ادارہ بزم اشاعت کے تحت پہلی کتاب ”اشاعتِ اسلام“ دنیا میں اسلام کیوں کر پھیلا؟“ مؤلفہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی (سابق مہتمم و مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند) چھپوائی اور بندہ کا اس کی اشاعت میں ایک حصہ تھا۔ لاہور کے کتب خانوں میں جاکر اس کے نسخے اشاعت کے لیے رکھتا تھا اور ارزاں ایڈیشن شائع کرکے اس کی اشاعت کی۔ اور بچپن میں اس کتاب کے مطالعہ سے اشاعتِ اسلام کا ایک جذبہ پیدا ہوا اور ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ آج ۶۴ سال ہجری کے حساب سے بندہ کی عمر ہو چکی ہے۔ ابھی تک وہ جذبہ اللہ نے قائم رکھا ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ

موت تک یہ جذبہ قائم رہے۔ لیکن یہ کتاب اب عام طور پر نایاب ہے۔ بڑی کتاب ہے اور بڑی کتابیں طلبہ اکثر خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور بڑی کتابیں علماء کی لائبریری کی زینت ہوتی ہیں۔ اس کی شدت سے یہ کمی محسوس ہو رہی ہے۔ نوجوان طلبہ کو چھوٹے چھوٹے رسالوں میں اکابر کی تصانیف سے اقتباسات نقل کر کے مطالعہ کے لیے مہیا کیے جائیں، تاکہ طلبہ کو معلوم ہو کہ ہمارے اکابر نے اشاعت اسلام کے لیے کیا کیا خدمات انجام دیں اور "دنیا میں اسلام کیوں کر پھیلا"۔ بات لمبی ہو گئی، مختصر کرتا ہوں۔

(۸) ماہنامہ قلم و کتاب نمبر میں "تعارف و تبصرہ کتب" کے عنوان سے آپ کے قلم سے کتابوں پر تبصرے بھی ماشاء اللہ بہت مفید شائع ہوئے ہیں۔

خاص کر آپ نے بندہ کی مرتب کردہ کتاب "غزوہ بدر تک کی مہمات اور جنگ بدر" کے بارے میں درست لکھا ہے کہ:

مختلف عنوانات پر مختصر کتابیں تصنیف کر کے شائع کرتے ہیں، جن کا اپنا ایک فائدہ ہے کہ موضوع سے دلچسپی رکھنے والا ایک آدھ نشست میں مطالہ کر لیتا ہے۔ مگر نقصان یہ ہے کہ کتابوں کے اس قدر لمبے ناموں کا رواج نہیں رہا۔

آپ نے درست لکھا ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ مختصر نام تجویز کر کے رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

آپ نے اسی کتاب کے تبصرہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

حافظ صاحب کا زیرِ مطالعہ رسالہ "تاریخ اسلام دنیا میں اسلام کیسے پھیلا" کے سلسلے کا چوتھا حصہ ہے۔ ظاہر ہے یہ سلسلہ لمبا چلے گا۔ حافظ صاحب کو مشورہ ہے کہ اپنی تصنیف مکمل کرلیں اور بتائیں کہ ان کی نظر میں اسلام کیسے پھیلا؟

آپ کے فرمان کے مطابق ان شاء اللہ یہ سلسلہ جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

الحمدللہ یہ سلسلہ تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ اور کمپیوٹر پر کتابت بھی سلسلہ نمبر ۴۰ تک مکمل ہو چکی ہے۔ اور یہ سلسلہ فی الحال حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت تک مکمل کیا ہے۔ آگے تاریخ اسلام میں جو کچھ لکھا ہے وہی کافی ہے۔ کیوں کہ تاریخ اسلام میں عہد صحابہؓ تک کا خلاصہ اور دفاع آج کل ضروری ہو گیا ہے۔

اس لیے تاریخ اسلام کی تلخیص میں یہ پہلو اختیار کیا ہے کہ مؤرخین نے تاریخ کے حوالوں کے نقل کرنے میں، دفاع صحابہؓ کا پہلو بعض جگہ اختیار نہیں کیا جس سے شیعہ مؤرخین نے غلط ذہن بنایا ہے۔ عام تاریخ اسلام پر جو اردو تصانیف مشہور عام ہیں، ان

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

میں مشاجرات صحابہؓ کے سلسلہ میں چند پہلو نظر انداز ہو گئے۔ جن کے جواب عام رسالوں اور کتابوں کی صورت میں تو ملتے ہیں لیکن "تاریخ اسلام" کے عنوان سے جب سکولوں اور کالجوں اور دینی مدارس کے طلبہ کسی بھی بڑی تاریخ کی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ پریشان ہوتے ہیں، جب صحابہؓ کے خلاف پڑھتے ہیں۔ دراصل یہ مختصر رسالے صرف علماء کے لیے نہیں بلکہ بندہ نے سکولوں، کالجوں اور دینی مدارس کے طلبہ کے لیے مرتب کرنے کا سلسلہ شروع کیا، تاکہ وہ یہ پڑھ کر اندازہ لگائیں کہ صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدینؓ نے دنیا میں اسلام کیسے پھیلایا۔ تاکہ روافض کے اس پروپیگنڈا کہ "صحابہؓ کی فتوحات نے اسلام کو بدنام کیا" کارد بھی ہو جائے۔ اور تاریخ کی بڑی کتابوں میں جو غلط من گھڑت واقعات ہیں، ان کا جواب بھی آ جائے۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے ماہنامہ حق چار یار اگست ۱۹۹۴ء میں لکھا تھا:

"دنیا میں اسلام کیوں کر پھیلا":

نصاریٰ اور یہود وغیرہ اعدائے اسلام نے یہ پروپیگنڈا عام طور پر پھیلایا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ حتیٰ کہ اہل تشیع بھی خلفائے راشدینؓ کے دور کے متعلق یہی راگ الاپتے ہیں۔ چناں چہ شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین ڈھکو نے بھی لکھا ہے کہ:

ثلاثہ کی فتوحات نے اسلام کو بدنام کیا۔[1]

اور ثلاثہ سے مراد شیعوں کے نزدیک حضور ﷺ کے پہلے تین خلفائے راشدین ہیں۔ یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ڈھکو صاحب نے تو اپنے قلبی بغض و عناد کا اظہار بھی کیا۔ حالاں کہ مذکورہ فتوحات میں حضرت فاروق اعظمؓ کا فرمان یہی تھا کہ رومی قیدی یا تو مسلمان ہو جائیں یا وہ جزیہ دے کر ذمی بن کر رہیں۔ یہ فتوحات اسلام کو بدنام کرنے والی ہیں یا اسلام کی حقانیت کا سکہ بٹھانے والی ہیں؟

علاوہ ازیں ڈھکو مجتہد سے ہمارا سوال یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے دورِ خلافت میں جنگ جمل اور جنگ صفین کے دوران کیا تلوار نہیں چلائی تھی کہ جس میں فریقین کے ہزارہا افراد مقتول ہوئے۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ کے متعلق شیعہ مجتہدین کیا رائے قائم کریں گے؟

(۲) حضرت قاضی مظہر حسینؒ صاحب نے آگے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے ارشاد کا خلاصہ لکھا ہے:

کفار کی طرف سے کفر و شرک اور ظلم و ستم کی وجہ سے جو فساد اور

---

1 بحوالہ تجلیاتِ صداقت۔ قدیم و جدید ایڈیشن۔ مؤلفہ محمد حسین ڈھکو۔

بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اس کو مٹانے کے لیے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر وہ اسلامی حکومت میں پر امن ہو کر رہیں تو ان پر جزیہ (ٹیکس) عائد کیا گیا ہے۔ لیکن اسلام لانے سے پہلے کافروں کا نقصان ہلکا ہے بہ نسبت اس فساد کے جو اسلام چھوڑنے کے بعد کوئی مرتد شر پھیلا سکتا ہے، یہ فساد اس پہلے فساد سے زیادہ سخت ہے۔

کیوں کہ مرتد کے اندر اسلام کی عداوت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور اس سے جنگ اور قتال کا زیادہ اندیشہ ہے۔ جس میں زیادہ شر اور نقصان ہے۔

اس لیے اس شر اور فساد کی روک تھام کے لیے اس کا قتل تجویز کیا گیا، لیکن اگر کوئی عورت اسلام سے مرتد ہو جائے تو اس کے لیے قتل کی سزا نہیں ہے۔ ماشاء اللہ اسلامی شریعت کائنات کے لیے رحمت ہی رحمت ہے۔ ظلم و فساد کا مٹانا بھی ایک رحمت ہے۔

.... الخ۔ (ماہنامہ حق چار یار لاہور ج ۷ ش ۲۔ اگست ۱۹۹۴ء)

آپ نے درست فرمایا ہے: "دنیا میں اسلام کیسے پھیلا" اس موضوع پر اکابر علماء کی ایک سے زائد تصانیف موجود ہیں۔ اگر حافظ صاحب کے پاس مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی (مہتمم و مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند) کی تصریحات سے زیادہ کچھ ہے تو اس سلسلے کو آگے بڑھائیں۔............ الخ

اس سلسلہ میں آپ نے درست فرمایا ہے۔ اس میں علماء کے لیے واقعی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیوں کہ علمی سب حوالے اکابر نے اپنی اپنی تصانیف میں یکجا کر دیے ہیں۔ وہی ہم سب کے لیے شافی وکافی ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ بعض اکابر کی بڑی بڑی کتابیں اب لائبریریوں کی زینت تو ہیں، علماء کو جب کسی عنوان کی یا حوالہ کی ضرورت پڑے تو کام دیتی ہیں۔ لیکن جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے اندر اسلامی تعلیمات اور تاریخ اسلام کا خلاصہ ایسا پیش کرنا، جن سے اُن کے شکوک و شبہات دور ہوں اور روافض و خوارج اور جدید نظریات پھیلانے والے ملحدوں کو لاجواب کر سکیں، ضروری ہے۔

مذکورہ کتاب اشاعت اسلام "دنیا میں اسلام کیوں کر پھیلا؟" خود میں نے آج سے نصف صدی قبل مطالعہ کی۔ بلکہ خود ارزاں اڈیشن جو کہ غالباً اس وقت ۶ روپے میں عوام کو مہیا کیا گیا تھا۔ غالباً ایک ہزار تعداد چھپوائی تھی اور غالباً پاکستان میں اس وقت ۱۹۶۴ء میں پہلی اشاعت تھی۔ اب میرے پاس ریکارڈ نسخہ بھی نہیں ہے۔ کتب خانوں سے معلوم کرایا ہے، فی الحال ملا نہیں۔

ان شاء اللہ آپ کے فرمان کے مطابق مل گیا تو دوبارہ مطالعہ کر کے اس سے بھی ضروری اقتباسات، تاریخ اسلام "دنیا میں

اسلام کیسے پھیلا" سے درج کر دیے جائیں گے۔ گو بندہ کا مضمون مکمل ہو چکا ہے۔ اور تقریباً کتابت بھی مکمل ہو چکی ہے۔ صرف رسالوں کی صورت میں طلبہ کی سہولت کے لیے وقفہ وقفہ سے اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔

اور تقریباً بندہ کے رسالے اکثر مفت ہی طلبہ میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ کیوں کہ علماء کو اکثر ضرورت نہیں ہوتے۔ ان کے پاس پہلے بڑی بڑی کتب ان عنوانات پر موجود ہوتی ہیں۔ لیکن دینی مدارس کے طلبہ اکثر ان کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن رقم نہ ہونے کی وجہ سے خرید نہیں سکتے۔ اس لیے جب ان کے شوق کو دیکھا جاتا ہے تو یہ کتب ہدیہ کر دی جاتی ہیں۔ جس سے ان کی معلومات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور دیگر فرقوں سے بحث کے دوران یہ رسالے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ صرف طلبہ اور عوام کو مد نظر دیکھ کر یہ سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔

ان مذکورہ حالات میں اگر مناسب ہو تو سلسلہ جاری رکھا جائے۔

اور اگر مناسب نہ ہو تو پھر آپ کی رائے واقعی درست ہے کہ:

اس خامہ فرسائی کا فائدہ؟ واقعی کچھ نہیں ہے۔

آپ کے تبصرہ سے بندہ کو خوشی ہوئی کہ اس سلسلہ میں بندہ کی آپ نے مفید راہنمائی کی۔ آپ کے دو سالہ جامعہ اظہار الاسلام

میں تدریس کے دوران بندہ نے آپ سے بہت کچھ علمی چیزیں پڑھیں۔ آپ کے درسِ قرآن میں جو آپ شہریوں کو دیا کرتے تھے، اس میں شمولیت کی سعادت بھی بندہ کو نصیب ہوئی۔ اس بناء پر بندہ آپ کا شاگرد بھی ہے۔

اور اپنے اساتذہ میں آپ کو بھی شمار کرتا ہے کہ دو سال آپ سے درسِ قرآن کے دوران علم حاصل کرنے کی اور ترجمہ قرآن پڑھنے کی اللہ نے توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا نصیب کریں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور آئندہ بھی بندہ کی رہنمائی کرتے رہیں۔

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اب سلسلہ ۳۰ کے تحت "غزوہ احد" پر کتاب مکمل ہو چکی ہے، اشاعت باقی ہے۔ کتابت کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ارسال ہے، تا کہ اشاعت سے پہلے آپ نظر ثانی کر کے مفید مشورہ سے رہنمائی فرمائیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام طالب دعا

خادم اہل سنت عبد الوحید حنفی

اوڈھر وال۔ تحصیل و ضلع چکوال

۱۰ ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ

۱۹ اکتوبر ۲۰۱۱ء

بروز اتوار۔ وقت پونے دو بجے دن

مکتوب مولانا عبد القیوم حقانی بنام راقم الحروف

برادر مکرم حافظ عبد الوحید حنفی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مزاج شریف،

آپ کی دلچسپ ترین تحریر بے حد نافع معلوم ہوئی۔ پڑھتا رہا اور لطف اندوز ہوتا رہا۔ ایک بار پھر پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

آپ کے مزاج اور طبعی افتاد میں تواضع، انکسار تسلیم و اطاعت ہے۔ الجھاؤ نہیں، سلجھاؤ ہے، محبت ہے، پیار ہے۔ آپ نے اس تحریر سے میرا دل لوٹ لیا ہے۔ حاضر خدمت ہوں گا، آپ کے ہاتھ چومنے کہ آپ کے ہاتھوں نے قلم میں شر نہیں ڈالا، خیر ڈالا ہے۔ اس کی فوٹو کاپی اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ آپ کی یہ ایک تاریخی تحریر ہے، کام آئے گی۔

والسلام

دستخط عبد القیوم حقانی

۱۳/ اکتوبر ۲۰۱۱ء

خادم اہل السنۃ حافظ عبد الوحید حنفی

رائے گرامی مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الرسالہ

برادر محترم حافظ عبد الوحید کی تازہ اشاعت "جنگ احد" کے مسودات کا جگہ جگہ سے مطالعہ کیا۔ آسان زبان، سلیس بیان اور گفتگو کا پیرایہ تفہیمانہ، علماء، دانشور، صحافی، کالم نگار اور گریجویٹ حضرات تو استفادہ کرتے ہی رہیں گے۔ مگر عام تعلیم یافتہ طبقہ، ادنیٰ درجے کے اردو خوان بھی بہ سہولت مطالعہ بھی کر سکتے ہیں اور تربیتی ماحول میں اس کی تعلیم بھی کر سکتے ہیں۔ گھروں میں پڑھ کر سنا بھی سکتے ہیں۔

جہاں سے دیکھا دل نے کہا جاں ایں جا است، مجھے بھی بے حد نفع پہنچایا۔ کئی پڑھی ہوئی باتیں پھر سے نئی آب و تاب کے ساتھ سامنے آگئی ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک حافظ صاحب کے علم میں، عمل میں، قلم میں اور قدم میں برکتیں نازل فرمادے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

عبد القیوم حقانی

۱۵/اکتوبر ۲۰۱۱ء

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

تعارف و تبصرۂ کتب

تعلیمات اسلام از: حافظ عبد الوحید الحنفی
(تبصرہ ماہنامہ القاسم)

تعلیمات اسلام کا یہ مبارک سلسلہ مولانا حافظ عبد الوحید الحنفی کا تحریر فرمودہ ہے۔ جو ہر مسلمان مرد و خاتون کے لیے نافع ہے۔ جس کو پڑھ کر وہ اپنے کردار کو ارفع و اعلیٰ، اپنے اخلاق کو بلند و بالا و پاکیزہ، اپنی زندگی کو روشن و تابناک اور رضائے الٰہی کے مطابق بنا سکے اور خدا پرستی اور دینداری و حق پسندی کا سبق پڑھ سکے۔

اسلامی تعلیمات انسان کے لیے ایک نظام حیات ہے۔ ہماری گذارش ہے کہ اس رسالہ سے کوئی گھر بھی خالی نہیں رہنا چاہیے۔

یہ قسط وار رسالہ حافظ عبد الوحید الحنفی کی علمی، قلمی اور تبلیغی کاوش ہے، جو سلسلہ وار چھپ رہی ہے، موضوع تمام رسائل کا تعلیمات اسلام ہی ہے۔

۳۲ صفحات کا یہ رسالہ کشمیر بک ڈپو تلہ گنگ روڈ سبزی منڈی چکوال سے طلب کیا جا سکتا ہے۔ (دولت خان)

(۱) سیرت رحمت للعالمین ﷺ

مؤلف: حافظ عبد الوحید الحنفی

سیرت نگاری اپنے فن اور لوازم کے اعتبار سے پل صراط پر چلنے کے مترادف ہے۔ عقیدت خانہ سیرت میں گزشتہ چودہ صدیوں میں رنگا رنگ اور بو قلموں تصانیف لکھی گئی ہیں، اور ان میں سینکڑوں کتابیں امتداد زمانہ اور مرورِ ایام کی علمی مباحث کے باوجود اپنا ایک خاص علمی اور تحقیقی مقام رکھتی ہیں۔ ذخیرہ سیرت کی اس فراوانی کے باوجود اس موضوع پر ہر لحاظ سے داد تحقیق دینے کی گنجائش ہے، اور یہ سلسلہ تا ابد جاری رہے گا۔ سیرت کے نام پر بعض اہل قلم نے رطب و یابس کے کیسے کیسے انبار لگا دیے ہیں۔ مگر حافظ عبد الوحید الحنفی کی مختصر، آسان، سلیس اور اثر انگیز "سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ" ان سب میں نمایاں ہے، جیسے ظلمتِ شب میں چاند تاروں کی روشنی۔

کتاب "سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ" چار حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے لے کر وفات تک کی زندگی کا مختصر سا تذکرہ ہے۔ اسلامی تاریخ کا بنیادی ماخذ اور جگہ جگہ اہل تشیع پر ردّ بھی اس کتاب کا حصہ ہے۔ اور آخر میں

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

"فضائل درود شریف" کے نام پر ایک چھوٹا سا رسالہ شامل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بھی کشمیر بک ڈپو چکوال سے دستیاب ہے۔

(عبدالرشید)

(تعارف و تبصرۂ کتب۔ماہنامہ القاسم ج۱۵ شمارہ صفر ۱۴۳۲ھ۔فروری ۲۰۱۱ء)

(۲) تعلیم السالک (سلاسل طیبہ، اربعین نبوی ﷺ)

مرتب: حافظ عبدالوحید الحنفی چکوال

اوڈھروال ضلع چکوال کے مولانا حافظ عبدالوحید الحنفی، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین چکوالی (خلیفۂ مجاز حضرت مدنیؒ) کے دست گرفتہ مریدِ خاص ہیں۔ اور تصوف و سلوک اور دیگر دینی عنوانات پر اپنے پیر و مرشد کی تعلیمات کو عام کرنے کا ذوق رکھتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب در حقیقت دو کتابچوں کا مجموعہ ہے۔ یعنی مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا سلسلۂ طریقت اور اربعین نبوی ﷺ (چہل حدیث) جو کہ تصوف کا ذوق رکھنے والوں کے لیے مفید ہے۔ قیمت کچھ زیادہ ہے۔ ۹۶ صفحات کا کتابچہ ۶۰ روپے میں کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال سے منگوائی جا سکتی ہے۔ (ماہنامہ القاسم، نومبر ۲۰۱۱ء)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

(۳) مناقب آل واصحاب رسول ﷺ

مرتب: حافظ عبدالوحید الحنفی، چکوال

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے کہ اس کتاب کا موضوع پیغمبر اسلام رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات، آپ ﷺ کے صحابہؓ اور آپ ﷺ کے نواسوں حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ کے فضائل و مناقب کا بیان ہے۔ انہی تین موضوعات پر تین عدد کتابچوں کو یکجا کر کے کتابی صورت میں مدوّن کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کی خاص بات سرورق کے دوسری طرف شجرۂ مودت ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ اور اصحابِ رسول ﷺ کی آپس کی رشتہ داریاں ایک نظر میں سمجھی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح صفحۂ آخر پر عہد نبوی ﷺ کی مسجد اور ازواجِ مطہرات اور مشاہیر صحابہؓ کے گھروں کو ایک نقشے کی صورت دے دی گئی ہے۔

زیر نظر کتاب حضراتِ صحابہ کرامؓ کے بارے میں تحریک خدامِ اہل سنت کے ممتاز فلسفہ و نظریہ کی آئینہ دار ہے۔ جو تحریک کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ ۱۲۸ صفحات کی یہ کتاب بھی کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال سے منگوائی جا سکتی ہے۔ (ماہنامہ القاسم، نومبر ۲۰۱۱ء)

(۴) سلوک وطریقت کی حقیقت (تبصرہ ماہنامہ القاسم)

مصنف: حافظ عبد الوحید الحنفی

۸۰ صفحات کا یہ مختصر کتابچہ مسائل تصوف پر حافظ عبد الوحید الحنفی کے رُشحاتِ فکر کا نتیجہ ہے۔ جو مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی (خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ) کے فیض یافتہ ہیں۔ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں منازلِ سلوک، دوسرے میں ذکرِ الٰہی کی فضیلت اور تیسرے حصے میں سوءِ خاتمہ اور حسنِ خاتمہ پر کلام کیا گیا ہے۔ سلوک و تصوف کے شائقین کے لیے مفید ہے۔

رابطہ کے لیے: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال۔

(۵) غزوہ بدر تک کی مہمات اور جنگِ بدر

مرتب: حافظ عبد الوحید الحنفی

حافظ عبد الوحید الحنفی اوڈھروال ضلع چکوال میں علم و تحقیق کی شمع جلائے ہوئے ہیں۔ اور مختلف عنوانات پر مختصر کتابیں تصنیف کر کے شائع کرتے رہتے ہیں، جن کا اپنا ایک فائدہ ہے کہ موضوع سے دلچسپی رکھنے والا ایک آدھ نشست میں مطالعہ کر لیتا ہے۔ مگر نقصان یہ ہے کہ کتابوں کے اس قدر لمبے ناموں کا رواج نہیں رہا، اور غیر دلچسپ سرورق کے ساتھ ایسی کتابیں نظروں میں نہیں

آتیں۔

حافظ صاحب کا زیر مطالعہ رسالہ "تاریخ اسلام" دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟" کے سلسلے کا چوتھا حصہ ہے۔ ظاہر ہے یہ سلسلہ لمبا چلے گا۔ حافظ صاحب کو مشورہ ہے کہ اپنی تصنیف مکمل کر لیں، اور بتائیں کہ ان کی نظر میں اسلام کیسے پھیلا؟ اس موضوع پر اکابر علماء کی ایک سے زائد تصانیف موجود ہیں۔ اگر حافظ صاحب کے پاس مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ (مہتمم و مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند) کی تصریحات سے زیادہ کچھ ہے تو اس سلسلے کو آگے بڑھائیں اور اگر آخر کار مولانا مفتی حبیب الرحمٰن عثمانی کی ہی ہاں میں ہاں ملانی ہے تو اس خامہ فرسائی کا فائدہ؟

پیپر بیک پر ۱۱۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال سے ۷۰ روپے میں دستیاب ہے۔[1]

[1] تعارف و تبصرۂ کتب۔ ماہنامہ القاسم: خالق آباد نوشہرہ۔ ج۱۵، ش۸۔ رمضان تا ذیقعدہ۔ ستمبر تا نومبر ۲۰۱۱ء۔

(٦) تاریخ اسلام (تبصرہ ماہنامہ القاسم)

حصہ اول: کتب تاریخ کی حقیقت

حصہ دوم: دنیا میں اسلام کیسے پھیلا (پہلے پہلے اسلام لانے والے)

حصہ سوم: مہاجرین و انصار صحابہؓ۔ پہلے پہلے ہجرت کرنے والے مؤمنین (مہمات وغزوات)

مصنف: حافظ عبدالوحید حنفی

یہ تینوں کتابچے جن کی کل ضخامت ۱۶۰ صفحات ہے۔ مؤلف حافظ عبدالوحید حنفی صاحب کے اثیر خامہ اور مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔ مصنف نے ان موضوعات پر مختصر انداز میں معلومات فراہم کر دی ہیں۔

ان کتابچوں کی افادیت یہ ہے کہ ایک نشست میں پڑھے جا سکتے ہیں۔ یہ تینوں کتابچے مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتے ہیں:

کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت قاری فیوض الرحمٰن بنام مولانا جمیل الرحمٰن

برادرِ عزیز قاری جمیل الرحمٰن صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وبعد:

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت قاضی صاحبؒ کے تمام اعزہ و اقرباء عافیت سے ہوں اور دینی کاموں میں مشغول ہوں۔ اٰمین۔

میں مولانا قاری سید حسن شاہ بخاری مدنیؒ پر لکھ رہا تھا، ان کے اساتذہ میں حضرتؒ کے والدِ گرامی حضرت مولانا کرم الدین دبیرؒ بھی ہیں۔ اگرچہ میں نے اپنی تصانیف میں ان پر لکھا ہے۔ مگر وہ بہت ہی مختصر ہے۔ اور یہاں کچھ مفصل لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ حق چار یارؓ میرے ہاں اعزازی آتا رہا ہے۔ مگر اب کئی سالوں سے نہیں آرہا۔ حضرت قاضی صاحبؒ پر اس کا ایک ضخیم نمبر بھی آیا ہے۔ اسی طرح حضرت دبیرؒ کی مستقل سوانح بھی آگئی ہے۔ یہ اور دیگر معاون مواد کا ایک ایک نسخہ اگر بھجوا سکیں تو عنایت ہو گی۔ جزاکم اللہ خیراً۔

اپنا نمبر بھی لکھ بھیجیں تاکہ تفصیل طلب امور میں بات کی جاسکے۔

دعا گو / دعا جو

دستخط قاری فیوض الرحمٰن

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکتوب بنام برگیڈیر ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب

جناب محترم المقام استاذی المکرم
ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن صاحب مدظلہ'
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'!

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ طالب خیر بخیر ہے۔

آپ کا خط مولانا جمیل الرحمٰن صاحب کو ملا۔ ان کی جانب سے سلام عرض ہے۔

آپ نے مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب بخاریؒ کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ وہ بھیں مولانا کرم الدین صاحب دبیرؒ کے ہاں تعلیم حاصل کرتے رہے؟

اس بارے میں بھیں سے ان کے ایک شاگرد جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت قاری سید حسن شاہ صاحب بخاری ۱۹۴۴ء میں حضرت مولانا کرم الدین صاحب دبیرؒ کی مسجد میں قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ بھیں کے بچے ان سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

اور مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب بخاری، مولانا کرم الدین صاحب دبیر سے علم حاصل کرتے ہوں گے۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب نے بتایا کہ وہ ان دنوں پادشہان میں ساتویں جماعت میں

پڑھتے تھے۔ اور قاری صاحب سے قرآن پڑھتے تھے۔ ان دنوں ایک دوسرے استاذ حافظ مولیٰ بخش صاحب بھی پڑھاتے تھے۔ مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب بخاری جب بھی بھیں سالانہ سنی کانفرنس پر تشریف لاتے تو رات مدنی جامع مسجد چکوال میں قیام کرتے اور اپنے بھیں کے قیام کے حالات سناتے۔ لیکن ان دنوں اس طرف خیال نہ تھا کہ وہ حالات لکھ لیے جاتے۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۹ء تک جیل میں رہے۔ مئی ۱۹۴۹ء میں رہائی کے بعد بھیں میں مدرسہ اظہار الاسلام کی مئی ۱۹۵۲ء میں بنیاد رکھی اور پھر ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو مدرسہ چکوال منتقل کر دیا۔

(۲) احقر راقم الحروف عبد الوحید نے ۱۹۶۸ء میں مدرسہ معد القرآن مانسہرہ آپ کو ایک عریضہ داخلہ کے سلسلہ میں لکھا تھا۔ آپ نے داخلہ منظور کر لیا تھا۔ قاری کلاس میں بندہ آپ کے پاس داخلہ کے لیے حاضر ہوا تھا اور تقریباً ایک ہفتہ آپ کے پاس رہا اور آپ سے علمی فیض پایا۔ سخت سردی کی وجہ سے آپ سے چھٹی لے کر بستر لینے کے لیے چکوال آیا۔ اور کرایہ آپ سے ۵۰ روپے قرض لیا جو کہ بعد میں آپ کو منی آرڈر واپس بھیج دیا تھا۔ کیوں

کہ ارادہ وہاں جانے کا تبدیل ہو گیا تھا۔ پھر چکوال میں ہی میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مفتاح العلوم ملھوالی ضلع اٹک میں داخلہ لیا۔ وہاں انہوں نے شعبہ حفظ و ناظرہ میں مدرس لگا دیا۔ اس مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا نور محمد صاحب فاضلِ دیوبند تھے جو حضرت علامہ انور شاہ صاحب کاشمیری کے شاگرد تھے۔ وہاں سے بندہ نے چکوال حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کو خط لکھا۔ حضرت قاضی صاحب نے جواب میں لکھا کہ اگر آپ نے پڑھانا ہی ہے تو یہ کام چکوال میں بھی ہو سکتا ہے۔

اس ارشاد پر بندہ چکوال آگیا۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے بندہ کو جامعہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال کے شعبہ حفظ و ناظرہ (شہری) میں مدرس لگا دیا۔

اور جامعہ کے دفتر میں نائب ناظم بنا دیا۔ اس طرح الحمدللہ کہ ۱۹۷۰ء سے اب ۲۰۱۱ء تک ۴۱ سال سے جامعہ کے دفتر میں خدمت کی سعادت مل رہی ہے۔

اخبارات میں آپ کا تذکرہ پڑھنے کا موقع کئی دفعہ ملا۔ لیکن زندگی میں پہلا خط ۱۹۶۸ء میں لکھا اور اب چوتھا خط ۴۳ سال بعد ۲۰۱۱ء میں لکھ رہا ہوں۔ دعا کی درخواست ہے۔ بندہ نے کچھ رسالے

ترتیب دیے ہیں، چند ایک ہدیہ بھیج رہا ہوں۔ والسلام

خادمِ اہل سنت عبد الوحید الحنفی

مدنی جامع مسجد چکوال

۲۶ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

۲۲ دسمبر ۲۰۱۱ء

مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی کراچی بنام راقم الحروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مولانا حافظ عبد الوحید حنفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آں جناب کا ارسال کردہ ہدیہ یعنی آپ کی کتابیں "سیرت فاروق اعظمؓ اور عثمان ذوالنورینؓ" موصول ہوئیں۔ میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ کو تمام مقاصدِ حسنہ میں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین۔ بندہ کے لیے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام

بندہ

دستخط محمد تقی عثمانی

۳۰ دسمبر ۲۰۱۲ء

مکتوب مولانا محمد تقی عثمانی کراچی بنام راقم الحروف

۱۲ جنوری ۲۰۱۶ء

مولانا حافظ عبد الوحید الحنفی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آں جناب کا ارسال کردہ ہدیہ یعنی آپ کی کتابیں "سیرت امام اعظم ابو حنیفہ" اور "عقیدہ ختم نبوت" موصول ہوئیں۔ میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ کو تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین۔ بندے کے لیے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

والسلام

بندہ محمد تقی عثمانی

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مکتوب حضرت محمد عبد المعبود

مکرمی و محترمی و معظمی جناب حافظ صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عافیت مدام طلب

جناب والا کی ارسال کردہ دو عدد کتب موصول ہوئیں۔ ماشاء اللہ انتہائی قابل قدر اور لائق صد تبریک ہیں۔ متعدد مقامات سے پڑھیں۔ انداز تحریر شستہ و شگفتہ، سہل و سلیس ہے۔ مآخذ کا

اہتمام، مدلل و محقق بحث قابل تحسین ہے۔ بالخصوص حدیث قرطاس بے حد مفید تصریحات سے مزین ہے۔

راقم اپنے اکابر سے اتنا ہی سنتا رہا ہے کہ سیدنا عمرؓ کا حسبنا کتاب اللہ عرض کرنا ان کی کامیابی کی دلیل ہے۔ لیکن جملہ روایات کی تصریح نہ کسی نے پیش کی اور نہ ہی مجھ جیسے ایسے کم علم نے تحقیق و جستجو کی فکر گوارہ کی۔ جناب والا کی تصریحات سے جملہ مباحث کی تفصیلات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ رب العزت آپ کی اس خدمت و کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور مزید علمی و تحقیقی خدمات انجام دینے کی سعادت عطا فرمائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اقدس قاضی مظہر حسین نور اللہ مرقدہ کی خدمت کی آپ کو سعادت حاصل رہی اور حضرت موصوف کی دعائیں آپ کے شامل حال رہیں۔ ان ہی کی برکت سے دین سے وابستگی، علم میں رسوخ، عمل میں نکھار اور قلم میں جولانی کا مظاہرہ ہے۔ "اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ"

محمد عبد المعبود غفا اللہ عنہ

۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ء

۱۷ صفر ۱۴۳۴ھ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جواب از دفتر مولنا سید ابو الاعلیٰ مودودی

جماعت اسلامی پاکستان حوالہ: ۳۵۰

۱۵ اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۷۱ء

آپ کا خط ملا۔ آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

۱۔ آئین ساز اسمبلی میں آئین کا مسودہ اکثریتی پارٹیاں ہی پیش کر سکتی ہیں۔ ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ کوئی مسودہ دستور پر پیش کر سکیں۔ اس لیے ہم جو خاکہ تیار کروا رہے تھے، اسے روک دیا ہے۔

۲۔ ہزاروی گروپ اسمبلی میں کوئی ایسے بل پیش کرے جس میں صحابہ کرامؓ کی، قرآن و سنت کی تفسیر و تعبیر کو معیار حق قرار دیا گیا ہو تو جماعت اسلامی کے نمائندے اس کی ضرور حمایت کریں گے، اس لیے کہ ہمارا اپنا مسلک یہی ہے۔

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا دعویٰ کر کے مرتد اور کافر ہو چکا ہے۔ اور اسے نبی ماننے والے بھی مرتد اور کافر ہیں۔ کوئی آدمی اگر یہ تسلیم کرتا ہو کہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ تو کیا، مگر میں اسے نبی نہیں مانتا، البتہ مجدّد مانتا ہوں، وہ بھی کافر ہے۔

خاکسار غلام علی

معاون خصوصی مولنا سیّد ابو الاعلیٰ مودودی

مکتوب بنام مولانا غلام غوث ہزارویؒ

محترم المقام جناب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مولانا! آپ نے اپنے اسلامی منشور میں دفعہ نمبر.......... کے تحت لکھا ہے کہ صدر مملکت، پاکستان کی ٩٨٪ سُنّی اکثریت میں سے ہونا چاہیے۔ کیا اب آپ یہ بل آئین ساز اسمبلی میں پیش کریں گے؟

(٢) آپ مودودی صاحب کے سخت مخالف ہیں۔ اگر مودودی صاحب اپنی ان عبارات سے جن پر آپ کو اعتراض ہے، توبہ کر لیں اور عبارات کتابوں سے نکال دیں۔ تب کیا آپ ان کی مخالفت ترک کر دیں گے؟ اور مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں گے؟

عبدالوحید الحنفی

فقط والسلام

عبدالوحید حنفی

١٠ فروری ١٩٧١ء

جوابی مکتوب مولانا غلام غوث ہزاروی بنام راقم الحروف

از غلام غوث ہزاروی

محترم عبدالوحید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

صدر پاکستان کے بارہ میں عرض ہے اور جواب یہ ہے کہ اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، آپ کے سامنے ہے۔ اور جو کچھ ہو گا، آپ کے سامنے آ جائے گا۔ اگر آپ لوگ ہم کو بھٹو کی جگہ کامیاب کرا دیتے، پھر آپ اسلامی منشور پر عمل کرانے کا پوچھتے۔ اب تو وہ ہم کو نمائندہ ہی تسلیم نہیں کرتے۔ یہ صرف اسلام کا معجزہ ہے کہ علمائے حق کو کوئی نظر انداز نہیں کر سکا۔

۲۔ باقی مودودی ایسی چیز نہیں جو توبہ کرے۔ وہ علمی فرعون ہے۔ خرافات سے اور امریکہ پرستی (اگر ثابت ہو) دونوں سے توبہ کرے تو ہمارا بھائی ہے۔

فقط غلام غوث

۱۹ فروری ۱۹۷۱ء

نقل خط حضرت مولنا مفتی محمود احمد صاحب مدظلہ
ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علمائے اسلام

از محمود عفا اللہ عنہ

ملتان

محترم المقام زید مجدکم

سلام مسنون۔ یاد آوری کا شکریہ

گزارش ہے کہ محترم قاضی صاحب ہمارے بھی بزرگ ہیں۔ ہم نے الحمدللہ اختلاف رائے کے باوجود ہمیشہ احترام سے ان کو ذکر کیا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ جماعتی اختلاف پیدا ہو جانے کے بعد ہم نے ان کے خلاف کوئی کلمہ زبان سے نکالا ہو۔

لیکن جماعتی سلسلہ میں ہمین بھی شکایت ہے۔ حضرت مدنی قدس سرہٗ ہم سب کے ہیں۔ اور ان کی مقدس روحانیت سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے۔ خاکساروں سے ہمیں بھی اختلاف ہے۔ لیکن ہم نے اس خیال سے کہ شاید پسماندگان کے وہ عقائد نہ ہوں جو خود رئیس الطائفہ کے تھے، ایک عظیم مصلحت کے تحت دو تین ماہ کے لیے محاذ میں ان کو شامل کر لیا تھا۔ اگر یہ ان کی رائے میں غلطی تھی تو آخر کوئی بھی معصوم تو نہیں ہوتا۔ ایسی غلطی کو نبھانا پڑ گیا۔ بہت سے دوسرے حضرات کو اعتراض پیدا ہوا۔ لیکن شامل کرنے

کے بعد فوراً ان کے علیحدہ کرنے کے اعلان سے جماعتی وقار جس بری طرح مجروح ہوتا۔ اس سے اس دینی تحریک کو نقصان پہنچتا۔ ہم نے ایک دو ماہ تک خاموشی اختیار کی، پھر ان کو بلایا نہیں۔ خود بخود وہ تعلق ختم ہو گیا۔ لیکن حضرت قاضی صاحب جیسے بزرگ نے جس انتہا پسندی کا ثبوت دے کر اتنی بڑی جماعت کو، اس کے دینی مقاصد کو، اس کے تمام خیر کے پہلوؤں کو نظر انداز کر کے جو علیحدگی کا اعلان فرمایا۔ اس سے جماعت کے سب لوگوں کو نیاز مندانہ شکایت پیدا ہوئی۔ آخر سب اپنے ہی تو لوگ ہیں۔ اس طرح کی سزا دینا ان کی بزرگی اور شفقت کے شایانِ شان نہ تھا۔ بہر حال ہم اب بھی ان کے نیاز مند ہیں۔ خدا وہ وقت نہ لائے جب ہم میں اور ان میں کدورت پیدا ہو۔ العیاذ باللہ

میر اسلام قاضی مظہر حسین صاحب سے عرض کر دیں

والسلام

محمود عفی اللہ عنہ

از ملتان مدرسہ قاسم العلوم

۱۳ جمادی الاوّل ۱۳۹۱ھ

۷ جولائی ۱۹۷۱ء

خادم سلسلۂ حافظ عبد الوحید الحنفی

مکتوب حضرت محمد عبد الرشید نعمانی کراچی

عنایت فرمائے من جناب مولانا عبد الوحید حنفی صاحب

وفقنی اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ جس پر تاریخ درج نہ تھی شرفِ صدور ہوا۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے خط کا عکس بھی موصول ہوا۔ تینوں مرسلہ کتابیں:

(۱) میاں طفیل محمد کی دعوت اتحاد کا جائزہ (۲) عقیدہ عصمت انبیاءؑ اور مودودی (۳) صحابہ کرامؓ اور مودودی

بھی مل گئی ہیں۔ بلکہ دو اور رسالے بھی

(۴) ہم ماتم کیوں نہیں کرتے (۵) سنی مذہب حق ہے

اس عنایت فرمائی پر شکر گزار ہوں۔ حق تعالیٰ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کو اپنے شایانِ شان اجر عظیم عطا فرمائے۔ حضرت ممدوح کی خدمت میں بعد سلام مسنون میری طرف سے ہدیہ تشکر پیش کر دیجیے۔ اور یہ بھی عرض کر دیجیے کہ اب جب کہ حضرت موصوف "خارجی فتنہ" کی دوسری جلد کی ترتیب و تدوین میں مصروف ہیں۔ میرے تینوں کتابچوں پر نظر ڈال کر بلا تکلف جو بات نظر میں کھٹکے اس سے مطلع فرمائیں۔ یہ تینوں کتابچے ہیں:

(ا)ناصبی سازش (۲) شہدا کربلا پر افتراء (۳) یزید کی شخصیت اہل سنت کی نظر میں

ماہنامہ "بینات" میں "خارجی فتنہ" پر طویل تبصرہ اچھے انداز میں آ گیا ہے۔ ان شاء اللہ اس سے دیوبندی حلقہ میں اچھا اثر مرتب ہو گا۔ ہمارے کتابچوں کو تو دیوبندی حلقہ تبصرہ کے قابل بھی نہیں سمجھتا، مگر بندہ کو اس کی ذرا پروا نہیں۔

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللہ۔

البتہ اس کا افسوس ہے کہ یہ ناصبی فتنہ دیوبندیوں اور اہل حدیث کو بھی اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔ اور ان کے بھی خاصے پڑھے لکھے لوگ اپنے دلوں میں یزید کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بریلوی اپنی عقیدت کی وجہ سے عام طور پر اس فتنہ کا شکار نہیں۔

میں ۱۶ رمضان کو عمرہ کے لیے گیا تھا۔ پھر یکم محرم کو حاضری ہوئی۔ آنے پر بیمار بھی رہا اور طبیعت میں نشاط نہ آ سکی۔ اس لیے خطوط کا انبار یوں ہی پڑا ہے۔ حضرت قاضی صاحب کا خط جواب طلب تھا اور اس کے لیے مراجعت کی بھی ضرورت تھی۔ اس لیے جواب نہ دے سکا۔ اگر اس زمانہ میں مولانا موصوف تینوں کتابوں کو دیکھ کر ان سے جہاں جہاں اختلاف ہو مطلع فرمادیں تو ایک ساتھ سب

پر نظر ثانی کر دی جائے۔ والسلام

محمد عبد الرشید نعمانی کراچی

۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مکتوب مولانا محمد امین شاہ صاحب بنام راقم الحروف

۱۰ اپریل ۲۰۰۴ء

عزیزی و مکرمی محبی و مخلصی حافظ عبد الوحید حنفی صاحب

سلامت باشید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج شریف خدا کرے بخیر ہوں، گزارش ہے کہ حضرت اقدسؒ کے سانحۂ ارتحال کے بعد طبیعت میں اکثر بے چینی، بے قراری رہتی ہے۔ بنابریں عرضی ہٰذا روانہ خدمت ہے کہ اگر مناسب تصوّر فرماویں تو جواب میں جماعتی اور دفتری اور دیگر قابل ذکر تفصیلات سے آگاہ فرماویں کہ کوئی پریشانی تو نہ ہے۔ اور میرے حضرت نور اللہ مرقدہٗ کا یہ سلسلہ جوں کا توں جاری ہے؟

بندہ بے بس اور ہر لحاظ سے ضعیف ہے، لیکن دعاء تو کر سکتا ہوں۔ امید ہے بندہ پروری کریں گے۔ والسلام

احقر محمد امین عفا اللہ عنہٗ

بقلم محمد معاویہ امجد

مکتوب مولانا محمد امین شاہ صاحب بنام راقم الحروف

۶ ربیع الاول شریف ۱۴۲۵ھ

مکرمی و محترمی محبی و مخلصی حافظ عبد الوحید حنفی صاحب

بارک اللہ فی علمکم و عملکم و زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کرامت نامہ موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ آپ نے مفصل احوال مختصر الفاظ میں قلمبند کر دیے۔ اس کاوش پر دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اپنی مصروفیات کے باوجود اس قدر کئی صفحات پر سیر حاصل گفتگو فرمائی، جس سے وساوس اور تفکرات کے گھنے بادل دُور ہو گئے۔ دل کو سکون اور قرار میسر ہوا۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

(۲) آپ نے بندہ سے روحانی تعلق وابستہ کرنے کا تحریر فرمایا ہے تو اس بارہ میں گزارش ہے کہ بندہ ہر لحاظ سے تہی دامن ہے۔ لیکن سلسلہ عالیہ مدنیہ کے فیوضات کو جاری رکھنے کے لیے اپنی نا اہلی کے باوجود آپ کو سلسلہ عالیہ خورشیدیہ مدنیہ میں داخل کرتے ہوئے یہ عرض گزار ہوں کہ آپ کی بیعت کا تعلق تو حضرتِ اقدسؒ سے ہی رہے گا۔ البتہ ظاہری اصلاحی وتربیتی تعلق بندہ سے ہو گا، اور سلسلہ خورشیدیہ میں آپ کو ذکر اوراد عرض کرتا رہوں گا۔ بندہ کی بیعت بھی حضرت الشیخ مدنی قدس سرہٗ سے تھی۔

حضرتِ والا کے پردہ میں چلے جانے کے بعد تجدیدِ بیعت کے بغیر ہی حضرت پیر سید خورشید احمدؒ نے میری باقی ماندہ منازل کی تکمیل فرمائی۔ برد اللہ مضجعھم و نور اللہ مرقدھم آمین۔

(۳) آپ کو دو (۲) نسبتوں کا اعزاز حاصل رہے گا، سلسلہ مظہریہؒ مدنیہؒ اور طریقہ خورشیدیہؒ مدنیہؒ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔ آمین۔

(۴) آپ جوابِ عریضہ میں وضاحت فرماویں کہ حضرت اقدسؒ نے کہاں تک آپ کو ذکر اسم ذات (کس قدر) بتلایا تھا؟ پاس انفاس بھی جاری ہوا تھا کہ نہیں؟ دوازدہ تسبیحات بھی جاری ہو سکی تھیں اور طبیعت میں دوران ذکر رقّت و انہماک وغیرہ کی کیا کیفیت ہے، آگاہ فرماویں۔ تا کہ منزل کے سفر کو آگے جاری رکھا جائے۔ ان شاء اللہ کامیابی ہو گی۔ الحمدللہ آپ بفضل اللہ تعالیٰ دعونہٖ کامیاب ہیں۔ حضرت اقدسؒ کی نظر شفقت جو آپ پر تھی، بندہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ کی دفتر میں چوبیس گھنٹہ حاضر باشی اور...... مزاج شناسی بڑے دل گردہ کی بات ہے۔ عمر قربِ سلطاں آتشِ سوزاں بود آپ سے میرے حضرتؒ راضی آپ کے لیے کافی وافی ہے۔ عمر دل بدست آور کہ حج اکبر است۔ آپ کی مسلسل مصروفیات ہی آپ کا ذکر اذکار تھیں۔ آپ کا اوڑھنا بچھونا

للہ فی اللہ لعبد اللہ تھا۔ اس لیے آپ کو زیادہ محنت نہ کرنا پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی قبول فرمائیں۔ آمین۔ حضرت صاحبزادہ صاحب زید مجدہ وجملہ پرسند گان احوال سے ہدیہ ٔسلام عرض ہے۔ والسلام

احقر محمد امین عفا اللہ عنہ

بقلم محمد معاویہ امجد عفرلہ

مکتوب مولانا محمد معاویہ صاحب امجد بنام راقم الحروف

۶ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

بخدمت برادرِ ذی قدر جناب حضرت حافظ حنفی صاحب

مدظلہٗ العالی۔ السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

(۱) بعد تسلیم بصد تکریم امید ہے مزاج شریف بخیریت ہوں گے۔ گزارش ہے کہ گرامی نامہ موصول ہو کر باعثِ سرفرازی و موجب صد افتخار ہوا۔ آپ نے بڑی عرق ریزی سے بہت ہی علمی ذخیرہ قلمبند فرمایا۔ مکتوبِ مسعود گراں قدر تاریخی دستاویز و گنجینۂ اسرار ورموز و معارف سے روح کو فرحت میسّر ہوئی۔ آپ کے عنایت نامہ کے شکریہ ادا کرنے سے قلم وزبان قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین صلہ عطا فرماویں۔ آمین۔ والدِ گرامی

مدظلہ' العالی سن کر بہت خوش ہوئے اور فرطِ جذبات سے بہت زیادہ روتے بھی رہے۔

(۲) باقی والد گرامی مدظلہ سے آپ کے روحانی رابطہ کے قائم رکھنے کی مبارک ہو۔ بندہ کے بہنوئی حضرت مولانا مفتی فضل احمد خان صاحب نے بھی اصلاحی اسباق ابا جان سے شروع کیے ہوئے ہیں۔ بلکہ انہوں نے خوب فرمایا کہ وصیّت نامہ میں میرے نام کے ساتھ آپ کا حوالہ و تذکرہ (کہ داماد مولانا محمد امین شاہ مخدوم پور) کر کے اشارہ حضرتؒ نے آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنے اور روحانی منازل طے کرنے کا فرمایا ہے۔......

(۳) ۱۲ ربیع الاول شریف کے مبارک موقعہ پر حاضری کا پختہ ارادہ تھا، لیکن گھریلو مجبوریوں اور کچھ مقامی سیرت پروگراموں کی وجہ سے شاید حاضری کی سعادت نہ ہو سکے۔ فی الحال تو بظاہر مشکل ہے۔ (لکل اللہ یحدث بعد ذلک اجرا)

(۴) کل صبح ۲۸ کو بدھ ہمارے غربت کدہ پر حضرت اقدس فضیلۃ الشیخ مولنا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی بھی تشریف لا رہے ہیں، پھر لاہور سے ہو کر چکوال پہنچیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز بندہ حضرت کو خانیوال سٹیشن سے مخدوم پور لے آئے گا۔ ان سے

پہلے حضرت مولانا مفتی قاری شیر محمد صاحب علوی، مفتی محمد ابو بکر صاحب، مولانا حضرت شاہ محمد صاحب جامعہ قاسمیہ اور حال ہی میں مولانا زاہد حسین صاحب، مولانا رشید احمد الحسینی صاحب زید مجدہم تشریف لا چکے ہیں۔ اور برادرِ مکرم حضرت مولانا قاری خبیب احمد صاحب مدظلہ' بھی تشریف لائے تھے۔ اور اب اصلاحی مکاتبت جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ مقبولین و متوسلین کے ذریعہ سے فیوضات مدنیہ کو جاری و ساری رکھیں۔ آمین۔ ثم آمین۔

ارسال کردہ دو (۲) لفافے واپس ارسال ہیں۔ یہ جناب کے دو لفافے ہمارے تو کارآمد نہ ہیں۔ آپ استعمال کرسکتے ہیں۔ دو (۲) مرتبہ ڈاک کے لیے کافی ہیں۔ مہنگائی کا دور ہے۔ جہاں تک بچت ممکن ہو سکے تو مناسب ہے۔ اس لیے ان لفافوں کو ہی استعمال کریں تو خوشی ہو گی۔ (جسارت کی معذرت کے ساتھ اجازت)

برادرم عبدالرزاق صاحب، برادرم محمد منیب سلیم صاحب، عزیزم محمد ابو بکر صاحب، سب کو سلام و آداب۔

والسلام

آپ کا بھائی

محمد معاویہ امجد غفرلہ'

(۲) مکتوب مولانا محمد امین شاہ صاحب

۱۰ مئی ۲۰۰۴ء

ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ

عزیزی مکرمی جناب حنفی صاحب

زیدفضلکم وبارک اللہ فی عمرکم وعلمکم وعملکم آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا عنایت نامہ موصول ہو کر باعثِ خوشی ہوا۔ آپ کے سب خواب مبارک ہیں۔ ہمیں سے بھی شاہد صاحب نے اپنا خواب لکھا ہے جو کہ تمام تفصیلات آپ کے اخلاص و مقبولیت کی علامات ہیں۔ بندہ پہلے بھی آپ سے بہت ہی حسن ظن رکھتا ہے۔ آپ صالح بھی ہیں، باصلاحیت بھی اور یک زمانہ صحبت باولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا کے بموجب آپ کی ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک منٹ کی رفاقت ہی نہیں، تقریباً پچاس سالہ رفاقت ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کا نصیب تھا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

فللّٰہ الحمد و المنۃ

اس عظیم نسبت پر ہر وقت شکر خداوندی بجا لاتے رہیں کہ قبر قیامت میں بھی باعث نجات وذریعہ مغفرت بنے آمین۔

(ا) آپ تسبیحات دوازہ کی پابندی شروع کر دیں۔ نماز تہجد آٹھ رکعات یا کم از کم دو رکعت کے بعد ذکر سے پہلے درود شریف بارہ مرتبہ، استغفار ۱۲ مرتبہ، سورۃ فاتحہ سات بار، سورۃ اخلاص تین بار، سورۃ التکاثر ایک بار، سورۃ زلزال ایک بار پڑھ کر حضور پر نور ﷺ کی ذات اقدس سمیت جملہ امت مرحومہ بالخصوص مشائخ و پیرانِ عظام سلسلہ عالیہ چشتیہ مدنیہ کو ایصال ثواب کر کے دعاء کریں کہ ان تمام اکابرین کے طفیل ان کی روحانی توجہات بندہ کی طرف متوجہ ہوں اور برکاتِ ذکر و نورِ معرفت نصیب ہو۔ آمین۔

(ا) چہار زانو نشست کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ، ۲۰۰ مرتبہ۔

(۲) صرف اثبات اِلّا اللہ، ۴۰۰ مرتبہ۔

(۳) نشست بدل کر دو زانو بیٹھ کر اسم ذات مکرّر اللہُ اللہُ، ۶۰۰ مرتبہ۔

(۴) اسم مجردہ اللہ، ۱۰۰ ا بار۔

(۵) ضمیر غائب۔ ھُوْ، ۱۰۰ ا بار۔

ذکر کے بعد بارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں، جمیع مقاصد حسنہ دنیویہ واخرویہ کے لیے۔ ہر تسبیح کے بعد یا دو تسبیحات کے بعد یہ دعاء ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَ مَقْصُوْدِیْ تَرَکْتُ الدُّنْیَا و الآخِرَۃَ لَکَ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اللّٰھُمَّ عَلٰی نِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ ارْزُقْنِیْ وُصُوْلَکَ التَّامِّ وَ رِضًی لَا سَخَطَ بَعْدَہٗ اَبَدًا۔

یہ دعاء مبارکہ بندہ کو حضرت الشیخ مدنی قدس سرہٗ نے پڑھنے کی تاکید فرمائی تھی۔ حضرت الشیخؒ کے مکتوباتِ پاک میں بھی مل جائے گی، زیر مطالعہ رکھا کریں۔ عریضہ ہٰذا مخدوم و محبوب مولانا قاری جمیل الرحمٰن صاحب زید فضلہ و مجدہ کو دکھلا دیں۔ اور ان سے اس دعاء کا ترجمہ یاد کرلیں۔ دعائیہ کلمات پڑھتے وقت ترجمہ پر بھرپور توجہ رکھیں۔

دورانِ ذکر چار تصوّر رکھیں:

(۱) اللہ میرے ساتھ ہیں۔ (۲) اللہ حاضر ہیں۔

(۳) اللہ ناظر ہیں۔ (۴) اللہ میاں سن رہے ہیں۔

مزید اس سلسلہ میں دریافت طلب کوئی بات ہو تو حامل عریضہ ہٰذا جناب بھائی عبدالرزاق انصاریؔ صاحب سے پوچھ لیں۔ بندہ نے ان کو زبانی طریقہ عرض کردیا ہے۔ آپ کے لیے سلسلہ خورشیدیہ مدنیہ میں قدیم مطبوعہ نسخہ شجرۂ طیبہ ہدیۂ ارسال ہے۔ جس کے آخر میں حضرت اقدس قبلہ قاضی صاحبؒ کے جمع فرمودہ ارشاداتِ مرشدؒ بھی ہیں۔

نوٹ: دوازدہ تسبیحات مذکورہ حضرت اقدس قاری جمیل الرحمٰن

صاحب حفظہٗ ربّہٗ کے زیر عمل نہ ہوں تو ان کو بھی بطریقۂ محررہ اجازت ہے، کر سکتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب وجملہ اساتذہ کرام واحباب کو ہدیۂ سلام مسنون قبول باد۔ والسلام محمد معاویہ کی طرف سے سلام مسنون۔

احقر (مولانا) محمد امین (صاحب)

بقلم محمد معاویہ امجد غفرلہ ولوالدیہ

(۳) مکتوب مولانا محمد امین شاہ صاحب بنام راقم الحروف

۵ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ

محترمی ومکرمی محبّی و مخلصی جناب حنفی صاحب

زید فضلکم ووفقنا اللّٰہ تعالیٰ لما یحبّ ویرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ۔ بعد سلام مسنون واضح باد کہ جناب کا خلوص نامہ موصول ہو کر باعثِ مسرت ہوا۔ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ظاہری باطنی رحمتوں سے نوازیں آمین۔

(۱) آپ کے رویائے صادقہ مبشرات سے ہیں، بہت بہت مبارک۔ اللّٰہ تعالیٰ ان بشارتوں کا حقیقی طور پر مصداق کامل بنائیں۔ اور مقبولین مرحومین کے طفیل قبول فرماویں۔ آمین ثم آمین۔

الحمدللّٰہ روحانی طور پر حضرت جہلمیؒ اور حضرت اقدسؒ شیخین کی روحانی توجہات آپ کی طرف ہیں اور الحمدللّٰہ عالم آخرت میں جو

منصب و مقام حضرت اقدس قاضی صاحبؒ کا ہے، حضرت جہلمیؒ کے اخلاص، مودّت، عقیدت اور ایثار و جاں نثاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ان کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جیسے شانِ صدیق اکبرؓ تو سب سے بلند تر ہے لیکن عالمِ برزخ میں سیدنا فاروق اعظمؓ کی بھی مسندِ صدیقیؓ ہی ہے۔

وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ذٰلِکَ فَضْلَ اللّٰہِ یُوْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ رَبَّنَا اَلْحِقْنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ کے بموجب اللہ تعالیٰ کے انعامات و فضل بلا استحقاق ہر مخلص کو میسر ہو سکتے ہیں۔ علامہ شورش کاشمیریؒ کی وفات کے بعد ان کے زندگی کے بعض نشیب و فراز کی وجہ سے ان کی آخرت کی حالت کے بارہ میں بندہ متردد و مستوش تھا۔ خواب میں دیکھا کہ شاندار محلّات ہیں اور اس کے دامن میں منقّش مزّین خیمے میں ایک خیمہ بستی میں شورش مرحوم نے بڑھ کر میرا استقبال کیا۔ میں نے کہا شورش اوپر بلڈنگوں میں کیوں نہیں رہتے، یہاں کیوں ہو؟ تو فرمایا وہ محلّات عالیشان مکانات تو علماء کے ہیں۔ ان کی معیّت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان کے پڑوس میں میرے لیے بھی جگہ الاٹ کر دی ہے۔ پھر بندہ بیدار ہو گیا اور شورشؒ کی مغفرت کا یقین ہو گیا۔ تو آپ کی خدمت اقدس سے

طفیل رفاقت اور ان تک وہاں سے ہدایات اور خدمت کے لیے ارشادات، یہ سب اشارہ ہے کہ یہی خدمت اور یہی نسبت کلیدِ کامیابی ہے۔ع

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اور دارالعلوم دیوبند کا پتہ مکتوب ملفوف پر اشارہ ہے کہ یہ سب انوارات برکات مرکز اہل حق دارالعلوم کی ہیں۔ اور حضورؐ کا دیدار مرشد کاملؒ اشارہ مرشد کامل کے برحق راہبر وراہنما ہونے کی طرف ہے کہ عالم اسباب میں اسی واسطہ سے حضور ﷺ تک رسائی ممکن ہو سکتی ہے۔ اللھم الھمنی رشدی و اعذنی من شر نفسی۔

الحمدللہ آپ معمولات کی پابندی کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کے حالات مطمئن کن و حوصلہ افزاء ہیں۔ کسی سے نفع نقصان خیر و شر مدح و خدمت کا واسطہ نہ رکھیں۔ بس شان عبدیت و کمال بندگی یہ ہے کہ فنا فی اللہ کا مقام مل جائے۔ یہی احسان اور خلاصۂ تصوّف ہے۔ بندہ دعاء گو ہے عزیزی محمد منیب سلّمہٗ کا کئی روز سے عنایت نامہ آیا ہوا ہے۔ مہمانوں کے رش کی وجہ سے تخلیہ نہ مل سکا۔ ہمراہ عریضہ ہٰذا انہیں بھی جواب بھجوا رہا ہوں۔ مولوی محمد اشرف

طالب علم مخدوم پوری کا بھی خط موصول ہو چکا ہے۔ دونوں کو سلام کہہ دیں۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب مد ظلہ' اور حضرت قاری صاحب مد ظلہ' و جملہ احباب کو سلام مسنون پیش فرماویں بھائی عبدالرزاق صاحب سے سلام فرماویں۔ بندہ ہر وقت جماعت مدرسہ و خدام حضرتِ والاؒ کے لیے دعا گو ہے۔ والسلام۔

راقم محمد معاویہ کی طرف سے بھی ہدیہ سلام مسنون عرض ہے۔

فقط

احقر محمد امین

بقلم محمد معاویہ امجد

خادم اہلسنّت حافظ عبدالمجید الحنفی

مکتوب بنام حضرت مولانا محمد زہیر احمد صاحب مد ظلہ'

مئی ۱۹۹۴ء

۱۵ محرم ۱۴۱۵ھ

از چکوال

محترم مکرم برادرم حضرت مولانا محمد زہیر احمد صاحب مد ظلہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ آپ کا ہدایت نامہ اور نصیحت نامہ ملا۔ جزاکم اللہ۔

(۲) سب سے پہلے تو بندہ معذرت خواہ ہے کہ بندہ نے جو حضرت مولانا

عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ ہزاروی کو اپنے خط میں حضرت شیخ الحدیث ؒ "مرشدِ اوّل کی زیارت باسعادت کا تذکرہ کر دیا۔ بندہ کو یہ احساس نہ تھا کہ حضرت مدظلہ اس کو محسوس کریں گے، ورنہ ہرگز ہرگز اس کا تذکرہ نہ کرتا۔ بندہ کا خیال تھا کہ حضرت ہزاروی مدظلہ خوش ہوں گے کہ بندہ کو شیخ الحدیث صاحب ؒ اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کی زیارت نصیب ہوئی اور مزید برکت کے لیے دعائیں دیں گے۔

لیکن آپ کے خط سے محسوس ہوا کہ اس تذکرہ کی ضرورت نہ تھی۔ کاش میں یہ راز، راز ہی میں رکھتا۔

(۲) پھر دوسری جسارت مجھ سے یہ ہو گئی، معذرت نامہ میں مزید تفصیل لکھ دی، جس کی بقول آپ کے قطعاً ضرورت نہ تھی۔ یعنی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور حضرت شیخ الحدیث ؒ کی زیارت کا تفصیلی منظر جو دیکھا، وہ بھی مجھے لکھنے کی جسارت نہ کرنی چاہیے تھی۔ پھر ساتھ جو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے ارشادات تحریر کیے، اس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کو گرانی ہوئی۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے ارشادات

پڑھ کر حضرت ہزاروی صاحب مدظلہ کو گرانی ہو گی۔ میں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ارشادات پڑھ کر وہ محسوس کریں گے کہ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ ایسے بزرگ ہم میں موجود ہیں جو کہ آنے والے فتنوں سے خبردار کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، اور بلاخوف لومۃ لائم شریعت کی روشنی میں سالکین کی تربیت کرتے ہیں۔ چوں کہ یہ خط تو مجھے لکھے تھے، میں نے سمجھا کہ اپنے بزرگوں اور بھائیوں کو دکھانے میں اور پڑھانے میں شاید کوئی فائدہ ہو اور راہنمائی ہو۔ اس لیے تحریر کر دیے، لیکن اب آپ نے یہ نصیحت کی ہے کہ:

"آئندہ براہ کرم اس طور پر خط و کتابت نہ فرمائیں۔"

آپ کی ہدایت کے مطابق ان شاء اللہ آئندہ احتیاط کروں گا۔

(۳) اللہ والے مختلف مزاج کے ہوتے ہیں، کوئی جلالی طبیعت رکھتے ہیں، کوئی جمالی طبیعت کے ہوتے ہیں، کوئی بزرگ ایسے ہوتے ہیں کہ غصہ میں جلدی آجاتے ہیں، کوئی ایسے ہوتے ہیں کہ ادنیٰ طالب علم سے بھی اپنے آپ کو حقیر سمجھتے ہیں، اس کی باتوں پر بھی برا نہیں مناتے۔ اللہ سب بزرگوں کی عزت کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں، اور کسی کی طبیعت کو دیکھ کر اس کی بے ادبی سے بچائیں۔ آمین۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۴) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کو بندہ نے پہلی دفعہ 5½ سال کی عمر میں دیکھا اور پھر پچیس (۲۵) سال سے اللہ نے یہاں ان کے پاس رہنے کی سعادت نصیب کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ موت تک اس سعادت سے محروم نہ کریں۔

بندہ نے آپ کے فرمان کے مطابق پچیس سال تک یہی کوشش کی ہے کہ کسی ساتھی کی کوئی ایسی بات حضرت کے سامنے اپنی طرف سے نہ کروں، جس سے حضرت کے دل میں اس کے بارے میں کدورت آئے۔ بلکہ جب کوئی چیز پوچھتے ہیں، اس وقت ہی صحیح صحیح صورت حال عرض کرتا ہوں۔ اور حضرت قاضی صاحب جو فیصلہ بھی کرتے ہیں، خود کرتے ہیں۔ کسی کے بیان سے یا رائے سے متاثر ہو کر نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی صوابدید پر سب فیصلے شریعت کے مطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں ان کے پیش نظر یہ نہیں ہوتا کہ جماعت ٹوٹ جائے گی، لوگ چھوڑ جائیں گے، ہم تھوڑے رہ جائیں گے۔ بلکہ صرف یہ ہوتا ہے کہ شریعت کا تقاضا کیا ہے۔ آج موت آئے تو قبر میں اکیلے جانا ہے۔ وہاں یہ نہیں پوچھ ہوگی کہ کتنی بڑی جماعت بنا کر آئے ہو، بلکہ صرف یہ دیکھا جائے گا کہ حق کیا تھا اور حق پر چلے ہو یا نہیں۔ اسی طرح انہوں نے نہ تو

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

تحریکِ خدام اہل سنت کی رکن سازی کے فارم چھپوائے، نہ داخلہ خارجہ کی کوئی شکل بنائی۔ بس وہ باہم مشاورت کے بعد جو بھی فیصلہ کرتے ہیں، جو اس سے اتفاق کرتے ہیں، وہ اپنے سمجھے جاتے ہیں۔ الیکشن ہو یا کسی بھی فیصلہ کی صورت ہو وہ حضرت صاحب خود کرتے ہیں اور اس پر مطمئن ہوتے ہیں۔ راجہ ثناء الحق کا فیصلہ بھی حضرت صاحب کا اپنا تھا اور آج تک وہ اپنے فیصلہ پر مطمئن ہیں۔ بندہ تو صرف تائید کرنے والوں میں تھا۔ اطاعتِ امیر کے تحت جو ساتھی پختہ تھے، وہ محنت میں لگ گئے، جن کو صرف ظاہر پر نظر تھی، وہ بجھے بجھے رہے اور جو دنیادار تھے وہ دنیاداری کے تحت کسی نہ کسی دھڑے سے جڑ گئے۔ اور تقدیر میں جو خوش قسمت تھا وہ قائد کے ساتھ رہا۔ قلت و کثرت پر اہل حق کی نظر نہیں ہوتی، نہ فتح و شکست پر نظر ہوتی ہے۔ اللہ والے کوئی قدم اٹھانے اور فیصلہ کرنے سے پہلے دیکھتے ہیں کہ شریعت کا کیا حکم ہے اور نفس کی خواہش کیا ہے۔ پھر وہ خواہش نفس کو دباتے ہیں اور شریعت کو وہ اپناتے ہیں۔ چاہے ان کا ایک ساتھی بھی تائید کرنے والا نہ رہے۔ ایک دوست بھی نہ رہے۔ وہ حق کو حق ہی کہتے کہتے دنیا سے حق تعالیٰ کے ہاں تشریف لے جاتے ہیں۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

(۵)حالیہ اختلاف میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کا جو موقف تھا وہ حضرت کے مکتوب میں آپ نے میرے خط میں پڑھ لیا ہو گا۔

آپ نے بھی اپنا موقف اپنے ارسال کردہ مکتوب میں تحریر کیا ہے۔ میں نے بھی اس لیے مکتوب لکھ دیا تھا تاکہ بزرگوں کی باتیں بزرگوں کی نظر سے گزر جائیں۔ آپ کے جواب سے میں نے محسوس کیا ہے کہ اپنی اپنی فراست ہے اور اپنی اپنی نظر ہے۔

یا یوں کہیں کہ نظر اپنی اپنی، پسند اپنی اپنی والا معاملہ ہے۔ احقر کے دونوں بزرگوں سے عقیدت کے تعلقات ہیں۔ قلبی تذبذب کا حل الحمدللہ دونوں بزرگوں کی زیارت سے ہو گیا۔ اب قلب الحمدللہ مطمئن ہے۔ اس لیے احقر کا اس معاملہ میں سکوت ہی مناسب ہے۔

میرے دل میں سب اللہ والوں کی عقیدت ہے۔ بزرگوں سے تسامح بھی ہو سکتا ہے۔ معصوم صرف انبیاء کرام ہیں۔ اس لیے کسی بزرگ سے اگر کوئی تسامح ہو جائے تو اس کی توجیہ کی جائے گی۔ لیکن خدا نہ کرے کہ عقیدت میں فرق آئے۔ علمی باتیں علم والے ہی جانیں اور روحانی باتیں روحانیت کو سمجھنے والے ہی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سمجھیں اور تکوینی باتیں اہل تکوین ہی جانیں۔ ہم تو سب کے خادم بنیں گے۔ تو عند اللہ نجات پائیں گے۔ اور بڑا بننے کی کوشش کریں گے تو کفِ افسوس ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے کہ آپ نے خط کے ذریعہ حضرت کی گرانی کے بارے میں مطلع کیا، ورنہ میں تو یہی سمجھتا کہ میرے معذرت نامہ سے حضرت راضی ہو چکے ہوں گے۔ اس لیے مزید وضاحت نامہ ارسال خدمت ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

والسلام

خادم اہل سنت

عبدالوحید الحنفی چکوال

۱۵ محرم ۱۴۱۵ھ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

چار سالہ اسارت اڈیالہ جیل سے راقم الحروف کے خطوط

مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

از راولپنڈی

۲۵ شوال ۱۴۱۹ھ

۱۲ فروری ۱۹۹۹ء

جناب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ! امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

الحمدللہ یہاں سب خیریت ہے۔

آج یہاں شمسی حساب سے ۱۲۷ دن اور قمری حساب سے ۱۲۶ دن احباب کو ہو گئے ہیں۔ گویا ۴ ماہ اور ۷ دن مکمل ہو گئے ہیں۔

الحمدللہ کہ پہلے دن سے آج تک قلب کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح اطمینان دیا ہوا ہے کہ معمولی سا خیال بھی دل میں پریشانی والا نہیں آیا۔ یہ سب اللہ کا فضل اور آپ کی دعاؤں کا ثمر ہے۔ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں اور زندگی کا انجام اس حالت میں ہو کہ وہ بالکل راضی ہوں، یہی تمنا اور دعا ہے۔ (آمین)

آپ کے تشریف لے جانے کے بعد بھی سحری کے وقت کا معمول حسب سابق نصیب ہے۔ اور آپ کے فرمائے ہوئے وظائف دن

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور رات والے بھی پڑھنے کی توفیق منجانب اللہ نصیب ہو رہی ہے۔
اللہ تعالیٰ موت تک ان وظائف سے محروم نہ کریں۔ اور یہی وظائف کے دوران بھی نیت ہوتی ہے کہ اللہ راضی ہو جائیں اور اپنی مرضیات پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

(۲) ویسے تو الحمدللہ خواب میں آپ کی اکثر زیارت ہوتی ہے اور خاص کر جس دن کثرت سے درود شریف پڑھ کر سوتا ہوں اور نیت اور دعا یہ ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہو، عجیب اتفاق ہے کہ اس دن تو خاص کر آپ کی بھی زیارت ہوتی ہے۔

جیل میں آنا پانچویں دفعہ ہوا ہے۔ پہلے ایک دفعہ صرف چکوال رہا اور تین دفعہ جہلم جیل میں وقت گزرا۔ وہاں بھی یہی کیفیت تھی کہ دعا حضور ﷺ کی زیارت کی کر کے سوتا اور زیارت آپ کی بھی ہوتی۔ اب یہاں بھی یہی کیفیت ہے۔ خدا جانے اس میں کیا راز ہے۔ البتہ خواب میں بھی آپ سے مل کر خوشی ہوتی ہے اور بیداری میں بھی یہی کیفیت ہے۔

(۳) شب جمعہ جو گزری ہے، اس میں بھی یہی صورت ہوئی۔ خواب میں دیکھا کہ آپ اور بندہ دونوں پیدل جا رہے ہیں۔ ترجمہ حضرت

شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا کیا ہوا قرآن مجید میرے ہاتھ میں ہے اور دونوں چل رہے ہیں۔ آگے سڑک پر اپنی جماعتی ویگن کھڑی نظر آئی۔ اس کے پاس کچھ ساتھی ہیں لیکن نام اب یاد نہیں۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے طال مکھانے میرے سامنے رکھے جو کہ بہت سفید اور چمک دار ہیں۔ گویا خاص طور پر تیار کیے ہوئے ہیں اور کہا کہ تقسیم کر دو۔ اور ایک طال مکھانے کو آپ نے ہاتھ لگایا کہ یہ میرے لیے رکھ دیں۔ میں نے ابھی نہیں کھایا اور جلدی سے آپ جہاں ویگن کھڑی تھی اور اس کے ساتھ مکان بھی ہے اس طرف چل پڑے۔ محسوس یہ ہوا کہ آپ نے وضو کرنا اور نماز پڑھنی ہے۔ میں نے خواب میں ہی اس موقع پر دیکھا کہ میرے ہاتھ میں بھی طال مکھانے کی طرح ہی کوئی چیز ہے، وہ بھی آپ نے تقسیم کے لیے جب کہا وہ بھی تقسیم کیے اور خود بھی لیے۔ اللہ تعالیٰ اس خواب کو مبارک کریں اور آپ کے فیوض و برکات سے حسب سابق مستفید فرمائیں۔ آمین۔ اس کے بعد بیدار ہو گیا۔ وقت تقریباً رات کے 2½ بجے تھے۔

(۴) جیل میں آنے کے بعد حضرت مولانا جہلمیؒ کی، ان کی وفات کے بعد یہاں ہی آپ کے قیام کے دنوں میں ۳ نومبر ۱۹۹۸ء بروز

منگل رات کو خواب میں ملاقات ہوئی تھی، وہ تشریف لائے اور نماز بھی ہمیں پڑھائی تھی۔ خواب میں اس وقت آپ بھی موجود تھے اور چند اور احباب بھی تھے۔ نام یاد نہیں۔ سب نے ان کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ اب دو ماہ اور چار دن بعد ۲۰ شوال ۱۴۱۹ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۹۹ء کو حضرت جہلمیؒ صاحب کی دوبارہ خواب میں ملاقات ہو گئی۔ وہ کسی جگہ جلسہ میں تقریر فرمانے کے بعد ویگن میں جانے کی تیاری میں تھے۔ جلدی سے ملاقات کی۔ پہلے خواب میں خیال تھا کہ حضرت کے ساتھ ہی ویگن میں بیٹھ جاؤں گا۔ پھر اور احباب سے ملاقات کی۔ اسی دوران بیدار ہو گیا۔ حضرت جہلمیؒ صاحب کی دوسری بار جیل میں زیارت سے بھی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس زیارت کو بھی مبارک بنائیں۔ (آمین)

(۵) الحمدللہ سب ساتھی تعلیم میں اپنے اپنے ذوق سے جیل میں مصروف ہیں۔ قرآنی طلبہ کی چار کلاسیں چار چکیوں میں باقاعدہ جاری ہیں۔ ایک کلاس کو قاری محمد عباس صاحب پڑھاتے ہیں، ایک کلاس کو قاری محمد شفیق صاحب پڑھاتے ہیں، ایک کلاس کو قاری محمد اکبر شاہ صاحب (شعبہ کتب والے) پڑھاتے ہیں، ایک کلاس کو قاری ثاقب صاحب (شعبہ کتب والے) پڑھاتے ہیں۔

اور کتابی شعبہ بھی الحمدللہ شروع ہے۔ جس کی ترتیب یوں ہے:

مولانا عبدالرزاق صاحب جو کتب پڑھاتے ہیں: (۱) صرف، (۲) نحو، (۳) نور الایضاح۔

قاری حافظ سید اکبر شاہ صاحب جو کتب پڑھاتے ہیں:

(۱) کریما، (۲) القرآۃ الراشدہ، (۳) معلم انشاء، (۴) قدوری، (۵) ترجمہ قرآن۔

قاری حافظ سید غنی صاحب جو کتب پڑھاتے ہیں:

(۱) شرح الوقایہ، (۲) شرح جامی، (۳) مقامات، (۴) نور الانوار، (۵) ترجمہ قرآن، (۶) قطبی، (۷) ہدایت النحو، (۸) ریاض الصالحین، (۹) زاد الطالبین، (۱۰) علم الصیغہ۔

الحمدللہ کہ کتابی اسباق بھی اچھے ہو رہے ہیں۔ پہلے تو سید اکبر شاہ صاحب اور حافظ قاری سید غنی صاحب ہی صرف پڑھاتے تھے۔ حافظ مولانا عبدالرزاق صاحب کے آنے کے بعد ان سے سید غنی صاحب نے عرض کیا کہ آپ مذکورہ کتابوں میں سے جو مناسب سمجھیں پڑھادیا کریں۔ انہوں نے مذکورہ تین اسباق تجویز کیے۔

(۶) ترجمہ قرآن مجید کی ابتدا مولانا محمد یعقوب جالندھریؒ سے کی تھی، پھر الحمدللہ جہلم جیل کے دوران مکمل کیا تھا۔ اب یہاں بھی دوبارہ ترتیب سے شروع کیا۔ ایک بار ختم ہو چکا ہے۔ ترجمے یہاں

جیل میں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین دہلویؒ، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے موجود ہیں۔ اور ان کے حاشیے بھی پڑھنے شروع کیے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے ترجمے مولانا فتح محمد صاحب جالندھریؒ وغیرہ کے بھی ہیں۔ لیکن اصل میں حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور حضرت تھانویؒ ہی کے ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں۔ دوسرے تو صرف بعض الفاظ کے جو جدید ترجمے ہیں وہی دیکھتا ہوں۔

بس کوشش یہی ہوتی ہے کہ دوسری گفتگو کے بجائے زیادہ سے زیادہ تلاوت، ترجمہ قرآن اور وظائف میں ہی وقت صرف ہو۔ اور زندگی کا انجام ایمان کے ساتھ اور اللہ کی رضا کے ساتھ نصیب ہو۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

والسلام

خادم اہل سنت عبدالوحید غفرلہ

مکتوب بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

از عبدالوحید

۷ شوال ۱۴۲۱ھ

۳ جنوری ۲۰۰۱ء

بروز بدھ

جناب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ الحمدللہ یہاں سب خیریت ہے۔ رمضان المبارک اچھا گزر گیا ہے۔ عید بھی اچھی گزر گئی ہے۔ عید کے دن نماز عید کے بعد بھائی اخیار الحسن صاحب کی ملاقات کے لیے گیا تھا۔

الحمدللہ وہ بھی بخیریت ہیں۔ آج بروز بدھ بھی ظہر کے بعد ان کی ملاقات کے لیے احاطہ جہاں بھائی اخیار الحسن صاحب کی چکی ہے گیا تھا۔ کافی دیر ان کے پاس رہا۔ خیریت سے ہیں۔ ان کے قریب ہی دوسری چکی میں دوسرے پہرہ میں قاضی اکبر صاحب کے سالے قاضی ناصر ولد قاضی احمد دین اور قاضی یاسر بھی سزائے موت کی چکیوں میں بند ہیں۔ وہ بھی آپ کی خیر خیریت پوچھتے تھے۔ اور

سلام عرض کرتے تھے۔

(۲) الحمدللہ کہ خیریت سے یہاں کام کرنے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی ہے۔ اور صبح سے شام تک مسجد کے اندر اور فیکٹری میں حوالاتی اور قیدی احباب کو قرآن پڑھانے کی توفیق ملی ہوئی ہے۔ اور ہر طرح سے اللہ تعالیٰ نے آسانیاں دی ہوئیں ہیں۔ ماہنامہ حق چار یارؓ گزشتہ سال ہی جیل کے پتہ پر لاہور سے جاری چندہ منی آرڈر بھیج کر کرالیا تھا۔ تاکہ شائع ہوتے ہی مل جایا کرے۔ الحمدللہ کہ وہ مل رہا ہے۔ خود پڑھ کر پھر دوسرے احباب کو جیل میں باری باری مطالعہ کے لیے بھیجتا رہتا ہوں۔

مولانا محمد امین صاحب صفدرؒ اوکاڑوی مرحومؒ کی شخصیت کے بارے میں نمبر شائع کرنے کی خبر حق چار یارؓ میں پڑھی۔

اللہ تعالیٰ اس نمبر کی تکمیل میں احباب کی نصرت فرمائیں تاکہ جامع نمبر شائع ہو سکے۔

(۳) جیل کی جامع مسجد میں نمازِ جمعہ مولانا احسان احمد دانشؒ (حوالاتی فاضلِ جامعہ خیر المدارس ملتان سابق مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد ہی حسب سابق پڑھا رہے ہیں۔ اور جمعہ سے پہلے تقریر بھی وہی کرتے ہیں۔ ظہر کے بعد بھی بیان روزانہ کرتے

ہیں۔ البتہ نمازیں فجر، ظہر، عصر، ایک دوسرے حافظ محمد اکرم صاحب جو کہ ڈھکو چکوال کے ہی ہیں ۲۵ سالہ قیدی ہیں۔ تقریباً ۷ سال قید کاٹ چکے ہیں وہ آج کل پڑھاتے ہیں۔ بظاہر تو یہ معتدل ہیں اور علمائے دیوبند کا بھی احترام کرتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی اچھا پیش آتے ہیں۔ لیکن بریلوی غالی لوگوں نے چوں کہ اپنے مقاصد کے لیے ان کو امام بنوایا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح وہ آہستہ آہستہ مکمل مسجد پر کنٹرول کر کے جمعہ وغیرہ پڑھانے کے لیے بھی ایک غالی بریلوی کو مقرر کرا سکیں۔ اس کو انہوں نے اس بہانہ سے نماز فجر کے پڑھانے پر بھی لگا دیا تھا کہ حافظ اکرم صاحب کا گلہ صبح ٹھیک نہیں ہوتا۔ اور پھر اس غالی بریلوی بدعتی نے نماز ظہر کے بعد تین چار دن درس بھی دیا لیکن اللہ کی غیبی مدد ہوئی کہ عید سے ایک دن پہلے صبح کے درس میں اس نے ایک واقعہ ایسا بیان کیا کہ جس میں حضرت جنید بغدادیؒ کی توہین بنتی تھی۔ بظاہر تو اس نے وہ واقعہ شان بیان کرنے کے لیے بیان کیا تھا۔ اس پر ایک تبلیغی جماعت کے ساتھی نے کہا کہ ایسے واقعات بیان نہیں کرنے چاہییں۔ اس پر وہ غالی مقرر غصہ میں آ گیا اور تبلیغی ساتھی کو پکڑ کر چکر میں چیف کے پاس لے گیا کہ اس نے مسجد میں اختلاف کیا ہے۔ الحمدللہ کہ چیف نے دونوں

کو قصوری میں بند کرنے کا حکم دے دیا۔ اور آئندہ کے لیے اس غالی کو نماز پڑھانے اور تقریر کرنے سے روک دیا۔ اس طرح الحمدللہ کہ ان کی سازش ناکام ہو گئی۔ کچھ شرائط کے ساتھ پھر قصوری سے نکل سکے۔ اب نمازیں محمد اکرم صاحب ڈھکو والے ہی سب پڑھاتے ہیں۔ اور ظہر کے بعد درس مولانا احسان دانش صاحب حسب سابق دے رہے ہیں۔ اور عید بھی مولانا احسان دانش صاحب نے پڑھائی تھی۔ اور جمعہ بھی وہی پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نصرت فرمائیں کہ غالی بدعتی کامیاب نہ ہوں۔

(۴) اب بعض احباب کو یہ اشکال ہے کہ غالی بدعتی سے تو جان چھوٹ گئی، لیکن بعض کو اشکال ہے کہ بدعتی کا احترام بھی منع ہے۔ لیکن موجودہ امام حافظ اکرم صاحب اس غالی بدعتی کے ہی حامی ہیں۔ ان حالات میں ان کے پیچھے نماز بامر مجبوری پڑھنے کے بعد لوٹانے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ یا علیحدہ ہی پڑھا کریں؟

ایک ساتھی نے یہ رائے دی ہے کہ تشبہ بالمسلمین کے تحت بدعتی کی امامت میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرلی جائے۔ البتہ بعد میں لوٹالی جائے۔ اس بارے اچھی صورت کیا ہے۔ جس میں نماز بھی ادا ہو جائے اور جماعت کے ثواب سے محروم نہ رہیں؟

ہمارے یہاں آنے سے پہلے ایک امام مودودی تھے جو کہ رہا ہو گئے

ہیں۔ ان کے دور میں بھی یہی اشکال تھا۔ اس وقت بھی ہم لوٹا لیتے تھے یا جماعت سے قبل یا بعد علیحدہ نماز ادا کر لیتے تھے۔ کیا اب بدعتی امام کے لیے ایسا ہی کیا جائے۔ اس بارے میں راہنمائی فرمائیں۔ والسلام

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

بیرک نمبر ۵ کمرہ نمبر ۳

اڈیالہ سنٹرل جیل راولپنڈی

مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

از راولپنڈی

عبدالوحید الحنفی

۲۷ شوال ۱۴۲۱ھ

۲۲ جنوری ۲۰۰۱ء

بروز پیر

جناب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ الحمدللہ یہاں سب خیریت ہے۔

۱۵ جنوری بروز پیر احباب چکوال سے ملاقات کے لیے تشریف

لائے تھے۔ محترم حافظ مختار الحسن صاحب، برادرم نثار معاویہ صاحب، بھائی افتخار احمد صاحب بھیں، محمد فاروق صاحب، محترم ماسٹر محمد یوسف صاحب اور دوسرے احباب سے مل کر خوشی ہوئی۔ آپ کی خیر خیریت بھی ان سے معلوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائیں تا کہ جو تصنیفی کام باقی ہیں ان کی تکمیل آپ کر سکیں۔ آمین۔

(۲) ۱۷ جنوری بروز بدھ بھائی اخیار الحسن صاحب کی ملاقات ہوئی تھی، الحمدللہ کہ وہ بھی مطمئن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خوش اور تندرست رکھیں اور جیل سے ان کو آزادی نصیب فرمائیں۔ آمین۔

(۳) الحمدللہ بندہ آپ کی دعاؤں سے بخیریت ہے۔ اور حسب سابق ہمہ وقت تعلیم و تدریس میں ذوق و شوق سے مصروف رہتا ہے۔ صبح بیرک ۶ بجے کے قریب کھل جاتی ہے۔ اس سے پہلے پہلے اکثر رات کی روٹی ہی کھا لیتا ہوں تا کہ پھر دن کو بیرک میں نہ آنا پڑے۔ اور نماز فجر جماعت کے ساتھ مسجد کے اندر ادا کر کے قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتا ہوں۔ پھر وہاں ہی پڑھنے والے احباب حفظ و ناظرہ اور ترجمہ قرآن بھی پڑھنے والے آ جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ ½10 بجے تک رہتا ہے۔ پھر ½10 بجے

سے ½11 بجے تک فیکٹری میں حفظ قرآن کی کلاس کو تعلیم دینے کے لیے جاتا ہوں۔ ایک گھنٹہ پڑھا کر پھر واپس مسجد میں ہی آجاتا ہوں۔ وہاں ہی کچھ آرام کر کے پھر پڑھنے کا اور ظہر کے بعد پڑھانے کا سلسلہ عصر تک جاری رہتا ہے۔ مغرب سے کچھ پہلے بیرک میں واپس آجاتا ہوں۔ پھر یہاں کمرہ میں نماز مغرب پڑھتا ہوں اور پھر تلاوت وغیرہ میں مصروف ہو جاتا ہوں۔ پھر عشاء کی جماعت کے بعد کچھ آرام کر کے پھر بیدار ہو کر آپ کے فرمان کے مطابق اسم ذات، تلاوت، درود شریف وغیرہ اور نوافل وغیرہ کی حسب توفیق دیگر معمولات کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

اس طرح الحمدللہ کہ ہر طرح سکون و اطمینان سے شب و روز گزر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے سکونِ قلبی نصیب کیا ہوا ہے۔ اور جیل کی زندگی اللہ تعالیٰ نے اس طرح آزاد نصیب کی ہوئی ہے کہ گویا یہ ایک مدرسہ ہی ہے، جس میں کام کرنے کا اللہ تعالیٰ نے موقع نصیب کیا ہوا ہے اور ہر طرح آزادی نصیب ہے۔

(۴) بیرکوں میں ٹیلی ویژن اور ریڈیو ایک مصیبت ہیں۔ اس لیے ہی دن کو بیرک کے اندر نہیں آتا۔ قیدی جو بگڑے ہوئے ہیں وہ تو ایسے

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ہیں کہ خوفِ خدا ان میں گویا ہے ہی نہیں۔ حسبِ موقع نرمی سے سمجھانے کا سلسلہ جاری ہے کہ طبلہ سارنگی حرام ہے، گانے اور تصویریں، ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر قیدیوں کو سمجھاتا ہوں کہ نہ سُنیں اور نہ دیکھیں۔ لیکن بیرک کے کمرہ میں ۴۵ سے زیادہ قیدی ہیں۔ دو چار تو ایسے ضدی ہیں کہ وہ تو ایک لمحہ بھی بغیر ٹیلی ویژن دیکھے اور ریڈیو سنے رہ ہی نہیں سکتے، اور وہ نہ نماز پڑھتے ہیں، نہ سمجھتے ہیں۔ البتہ نماز کے وقت بند کر دیتے ہیں۔ دوسرے قیدی بولتے اس لیے نہیں کہ حکومت کی طرف سے ٹیلی ویژن اور ریڈیو کی اجازت ہے۔ انتظامیہ بھی صبر کا کہتی ہے اور یہ ایسے بگڑے ہوئے ہیں کہ رات دس بجے تک بعض اوقات ٹیلی ویژن اور ریڈیو بجاتے رہتے ہیں۔ دو چار دفعہ سختی بھی کی کہ شاید باز آ جائیں لیکن ان پر اثر کیا ہوتا، ان میں خوفِ خدا تو گویا ہے ہی نہیں کہ وہ اثر لیں۔ مجبوراً سو جاتا ہوں یا کانوں میں انگلیاں دے دیتا ہوں یا روئی ڈال کر صبر کرتا ہوں۔ لیکن تبلیغ الحمدللہ نرمی سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دیں اور اس فتنہ میں ایمان سلامت رکھیں۔ (آمین)

(۵) مسجد کے امام صاحب کو شرک وبدعت کا مسئلہ سمجھا کر اپنا ہم خیال

بنالیا ہے تاکہ نماز باجماعت ادا کرنے سے محرومی نہ ہو۔ الحمدللہ کہ وہ معتدل چل رہے ہیں۔ اس لیے فی الحال نماز ان کے پیچھے ادا کرنے کے بعد بظاہر لوٹانے کی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بریلوی غالی گروہ بھی اب سامنے نہیں آرہا۔ اس لیے نظام ٹھیک چل رہا ہے۔

(٦) الحمدللہ خواب میں اکثر آپ کی زیارت ہوتی ہے۔ خاص کر جب زیارتِ رسول اللہ ﷺ کے لیے وظیفہ درود شریف پڑھ کر سوتا ہوں تو آپ کی بھی زیارت اکثر ہو جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں بھی خواب دیکھا کہ آپ درسِ قرآن مجید دے رہے تھے اور بندہ بھی اس مجلسِ درس میں شریک تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا نصیب فرمائیں۔ آمین۔ والسلام

طالب دعا

خادم اہل سنت عبدالوحید حنفی عفی عنہ

بیرک نمبر ۵ کمرہ نمبر ۳

سنٹرل جیل اڈیالہ راولپنڈی

مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

از عبدالوحید الحنفی
سنٹرل جیل راولپنڈی
۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ
۲۶ جولائی ۲۰۰۱ء
بروز جمعرات

جناب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش اور تندرست رکھیں۔ آمین۔

۱۵ جولائی ۲۰۰۱ء بروز اتوار شام کو روزنامہ اوصاف میں خبر پڑھنے سے معلوم ہوا کہ ۱۴ جولائی مطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ بروز ہفتہ بوقت صبح حضرت کی اہلیہ محترمہؒ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بخشش فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ نصیب فرمائیں اور آپ کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین۔

(۲) مرحومہؒ نے جو زندگی بھر بچیوں کو قرآنی اور دینی تعلیم دی یہ ان کا صدقہ جاریہ ہے۔ ان شاء اللہ قیامت تک ان کے درجات کی

بلندی کا ذریعہ بنے گا۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی تمام شاگرد طالبات کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت اور قرآنی تعلیم پھیلانے کی سعادت مزید نصیب فرمائیں۔ آمین۔

(۳) الحمدللہ کہ بندہ حسب سابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پڑھنے پڑھانے کے پروگرام کے تحت کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قید کے دوران مسجد کے ماحول میں درس و تدریس کا جو موقع دیا ہے یہ اس کا خصوصی فضل و کرم اور احسان عظیم ہے۔ اس کا تو تصور بھی نہیں تھا کہ اس طرح جیل کے اندر موقع ملے گا اور قیدی کی حیثیت میں اتنی سہولتیں ملیں گی۔ جیل میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی مکمل تفسیر بیان القرآن کیس کے فیصلہ سے قبل ہی منگالی تھی۔ اسی طرح تفسیر عثمانی بھی منگالی تھی اور بیان القرآن کی تلخیص جو علامہ ظفر احمد عثمانی صاحبؒ نے کی وہ بھی منگالی تھی۔ اسی طرح کنز العمال حدیث کی عربی ۸ جلدیں بھی اور کتاب الآثار امام محمدؒ عربی مع اردو، مسند امام اعظم ابو حنیفہؒ عربی مع اردو، موطا امام محمدؒ عربی مع اردو، طحاوی شریف مکمل (مترجم) عربی مع اردو، مشکوٰۃ شریف (مترجم) اردو مع عربی کتب وغیرہ بھی منگالی تھیں۔ احیاء العلوم امام غزالیؒ اور مکاشفۃ

القلوب المہند علی المفند وغیرہ کتب بھی منگالی تھیں۔ جن کو یہاں پڑھنے اور قیدی و حوالاتی احباب کو پڑھانے اور سنانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ الحمدللہ کہ دیکھ کر سنانے کا یہ فائدہ ہوا کہ سنانے کے عمل سے خود بھی یاد ہوتا گیا اور بزرگوں کے ترجمہ و تفسیر کے سنانے سے ایمان تازہ ہوتا رہا۔ اور اب ۲۹ واں پارہ ختم ہونے کو ہے۔

ان شاء اللہ چند دنوں تک یہ مکمل قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر سنانے کا درس مکمل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کو منظور و مقبول فرمائیں۔ آمین۔

(۴) اسی طرح جیل میں حضرت مولانا ولی الرحمٰن صاحب فاضلِ جامعہ اشرفیہ لاہور جو روزانہ باہر سے جیل میں تجوید و ترجمہ پڑھانے آتے ہیں، ان سے تجوید اور ترجمہ پڑھنے کی بھی سعادت مل رہی ہے۔ ماشاء اللہ وہ خوب پڑھاتے ہیں۔ جیل میں جو قیدی حوالاتی استاذ پڑھانے والے ہیں، ان کو یہ آدھ گھنٹہ روزانہ پڑھاتے ہیں۔ الحمدللہ کہ تجوید کے قواعد کا بھی اچھی طرح سمجھنے کا موقع مل گیا۔

(۵) بھائی اخیار الحسن صاحب بھی بخیریت ہیں۔ پندرہ دن کے بعد کا

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سلسلہ ملاقات جو اندر ہے، اس کے تحت گزشتہ بدھ کو ملاقات کے لیے گیا۔ ہر طرح سے خیریت بتاتے تھے۔

(٦) سب احباب کی جانب سے بھی سلام عرض ہے اور دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

بیرک نمبر ۵ کمرہ نمبر ۳

سنٹرل جیل اڈیالہ راولپنڈی

مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

سنٹرل جیل اڈیالہ راولپنڈی

٣جمادی الاولیٰ ١٤٢٣ھ

١٤جولائی ٢٠٠٢ء بروز اتوار

جناب محترم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ امیر تحریکِ خدام اہل السنت والجماعت پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ الحمدللہ بندہ ہر طرح اللہ کے فضل وکرم سے بخیریت ہے۔ اور جیل کے اندر قرآن مجید، احادیث پاک اور کتب فقہ پڑھنے پڑھانے اور درس وتدریس میں ہر طرح سے مطمئن ومصروف

ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا احسان احمد دانش صاحب فاضل خیر المدارس ملتان عرصہ پونے چار سال حوالاتی و عرصہ تین ماہ قیدی ۲۵ سالہ کی حیثیت سے گزار کر بری ہو کر رہا ہو گئے ہیں۔ ۲۹ مئی ۲۰۰۲ء کو ایک عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا، امید ہے کہ مل گیا ہو گا۔ ۲۸ مئی کو مولانا دانش صاحب رہا ہوئے تھے۔ ۲۹ مئی کو بندہ نے ان کی جگہ جامع مسجد جیل میں نمازِ ظہر کے بعد درسِ قرآن عام نمازیوں کے اجتماع سے شروع کر دیا۔ الحمدللہ کہ ٹھیک کام چل رہا ہے۔ اور درسِ قرآن دینے کی سعادت ملی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو۔ آمین۔

(۲) الحمدللہ کبھی کبھی خواب میں آپ کی زیارت ہو جاتی ہے۔ عام تو عادت خوابیں بیان کرنے کی بندہ کو نہیں۔ اظہار بہت ہی کم کرتا ہوں لیکن آپ کی زیارت کا تذکرہ آپ سے بعض اوقات خط میں کر دیتا ہوں تاکہ آپ اچھی تعبیر نکال دیں اور دعا دے دیا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی مزید رحمتیں نصیب ہوں۔ اور انجام بخیر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو۔ آمین۔ ۶ جون شب جمعرات کو خواب میں دیکھا کہ کسی جگہ بہت بڑا دینی اجتماع ہے جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب تشریف فرما ہیں اور بندہ

بھی اس اجتماع میں حاضر ہوا۔ اور جہاں حضرت صاحب تشریف فرما ہیں، قریب پہنچ گیا۔ حضرت صاحب کے ہاتھ میں سکے درہم یا ریال ہیں۔ اور وزن کرنا چاہتے تھے بندہ کو کہا ترازو لے آؤ (اوزان لے آؤ) بندہ نے ترازو پیش کیا، ان میں سے حضرت نے ایک پاؤ کو الگ کیا اور ترازو پر ایک پاؤ کے برابر درہم تول کر کسی کو دیے۔ پھر خواب میں یہ دیکھا کہ بندہ نے حضرت صاحب کی تصانیف میں سے کتاب "صحابہ کرامؓ اور مودودی" کا ایک بنڈل اور دوسری تصانیف کا بنڈل تیار کیا، مولانا قاضی ظہور حسین صاحب کو دینے کے لیے۔ انہوں نے کسی جگہ جانا تھا اور بندہ کو کہا کہ ان کتابوں کا بنڈل تیار کر دو۔ بندہ نے کافی بڑا بنڈل بنایا تاکہ وہ جاتے ہوئے لے جائیں۔

(۳) ۳۰ جون کو پھر خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا اجتماع ہے جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب موجود ہیں اور عصر کے بعد کا وقت ہے۔ عصر کا وقت بہت کم رہ گیا۔ حضرت صاحب کی تقریر جاری تھی۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحبؒ جہلمی کو بھی اس اجتماع میں موجود پایا۔

(۴) ۵ جولائی شب جمعہ کو پھر دیکھا کہ ایک مکان میں بندہ بھی موجود ہے اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بھی موجود ہیں۔

(۵) ۹ جون کو بندہ کے ایک ساتھی نے جیل میں جو ۲۵ سالہ قیدی ہے، خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہو گئی ہے۔ ہر طرف انسان ہی انسان ہیں اور چاروں طرف سے ایک مضبوط جنگلہ کے اندر موجود ہیں۔ ایک فرشتہ رجسٹر کھولے ہوئے ہے اور سب کو رجسٹر سے دیکھ کر بتا رہا ہے کہ وہ دائیں طرف والوں سے ہے یا بائیں طرف والوں سے یا اعراف والوں سے ہے۔ سب لوگ اس کے پاس سے ایک ایک کر کے گزر رہے ہیں اور وہ سب کو بتا رہا ہے۔ جن کو بتاتا ہے کہ تم دائیں طرف والوں سے ہو، وہ خوشی خوشی دوسروں کو بتا رہے ہیں اور جن کو وہ بتاتا ہے کہ تم بائیں طرف والوں سے ہو وہ حیران اور پریشان پھر رہے ہیں۔ اس کا نمبر آیا تو اس کو بتایا گیا کہ وہ دائیں طرف والوں سے ہے۔ پھر وہ بندہ کی تلاش میں نکلا تو دیکھا کہ وہاں ایک مسجد میں بندہ مطمئن کچھ پڑھ رہا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ اس نے دوسرے ساتھیوں کو بتایا اور دکھایا کہ اس پریشانی میں بھی عبد الوحید مطمئن بیٹھا ہے۔ جس سے اس ساتھی کو خوشی ہوئی کہ الحمدللہ، اللہ نے دونوں کو دائیں طرف والوں سے کر دیا۔

اللہ کرے کہ انجام اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمت سے ہم

خادم اہلسنت عبدالوحید

سب کو بخش دیں اور رضا نصیب کریں۔ اور جنت نصیب کریں۔
آمین۔

(٦) الحمدللہ بھائی اخیار الحسن صاحب بھی ہر طرح سے بخیریت ہیں۔
خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موت تک ہر شیطانی حملہ سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

طالب دعا

خادم اہل سنت عبدالوحید غفرلہ'

مکتوب بنام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ'

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

از خادم اہل سنت عبدالوحید

۱۷ رجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۲۰۰۲ء

بروز بدھ۔ راولپنڈی

بخدمت جناب محترم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ' امیر تحریکِ خدام اہل السنت والجماعت پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ الحمدللہ کہ بندہ بخیریت ہے اور بھائی اخیار الحسن بھی بخیریت ہیں۔ احقر نے 2½ ماہ قبل ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۴ جولائی ۲۰۰۲ء کو ایک عریضہ لکھا تھا، امید ہے کہ مل گیا ہو گا۔
ملاقات پر آنے والے احباب سے آپ کی خیر خیریت معلوم ہو

جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش اور تندرست رکھیں۔ آمین۔

(۲) آج کل تو الیکشن کا شور شرابہ ہے۔ چکوال کی الیکشنی صورت حال کی کچھ خبریں اخبارات میں نظر سے گزرتی ہیں۔

(۳) تحریک خدام اہل السنت و الجماعت کے فیصلہ کی خبر معلوم ہوئی۔ ۱۶ ستمبر بروز پیر محمد ابو بکر ملاقات پر آیا تو اس نے فیصلہ کے بارے میں آپ کی ۱۵ ستمبر بروز اتوار خدام اہل سنت کے اجلاس کی تقریر کا خلاصہ بتایا اور ایاز امیر صاحب کے مرزائیوں کے بارے میں نظریات جو خبریں ۲۷ جولائی ۲۰۰۲ء میں ”توہین دین کیا ہے؟“ کے عنوان سے شائع ہوئے، کی فوٹو اسٹیٹ کاپی دی۔

جماعتی موقف جو آپ نے اجلاس میں بیان فرمایا، درست ہے۔

شرعی ایمانی غیرت کے تحت دو مصیبتوں میں کم درجہ کی مصیبت کو دیکھتے ہوئے یہی فیصلہ بہتر سے بہتر ہو سکتا تھا جو آپ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نصرت فرمائیں اور اپنی رضا نصیب فرمائیں۔ (آمین)

(۴) گزشتہ اتوار کو چند قیدی مسجد جیل کے اندر بندہ سے آ کر ملے اور آپ کے فیصلہ پر حیران نظر آئے کہ چکوال میں جس گروپ کی حمایت کی گئی ہے۔ میجر طاہر اقبال صاحب تو سردار عباس شیعہ کا نمائندہ ہے اور ملکی سطح پر مسلم لیگ قائداعظم گروپ صدر پرویز مشرف کا گروپ ہے جو کہ طالبان کا قاتل اور امریکہ کا

حمایتی ہے۔ ...... وغیرہ سخت الفاظ استعمال کیے۔ بندہ نے پھر تفصیل سے جماعتی موقف سمجھایا اور ملکی اور مقامی صورت حال بتائی کہ ملکی سطح پر تو ملکی پارٹیوں نے سوچنا ہے۔ مقامی سطح پر مقامی حالات کو دیکھنا ہوتا ہے۔ اس پہلو سے حضرت صاحب نے جو فیصلہ کیا ہے، وہ ہر طرح درست ہے۔

(۵) لیکن جب وہ بحث کرنے والا ساتھی سمجھ نہ رہا تھا تو پھر مزید بندہ نے سمجھایا کہ اگر آپ کو اعتراض ہے کہ مسلم لیگ قائد گروپ کے نمائندہ کی حمایت گویا مشرف صاحب کی حمایت ہے اور مشرف کی حمایت امریکہ کی حمایت ہے اور امریکہ کی حمایت طالبان کی مخالفت ہے۔ وغیرہ یہ مؤقف اپنی جگہ بجا لیکن مقامی صورت حال کو دیکھتے ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ مجلس عمل کے سرپرستوں میں ساجد نقوی صاحب شیعہ قائد شامل ہیں اور جھنگ کی سیٹ پر مجلس عمل نے شیعہ کو مولانا اعظم طارق صاحب کے خلاف ٹکٹ دیا ہے۔

اس طرح تو پھر مجلس عمل پر بھی اعتراض ہو سکتا ہے۔ مجلس عمل کے نمائندہ کی کامیابی گویا ساجد نقوی صاحب کی کامیابی ہے۔ اور ساجد نقوی صاحب کی کامیابی گویا شیعہ کی حمایت ہے۔ اس طرح اعتراض برائے اعتراض تو صحیح و غلط ہر ایک پر کوئی نہ کوئی ہو سکتا

ہے۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ دو مصیبتوں میں سے کم درجہ کی مصیبت کیا ہے۔

اس پہلو سے چکوال کی سطح پر حضرت نے جو مؤقف اختیار کیا ہے،

اس سے بہتر کوئی نہیں ہے۔

(۶) بندہ نے بتایا کہ گزشتہ الیکشن میں مقامی مسلم لیگ کے ووٹ ۸۰ ہزار سے زیادہ تھے۔ اب اگر دو دھڑوں کی وجہ سے دو حصہ میں شمار کیے جائیں تو دونوں دھڑوں کے پاس چالیس (۴۰)، چالیس (۴۰) ہزار سمجھ لیں اور تیسرا دھڑا پیپلز پارٹی کا ہے۔ گزشتہ الیکشن میں اس کے نمائندہ کے ساٹھ ہزار سے اوپر ووٹ تھے۔ اب اگر ان میں سے سردار عباس صاحب کے علیحدہ ہونے پر سردار عباس صاحب کے بیس (۲۰) ہزار ووٹ الگ کر لیے جائیں، پھر بھی پیپلز پارٹی کے پاس چالیس ہزار ووٹ موجود ہیں۔

اور چوتھا دھڑا مجلس عمل کا شمار کریں، جس میں مودودی ووٹ اور جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت علمائے اسلام اور متفرق ووٹ سب شامل کریں تو موجودہ صورت حال میں زیادہ سے زیادہ...... ۱۴۰۰۰ چودہ ہزار ووٹ ہو جائیں گے۔ گزشتہ الیکشنوں کی صورت حال سے یہ جائزہ لیا ہے۔

(۷) اب اگر تحریکِ خدام اہل سنت کے کم و بیش دس ہزار (۱۰۰۰۰)

ووٹ شمار کیے جائیں یہ مجلس عمل کے نمائندہ کو ملیں پھر بھی ۲۴۰۰۰ ہزار سے زیادہ ووٹ نہیں بن سکتے۔

جبکہ بظاہر کامیابی کے لیے چالیس ہزار سے زیادہ ووٹ کی ضرورت ہے۔

اس صورت حال میں اگر مسلم لیگ قائد اعظم گروپ جس کے مرکزی صدر میاں اظہر صاحب سُنّی ہیں اور مقامی نمایندہ میجر طاہر اقبال صاحب بھی سنی ہیں، کی حمایت نہ کی جائے تو پھر مسلم لیگ ن گروپ کا نمایندہ ایاز امیر جو کہ مرزائیوں کی حمایت میں کالم لکھ چکا ہے، وہ کامیاب ہوتا نظر آتا ہے۔

یا پھر پیپلز پارٹی کی بے نظیر صاحبہ مرکزی سطح پر شیعہ ہے اور مقامی نمایندہ بھی شیعہ ہے۔ وہ صاف کامیاب ہوتا نظر آتا ہے۔ اس پہلو سے ختم نبوت کے بے وفا اور صحابہؓ کے بے وفا کو ناکام کرنے کے لیے اگر خدام اہل سنت نے سنی نمایندے کو کامیاب کرنے کے لیے یہ مؤقف اختیار کیا ہے تو یہ ہر طرح سے صحیح ہے۔ الحمدللہ کہ اس موقف سے جو احباب قیدی سامعین تھے وہ مطمئن ہو گئے اور بحث کرنے والا بھی خاموش ہو گیا۔

(۸) الحمدللہ یہاں آپ کے فرمان کے مطابق کام جاری کیا ہوا ہے۔ اور دن بھر مسجد کے اندر ہی کام کرنے کی سعادت ملی ہوئی ہے۔ پہلے

سے کچھ حالات بہتر ہیں۔ اب صبح نماز کے بعد بھی احباب سبق لیتے ہیں اور ظہر کے بعد بھی عام نمازی احباب کو چند منٹ درس قرآن دینے کی سعادت ملی ہوئی ہے۔ اور پھر جب گنتی بند ہوتی ہے تو کمرہ میں سلسلہ تعلیم کا جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا نصیب فرمائیں۔ (آمین)

(۹) آپ کے فرمان کے مطابق ذکر اسم ذات اور درود شریف حسب سابق پڑھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ منظور فرمائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

(۱۰) تفسیر مظہری جدید ایڈیشن ۶ جلدیں کمپیوٹر پر شائع ہوا ہے، وہ پڑھ رہا ہوں اور جو ساتھی ترجمہ پڑھتے ہیں ان کو اس کی روشنی میں سمجھا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پڑھنا، پڑھانا منظور فرمائیں۔

(۱۱) اگر مناسب سمجھیں اور لکھنے میں آسانی ہو تو چند نصائح لکھ دیں تاکہ بندہ ان کو مد نظر رکھ کر مزید اپنی اصلاح کی کوشش کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا موت سے پہلے پہلے نصیب ہو جائے۔

والسلام

خادم اہل سنت عبدالوحید بن عبدالرشید

قیدی ۲۵ سالہ، بیرک نمبر ۵، کمرہ نمبر ۳

سنٹرل جیل اڈیالہ راولپنڈی

نوٹ ان خطوط کے شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عصر حاضر کے اکابرین اور دوسرے مکاتبِ فکر کے بعض مفکرین سے خط و کتابت میں جو علمی و تحقیقی معلومات بندہ کے علم میں آئیں، وہ محفوظ ہو جائیں۔ اور ان میں سبق آموز نصائح پر عمل نصیب ہو جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا نصیب کرے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبد الوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۱۶ صفر ۱۴۳۶ھ ۸ دسمبر ۲۰۱۴ء بروز پیر

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ چکوال
0334-8706701
www.zedemm.com
zedemm@yahoo.com

ہماری مطبوعات

سلسلہ	عنوان کتاب	صفحات	قیمت
1	دین اسلام کا لغوی معنی اور اہل سنت والجماعت کی وجہ تسمیہ	32	
2	تعلیمات اسلام، انسان کی تخلیق دنیا میں آنے کا اصل مقصد کیا ہے؟	32	
3تا5	تعلیمات اسلام (حصہ اول تا سوم)	32 x 3	
6تا9	سیرت رحمت للعالمین ﷺ (حصہ اول تا چہارم)	32 x 4	
10	احادیث رسول ﷺ، فضائل درود و سلام	32	
11	مناقب اہل بیت رسول ﷺ (حصہ اول)	64	
12	مناقب امام حسن و امام حسین و آل و اصحاب نبی ﷺ	64	
13	مناقب اصحاب رسول ﷺ (حصہ اول)	32	
14	مناقب اصحاب رسول ﷺ (حصہ دوم)	64	
15تا16	مناقب خلفائے راشدین (حصہ اول تا دوم)	32, 64	
17	اہل سنت کون اہل بدعت کون ہیں؟	16	
18تا20	سلوک و طریقت کی حقیقت (حصہ اول تا سوم)	16, 32x2	
21	سلاسل طیبہ، تعلیم السالک	64	
22	سلاسل طیبہ، تعلیم السالک اربعین نبوی ﷺ، چہل حدیث	32	
23تا25	نفس اور روح کی حقیقت عالم برزخ موت اور قبر کی حیات (حصہ اول تا سوم)	64, 32x2	
26	تاریخ اسلام (حصہ اول) کتب تاریخ کی حقیقت	64	
27	تاریخ اسلام (حصہ دوم) دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟ پہلے پہلے اسلام لانے والے	32	
28	تاریخ اسلام (حصہ سوم) مہاجرین و انصار صحابہؓ	96	
29	تاریخ اسلام (حصہ چہارم) غزوہ بدر تک کی مہمات اور جنگ بدر	112	
30	تاریخ اسلام (حصہ پنجم) غزوہ احد تک کی مہمات اور جنگ احد	80	
31	تاریخ اسلام (حصہ پنجم) جنگ خندق، بیعت رضوان، جنگ موتہ	96	

عبدالوحید الحنفی

سلسلہ	عنوان کتاب	صفحات	قیمت
32	تاریخ اسلام (حصہ ششم) فتح مکہ سے لشکر اسامہ تک	80	
33	تاریخ اسلام (حصہ ہفتم) فتوحات خلفائے راشدین	272	
34	تاریخ اسلام (حصہ ہشتم) سیرت صدیق اکبر	152	
35	تاریخ اسلام (حصہ نہم) سیرت فاروق اعظم	320	
36	حدیث قرطاس	32	
37	حقیقت باغ فدک	48	
38	تاریخ اسلام (حصہ دہم) سیرت عثمان ذوالنورین	224	
39	تاریخ اسلام (حصہ یازدہم) فتنہ سبائیت کی حقیقت	112	
40تا41	تاریخ اسلام (حصہ دوازدہم تا حصہ سیزدہم) سیرت علی المرتضیٰ مع سیرت امام حسن اور حدیث خم غدیر کی حقیقت	96،176	
42	تاریخ اسلام (حصہ چہاردہم) خلافتِ حضرت امیر معاویہؓ بن ابی سفیان (خدمات وفتوحات)	288	
43تا46	سیرت وشہادت سیدنا حضرت حسینؓ مع حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت وشہادت تاریخ مذاہب، اہلسنت والجماعت کا نقطہ نظر	390،176، 32،40	
47	سیرتِ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ مع وصیت نامہ	208	
48	مجموعہ مسنون وظائف	48	
49	عقیدہ ختم نبوت مع رفع ونزول حضرت عیسیٰؑ	288	
50	عصرِ حاضر کے اہل بدعت کی مساجد میں اذان کے ساتھ مُرَوّجہ صلوٰۃ وسلام کی شرعی حیثیت	240	
51	عصر حاضر کے اہل بدعت اور اُن کی بدعات ذکر بالجہر کی شرعی حیثیت	240	
52	اسلام میں گانا بجانا حرام ہے طبلہ سارنگی پر قوالی راگ کے ساتھ نعت خوانی کی شرعی حیثیت	152	

خادم الحنفیہ عبدالوحید حفظہ اللہ

6223

صل کلمہ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا اللہ مدد — چو چار یار

نقوشِ زندگی

اکابر اہل السنّت

(حصہ سوم)

- اعوان قبیلہ اوڈھروال چکوال
- اسلاف و اخلاف
- حالات و خدمات

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 62

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

☆☆☆☆

نام کتاب: نقوشِ زندگی... اکابر اہل سنت (حصہ سوم)

سلسلۂ اشاعت: 62 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبد الوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 128

قیمت: 150 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک

کمپوزنگ: النور مینجمنٹ چکوال

طباعت: 27 محرم الحرام 1436ھ 21 نومبر 2014ء جمعۃ المبارک

ناشر: مرحبا اکیڈمی

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبد الوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
کتب خانہ مجیدیہ	بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ عثمانیہ	بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14
اسلامی کتب خانہ	بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5
مکتبہ انوار القرآن	نزد دار العلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344
مکتبہ حنفیہ	اردو بازار لاہور 0343-4955890

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

باب 1 6

نقوشِ زندگی 7
عبدالوحید الحنفی کے نسبی اسلاف 7
مولانا برہان الدین صاحب اوڈھروال 8
مولانا احمدین صاحب کھوکھر زیر 8
حافظ محمد مخدوم صاحبؒ 9
مولانا صابر الدین چکوالی (المولود ۱۸۷۱ء المتوفی ۱۹۱۶ء) 11
حافظ عبدالحکیم بن شرف دین۔ اوڈھروال 18
عبدالرشید بن عبدالحکیم۔ اوڈھروال 18
اجمالی تذکرہ آلِ عبدالرشید اوڈھروال 20
حافظ عبدالمجید بن عبدالرشید 20
(۲) حافظ عبدالحمید بن عبدالرشید 24
(۳) حافظ عبدالوحید بن عبدالرشید 25
عبدالوحید حنفی کا دورِ تعلیم 25
(۴) حافظ عبدالحلیم بن عبدالرشید 28
(۵) عالیہ کوثر دختر عبدالرشید 29
(۶) تسلیم کوثر دختر عبدالرشید 29
(۷) حافظ محمد منیب سلیم بن عبدالرشید 30
(۸) حافظ محمد عبدالحی صاحب بن عبدالرشید 31
وفات 31
آلِ محمد الاکبر حنفیہؒ بن علیؓ المرتضیٰ 32
زمانہ حیات 32
پہلی صدی کی شخصیات 32
دوسری صدی کی شخصیات 32
تیسری صدی کی شخصیات 33
چوتھی صدی ہجری Error! Bookmark not defined.
چھٹی صدی 33
ساتویں صدی 33
آٹھویں صدی ہجری 34
نویں صدی 34
دسویں صدی 34
گیارہویں صدی 34
بارہویں صدی ہجری 34
تیرہویں صدی 35
چودہویں صدی 35
پندرہویں صدی ہجری 35

باب 2 50

قاضی غلام نبی بن غلام رسول چکوال 50
انجمن اسلامیہ کی بنیاد 50
قاضی خانہ کی تعمیر و بنیاد 51
جامع مسجد کی تعمیر 51
شادی و اولاد 51
غلام جیلانی صاحب 52
غلام فاطمہ صاحبہ 52
استاذ الحفاظ حافظ محمد معصوم صاحب 53
استاد حافظ عبداللطیف صاحب 53
غلام عائشہ صاحبہ 54
قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری شادی سے اولاد 54
غلام محی الدین صاحب 55
منور بیگم صاحبہ 55
استاذ الحفاظ حافظ محمد مخدوم صاحب 56
وفات اور مزار 57
پروفیسر حافظ عبدالرزق صاحب 57

سلسلہ سلوک وطریقت 58
شادی اور اولاد 58
قاضی غلام نبی صاحب کی وفات 59
قاضی غلام مہدی صاحب 60
تعلیم 60
مرکزی امدادیہ مسجد کی بنیاد 61
قاضی غلام مہدی صاحب کا پنڈ داد نخان تبادلہ 61
قاضی غلام مہدی صاحب کی تدریسی خدمات 63
اسلامیہ ہائی سکول کے لیے خدمات 64
شادی واولاد 64
سفر حرمین شریفین 65
سفر آخرت 65
قاضی منظور الحق صاحب 65
قاضی ظہور الحق صاحب 66
قاضی مظہر الحق 66
قاضی غلام احمد صاحب ایڈوکیٹ 66
مسلم لیگ میں شمولیت 67
گورنمنٹ کالج کے قیام کے لیے کوششیں 68
شادی واولاد 68
باقی اولاد میں 69
وفات ومزار 69
علامہ قاضی غلام جیلانیؒ 70
تعلیم 70
تدریسی خدمات 70
تبلیغی خدمات 71
چکوال میں تدریسی خدمات 71
چکوال میں درس قرآن کا اجراء 71
مولانا قاضی مظہر حسین بن مولانا کرم الدین صاحبؒ کی روایت 72
شادی واولاد 74
وصال اور مزار 74
باب 3 75
حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم بن حافظ فتح نور ڈھاب کلاں 75
اولاد واامجاد 75
دوسرا نکاح 76
تیسرا نکاح 77
حافظ فتح نور ڈھاب کلاں عمر ۱۵۲ سال پائی 80
حافظ فتح نور صاحب کی چکوال میں آمد 80
حافظ فتح نور صاحب کی ڈھاب کلاں میں سکونت 81
باب 4 82
قاضی غلام محمد صاحب چکوالی 82
تعلیم 82
مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ 82
مولانا کرم الدین دبیر ہم عصر تھے 85
ردّ مرزائیت میں مولانا غلام محمد کا کردار 86
قاضی القضاۃ 87
وصال 88
مزار 88
تصنیف وتالیف 89
اولاد 89
قاضی غلام ربانی صاحب ابن قاضی غلام محمد صاحب 96
تعلیمی خدمات 97
انجمن اسلامیہ چکوال کا سالانہ جلسہ 97
گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول 98
مدرسہ اشاعت العلوم کی خدمات 98
مناظرہ چکوال ۷ر اپریل ۱۹۱۸ء 99
مولانا عبدالشکورؒ لکھنویؒ کی چکوال آمد 100

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

وصال اور آخری آرام گاہ 101
لباس 101
قاضی غلام صمدانی بن غلام ربانی 102
شادی 102
وفات اور آخری آرام گاہ 103
باب 5 104
تاریخ قومِ اعوان 104
ضلع چکوال 104
اعوان یا آوان لفظی تحقیق 105
باب 6 110
آلِ حضرت علی المرتضیٰؓ 110
جعفر الاصغر بن محمد الاکبر بن حضرت علیؓ المرتضیٰ 110
(۳) ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر 110
تواریخ میں منقول شجرات قومِ اعوان 112
محمد الاکبر حنفیہ بن علی المرتضیٰؓ سے اعوانوں کا نسبی تعلق 114
محمد بن حنفیہ کی پیدائش 114
والدہ کا نام 114
وفات 114
حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد 116
حضرت عون قطب شاہ اعوان 117
ازواج و اولاد قطب شاہ 119
زوجہ عائشہ 119
زوجہ زینب 119
زوجہ خدیجہ 119
زوجہ ام کلثوم 119
شجرہ نسب عبدالوحید حنفی آعوان اوڈھروال 123

☆☆☆☆

بس میں کیا ہے آدمی کے، بے بسی رہ جائے گی
رفتہ رفتہ ہر کسی کی یاد ہی رہ جائے گی
رونقیں، یہ محفلیں ہیں زِندگانی سے جُڑی
زِندگی آخِر نقوشِ زِندگی رہ جائے گی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

شجرہ نسب آل واولاد

(۲) محمد الاکبر حنفیہ بن حضرت علی المرتضیٰ ؓ

(۳) جعفر اصغر
(۴) عبدالمنان
(۵) عبداللہ بطل غازی
(۶) آصف
(۷) عبداللہ عمر غازی
(۸) شاہ محمد غازی
(۹) زید طیب غازی
(۱۰) حسین طاہر غازی
(۱۱) ابو یعلیٰ حمزہ عطاء اللہ غازی
(۱۲) قطب حیدر شاہ ولادت ۳۸۵ھ[3]
(۱۳) مزمل علی کلکان
(۱۴) غلام علی
(۱۵) محمود علی
(۱۶) محمد علی
(۱۷) گوہر علی
(۱۸) مہر علی
(۱۹) سرخرو خان
(۲۰) عطا محمد
(۲۱) عید محمد
(۲۲) مسعود
(۲۳) سگھر
(۲۴) محمود علی
(۲۵) دراب خان
(۲۶) مہر علی

(۲۷) سگھر علی
(۲۸) مہر علی
(۲۹) صادق
(۳۰) جالب
(۳۱) کریم
(۳۲) ڈھیرو خان
(۳۳) اگر خان
(۳۴) اولیاء خان
(۳۵) امیر خان
(۳۶) گل امیر
(۳۷) محمد نور
(۳۸) محمد اسمٰعیل
(۳۹) محمد فاضل
(۴۰) محمد لطیف
(۴۱) غلام مصطفےٰ
(۴۲) نیک محمد
(۴۳) میاں محمد
(۴۴) شرف دین
(۴۵) عبدالحکیم
(۴۶) عبدالرشید
(۴۷) عبدالوحید
(۴۸) محمد ابوبکر
(۴۹) محمد زبیر علی

امام اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

[3] ماخذ مطالق مراۃ سعودی۔ جمہرۃ انساب العرب ابو محمد علی بن احمد ابن سعید ابن حزم اندلسی (۳۸۴ھ-۴۵۶ھ) تاریخ عوان علوی ص ۳۷۔ تاریخ الاعوان ملک شیر محمد۔ تاریخ حیدری مولفہ حیدر علی۔ تحقیق الاعوان ملک خواص خان۔

باب 1

نقوشِ زندگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

عبدالوحید الحنفی کے نسبی اسلاف

راقم الحروف ۱۲ رجب المرجب ۱۳۶۸ھ بمطابق ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء بروز بدھ بوقت دوپہر بمقام چکوال شہر، محلہ امدادیہ جامع مسجد میں پیدا ہوا۔ آبائی وطن چکوال شہر سے مغرب میں چار کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں اوڈھروال ہے۔ راقم الحروف کے اجداد میں سے ایک بزرگ حافظ محمد عبداللطیف رحمہ اللہ گیارہویں صدی ہجری میں موضع جھامرہ نزد میانی، تحصیل کلر کہار ضلع چکوال سے یہاں تعلیم قرآن کے حصول کے لیے قیام پذیر ہوئے۔ یہ درس ان کے استاذ بابا عبدالشکور صاحب رحمہ اللہ نے شروع کیا تھا۔ تکمیل تعلیم کے بعد استاذ عبدالشکور صاحب رحمہ اللہ کے حکم پر اوڈھروال کے درس قرآن کا چارج سنبھالا۔ یہاں قرآن کریم تجوید کے ساتھ حفظ کرایا جاتا تھا۔

مولانا برہان الدین صاحب اوڈھروال

(۲) حافظ عبد اللطیف صاحب ؒ کی پانچویں پشت میں عبد الوحید حنفیؔ کے والد عبد الرشید صاحب کے پڑنانا حافظ برہان الدین صاحب جب اس درس گاہ کے معلم بنے تو انہوں نے یہ درس و تدریس کا سلسلہ ۶۵ برس تک جاری رکھا۔ ۱۹۱۸ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ ان کے دو بیٹے تھے، حافظ صابر دین صاحب اور حافظ احمد دین صاحب جو کہ خادمِ اہلِ سنت (عبد الوحید حنفی) کے والد عبد الرشید صاحبؒ کے نانا تھے۔ یہ درس دور دور تک مشہور ہوا سینکڑوں طلبہ یہاں سے قرآن مجید حفظ کر کے گئے۔ وفات کے وقت عمر ۱۰۳ سال تھی۔

راقم الحروف کا سلسلہ نسب اکتالیسویں پشت میں حضرت محمد بن حنفیہ سے مل کر حضرت علی المرتضیٰؓ سے جا ملتا ہے۔

مولانا احمد دین صاحب کھوکھر زیر

(۳) حافظ احمد دین صاحب حافظ قرآن ہونے کے علاوہ مستند عالم بھی تھے انہوں نے دہلی میں مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی (نور اللہ مرقدہٗ) سے دورہ حدیث کیا تھا اور پھر طب کی تعلیم بھی حاصل کر کے وہ چوٹی کے نباض ہوئے۔ ۱۸۹۲ء میں کھوکھر

زیر تشریف لے گئے۔

مولانا حافظ احمد دین صاحبؒ نے کھوکھر زیر درس قرآن کریم کے ساتھ طلبہ کو تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم پڑھانے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ کھوکھر زیر درس گاہ میں آپ نے سینتیس (۳۷) برس تک تعلیم دی۔

اور ۴مارچ ۱۹۲۹ء مطابق ۲۲رمضان ۱۳۴۷ھ بروز اتوار کھوکھر زیر ہی میں وفات ہوئی اور وہاں ہی آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے تھے۔ استاد حافظ محمد مخدوم صاحب اور پروفیسر حافظ عبدالرزاق صاحب۔ آپ کی وفات کے بعد درس کا سلسلہ جاری رہا، آپ کے فرزندِ اکبر جناب حافظ محمد مخدوم صاحبؒ نے اس درس گاہ کا چارج سنبھالا اور تقریباً ۲۰ سال تک کھوکھر زیر آپ نے درس و تدریس کے فرائض سر انجام دیے۔ اس دوران سینکڑوں حفاظ کرام تیار کیے، پھر وہ چکوال میں آ گئے۔ اور یہاں درسِ قرآن کا سلسلہ جاری کیا۔

حافظ محمد مخدوم صاحبؒ

آپ استاذ برہان الدین صاحب کے پوتے اور استاد احمد دین صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۳۲۴ھ اوڈھروال میں پیدا ہوئے تھے۔

۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۹ء تک بیس سال کھوکھر زیر میں پڑھانے کے بعد

حافظ محمد مخدوم صاحب ۱۹۴۹ء میں چکوال منتقل ہو گئے اور یہاں انہوں نے پہلے اپنے گھر درس قرآن کھولا۔

مدنی جامع مسجد چکوال میں بھی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے تشریف لانے سے قبل جبکہ یہ مسجد مہاجرین کہلاتی تھی، آپ درس قرآن پڑھاتے رہے۔ آپ کی منزل اس قدر پختہ تھی کہ قرآن مجید رمضان میں سناتے ہوئے کسی مقام پر شاید ہی کبھی کوئی غلطی آئی ہو۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے پڑھانا شروع کر دیا تھا، جب تک صحت رہی ہجویری مسجد چکوال میں درس قرآن پڑھاتے رہے۔ اور آخری عمر میں اپنے مکان پر طلبہ کو پڑھاتے تھے۔

۱۹۵۳ء میں جبکہ آپ نے اپنے گھر درس قرآن کا شعبہ جاری کیا ہوا تھا راقم الحروف (عبدالوحید حنفی) نے قرآنی قاعدہ آپ سے شروع کیا۔ اور الحمدللہ کہ ۱۹۶۴ء میں آپ سے ہی حفظ قرآن مکمل کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ استاذ حافظ محمد مخدوم صاحبؒ نے اپنی وفات ۱۹۸۷ء تک قرآن مجید حفظ کرانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ سینکڑوں اللہ کے بندوں نے ان سے قرآن مجید حفظ کیا اور ہزاروں نے ناظرہ قرآن مجید کی اُن سے تعلیم حاصل کی۔[1]

---

[1] آئینہ ایام۔ آپ بیتی مؤلفہ پروفیسر عبدالرزاق ص ۲ ناشر ادارہ نقشبندیہ لاہور۔

چکوال میں آپ کا مزار محلہ سر گوجرہ کے قبرستان میں ہے۔

مولانا صابر الدین چکوالی (المولود ۱۸۷۱ء المتوفی ۱۹۱۶ء)

مولانا صابر الدین صاحب چکوالی راقم الحروف (عبدالوحید حنفی) کے والدِ گرامی صوفی عبدالرشید صاحب کے نانا احمد دین صاحب کے بھائی تھے۔ اور استاذ محمد مخدوم صاحب کے چچا تھے۔ ان کے حالات زندگی میں مولانا ابوالحسن علی ندوی نزہۃ الخواطر ج۸ میں لکھتے ہیں۔ محترم فاضل صابر الدین حنفی چکوالی جہلمی، بہت ہی نیک علماء میں سے ایک تھے۔ ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء میں پیدا ہوئے قرآن پاک حفظ کیا۔ اپنے والد (مولانا برہان الدین صاحب سے) اور قاضی غلام محمد چکوالی کے علاوہ اپنے علاقہ کے دوسرے علماء سے بھی درسی کتابیں پڑھیں پھر گنگوہ کا سفر کیا فنِ حدیث محدث رشید احمد گنگوہی سے حاصل کیا۔ پھر اپنے علاقہ میں لوٹ آئے۔ پڑھانے اور فائدے پہنچانے میں لگ گئے، آپ بڑے ہی عبادت گزار تھے، بہت زیادہ نیکیاں کرنے والے، شریف خاندان اور اچھے اخلاق کے تھے۔ ۸ رجب ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۱۶ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔[1]

---

1 نزہۃ الخواطر ج۶ ص ۳۶۴ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔ تذکرہ علمائے پنجاب۔ مؤلفہ اختر راہی ج۱ ص ۲۳۲۔

آلِ عبداللطیف بن محمد فاضل بن اسمٰعیل ساکن ڈھروال ضلع چکوال

خادم حافظ عبدالوحید

آلِ عبداللطیف بن محمد فاضل بن اسمٰعیل ساکن اوڈھروال ضلع چکوال

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

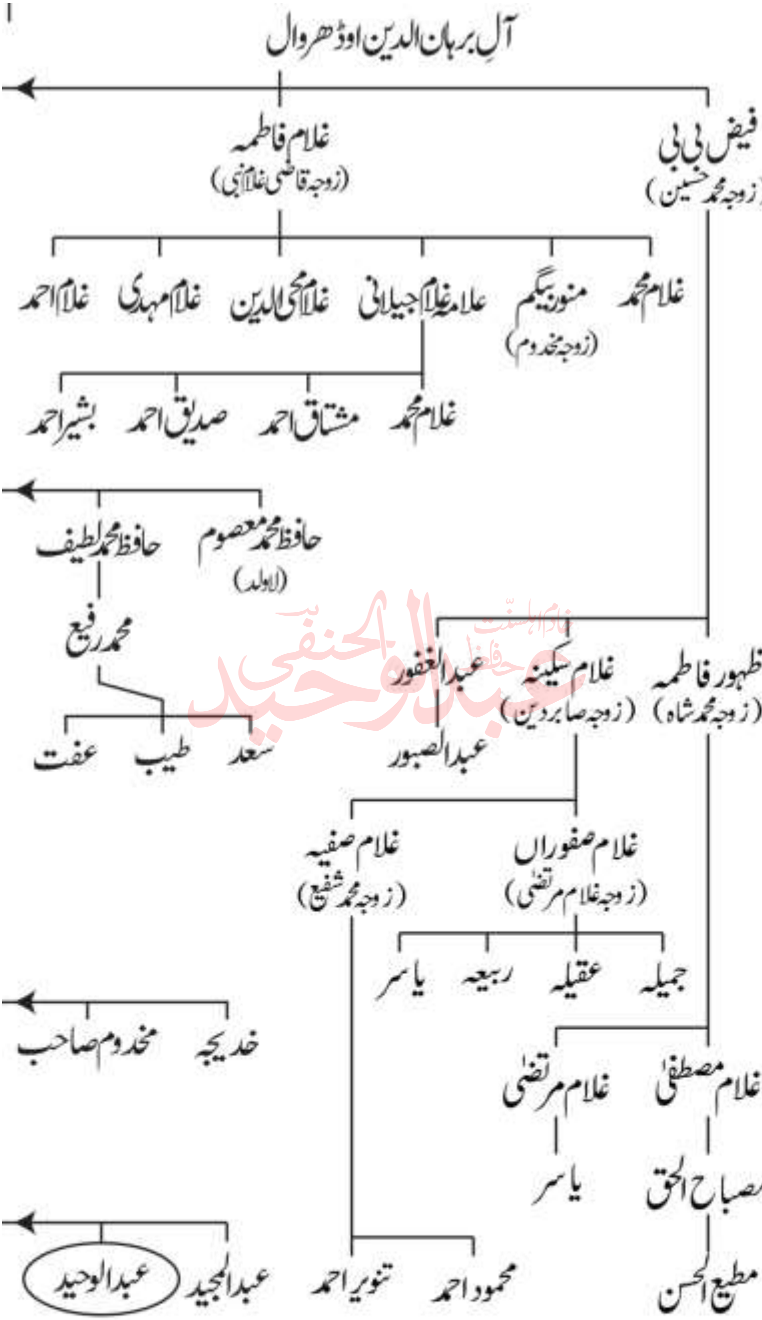
آلِ برہان الدین اوڈھروال
فیض بی بی
(زوجہ محمد حسین)
غلام فاطمہ
(زوجہ قاضی غلام نبی)
غلام محمد
منور بیگم
(زوجہ مخدوم)
علامہ غلام جیلانی
غلام محی الدین
غلام مہدی
غلام احمد
غلام محمد
مشتاق احمد
صدیق احمد
بشیر احمد
حافظ محمد معصوم
(لاولد)
حافظ محمد لطیف
محمد رفیع
سعد
طیب
عفت
ظہور فاطمہ
(زوجہ محمد شاہ)
غلام سکینہ
(زوجہ صابر دین)
عبدالغفور
عبدالصبور
غلام صفوراں
(زوجہ غلام مرتضیٰ)
غلام صفیہ
(زوجہ محمد شفیع)
جمیلہ
عقیلہ
ربیعہ
یاسر
خدیجہ
مخدوم صاحب
غلام مصطفیٰ
غلام مرتضیٰ
مصباح الحق
یاسر
مطیع الحسن
محمود احمد
تنویر احمد
عبدالمجید
عبدالوحید

آلِ برہان الدین اوڈھروال

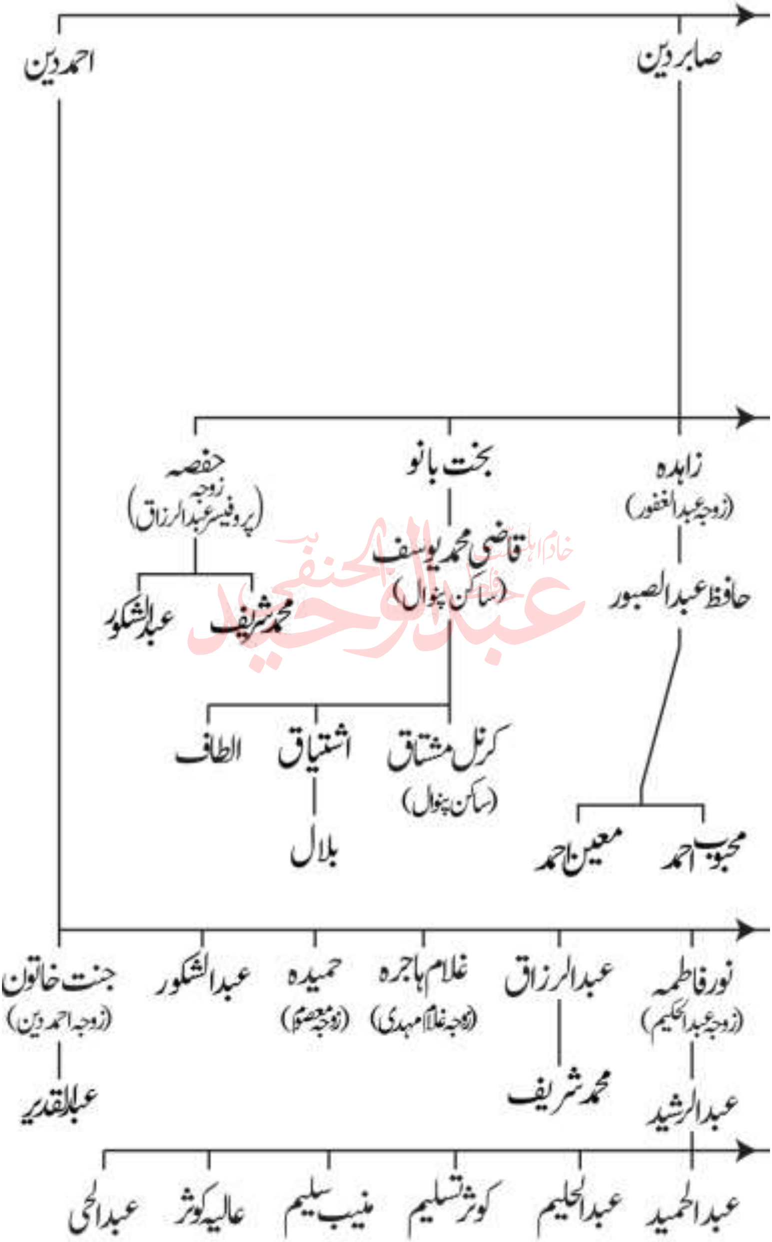

مولانا صابر الدین صاحب کو لِلّٰہ شریف ضلع جہلم کے بزرگوں سے نسبت تھی۔ آپ کافی عرصہ لِلّٰہ شریف ضلع جہلم میں پڑھاتے بھی رہے۔ آپ کی آخری آرام گاہ اوڈھر وال کے قدیمی قبرستان میں اپنے والد استاذ برہان الدین صاحب کے مزار کے ساتھ ہے جو کہ استاذ حافظ محمد معصوم صاحب اور استاذ حافظ محمد لطیف صاحب کے مزار کے احاطہ میں واقع ہے۔۱۹۱۸ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲) راقم الحروف (عبدالوحید الحنفی) کے والد صوفی عبدالرشید صاحب کی ڈائری میں لکھا ہوا ہے کہ: ۱۰/اپریل ۱۹۶۴ء بعد نماز جمعہ مبارک چکوال مسجد خواجگان اجلاس عام میں تقریر کرتے ہوئے الحاج قاضی غلام احمد صاحب ایل۔ ایل۔ بی نے سنایا کہ انجمن اسلامیہ چکوال کے بانی مولوی صابر الدین صاحب اوڈھر والوی، قاضی ضیاء الدین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر و قاضی غلام ربانی صاحب تھے اور مسلک اہل سنت والجماعت تھا۔

آلِ عبدالرشید بن عبدالحکیم بن شرف دین
عبدالمجید
صفوان
نعمان
رابعہ
رضوان
حمیرا
غفران
عبدالحمید
راشد
باسط
شاکرہ
ذاکرہ
ماجد
ناصرہ
ثاقب
عبدالوحید حنفی
محمد ابوبکر
محمد زبیر علی
خولہ
عبدالحلیم
عبدالمالک فہیم
اثمارہ
عمارہ
عافیہ
نجمہ
رافعہ
نعیم
کوثر تسلیم
(زوجہ ظہیر الدین پنوال)
عامر
عاصم
عارف
طیبہ
نبیلہ
ناعمہ
منیب سلیم
عائشہ
حفصہ
حبیب الرحمٰن
ضیاء الرحمٰن
عطاء الرحمٰن
عبدالحی
عبداللہ عمر
عبیدالرحمٰن
رشدہ
نورفاطمہ
عثمان
زینب

حافظ عبدالحکیم بن شرف دین۔اوڈھروال

حافظ عبدالحکیم صاحب ۱۸۹۰ء میں اوڈھروال میں پیدا ہوئے۔
آپ نے اوڈھروال ہی میں حفظ قرآن کیا۔
اور کچھ عرصہ جمالوال تحصیل چکوال میں درس قرآن میں پڑھایا۔
آپ کی شادی استاذ احمد دین صاحب کی دختر نور فاطمہ صاحبہ سے ہوئی۔
آپ کی اولاد میں حافظ عبدالحلیم، حافظ عبدالرشید، حافظ محمد رفیق، حافظ محمد نذیر بیٹے تھے اور دو بیٹیاں غلام ہاجرہ اور غلام صغریٰ ہوئیں۔
۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۸۹ھ بروز ہفتہ انتقال ہوا۔ اوڈھروال کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید حنفی

عبدالرشید بن عبدالحکیم۔اوڈھروال

حافظ عبدالرشید بن حافظ عبدالحکیم ساکن اوڈھروال، اوڈھروال ضلع چکوال میں ۲۷ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۲ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ بروز ہفتہ اوڈھروال میں پیدا ہوئے۔
۱۹۲۲ء میں چھ سال کی عمر میں سکول میں داخل ہوئے۔
۱۹۲۴ء میں چھٹا پارہ اوڈھروال مسجد کے درس میں ختم کیا۔
۱۹۲۴ء میں ساتواں اور آٹھواں پارہ رتہ شریف درس میں پڑھا۔

پھر ۱۹۲۵ءاور ۱۹۲۶ء میں پارہ ۲۷ تک اوڈھروال میں پڑھا۔
۱۹۳۰ء میں ختم قرآن کھوکھر زیر میں نانا احمد دین صاحب کے پاس کیا۔
۵ جون ۱۹۳۰ء کو نارمل سکول چکوال میں ملازمت اختیار کرلی۔
یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو گورنمنٹ ہائی سکول میں ملازمت اختیار کی۔
۱۶ جون ۱۹۴۹ء کو گورنمنٹ ڈگری کالج چکوال میں تبادلہ ہو گیا۔
مئی ۱۹۶۸ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج سے پنشن حاصل کی۔
وفات ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اجمالی تذکرہ آلِ عبدالرشید اوڈھروال

حافظ عبدالمجید بن عبدالرشید

آپ اوڈھروال میں ۱۷ فروری ۱۹۴۲ء مطابق یکم صفر المظفر ۱۳۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔

۱۹۴۸ء میں استاذ مخدوم صاحب سے پڑھنا شروع کیا۔

۱۲ جولائی ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس سترہ پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۸ اگست ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس اٹھارھواں پارہ حفظ شروع کیا۔

عبدالوحید

۱۹ ستمبر ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس انیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس بیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۳ نومبر ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس اکیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس بائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۳ جنوری ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس تئیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۲ فروری ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس چوبیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۲ مارچ س ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس پچیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۸ اپریل ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس چھبیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

بوجہ رمضان المبارک اسباق بند رہے۔

۳ جون ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس ستائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۱ جولائی ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس اٹھائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۲/ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس انتیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو استاذ مخدوم صاحب کے پاس تیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۲۷ نومبر ۱۹۵۲ء ختم قرآن مجید حفظ مکمل ہوا۔ عمر پونے ۱۱ سال

تھی۔

۲۹ نومبر ۱۹۵۲ء گردان میں ایک ایک پارہ شروع ہوا۔

۲ مئی ۱۹۵۳ء کو گردان میں خدا کے فضل سے ختم ہوا۔

۱۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو سکول کی تعلیم ماسٹر فضل داد صاحب تھوہا بہادر والوں سے شروی کی۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو اسلامیہ ہائی سکول چکوال پانچویں جماعت کی تعلیم شروع کی۔ کلاس انچارج نیک عالم تھے۔

۱۹۵۶ء۔ مڈل پاس کیا۔ ۸۵۰ نمبروں سے ۵۹۱ نمبر حاصل کر کے سکول میں فرسٹ آئے۔

یکم اپریل ۱۹۵۸ء کو میٹرک میں ۸۵۰ میں سے ۶۳۶ نمبر لے کر سکول میں دوم آئے۔

۱۹۵۸ء گورنمنٹ ڈگری کالج چکوال میں گیارہویں جماعت میں داخلہ لیا۔

۱۹۶۰ء میں ایف ایس سی میں کامیابی حاصل کی۔

آپ نے گورنمنٹ ڈگری کالج چکوال سے بی ایس سی ۱۹۶۲ء میں کیا۔ اور کامیابی حاصل کی اور اس کے ساتھ ساتھ جامعہ عربیہ اظہار الاسلام سے دینی علوم میں درسی کتابیں پڑھیں۔

۱۹۶۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم ایس سی فزکس پاس کیا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

۱۹۶۶ء پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو بھی پاس کیا۔
۱۱ دسمبر ۱۹۶۴ء میں گورنمنٹ کالج تلہ گنگ میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ اور پھر ۳نومبر ۱۹۶۷ء کو گورنمنٹ کالج چکوال میں فزکس کے پروفیسر رہے اور ۳۷سال، ۲ماہ، ۵دن سروس کر کے ریٹائرڈ ہو گئے۔
آپ نے تبلیغی جماعت کے ساتھ بیرون ملک اردن وغیرہ کا بھی دورہ کیا۔ ماشاء اللہ انگلش، اردو، پنجابی، عربی، فارسی زبانوں میں مہارت حاصل ہے اور دوران تبلیغ ان زبانوں میں کلام کرتے ہیں۔
آپ کی اولاد میں بڑے بیٹے غفران الکبریاء ہیں ولادت ۵/ اکتوبر ۱۹۷۲ء، جو کہ ہومیو ڈاکٹر ہیں اور چکوال ہومیو کالج چکوال کے پرنسپل ہیں۔
دوسرے بیٹے حافظ مولانا محمد رضوان المصطفیٰ صاحب ولادت ۲۶ جولائی ۱۹۷۵ء، عالم دین ہیں اور انہوں نے جامعہ اسلامیہ بنوری سائٹ کراچی سے دورہ حدیث اور تخصص افتاء کیا اور دار الافتاء میں مفتی کا کورس کیا۔ اور جامعہ عربیہ اظہار الاسلام امدادیہ جامعہ مسجد چکوال میں مفتی اور استاذ الحدیث ہیں۔ اولاد میں حسن معاویہ، صفیہ اسماء ہے۔
آپ کے تیسرے بیٹے نعمان فاروق ہیں جن کے تین بیٹے (۱) عبد الحنان (۲) عبد المنان (۳) عبد المستعان ہیں۔ (۴) قدسیہ نایاب بیٹی ہے۔

آپ کے چوتھے بیٹے صفوان بلال ہیں جو کہ حافظ قرآن ہیں اور انگلینڈ میں تدریس کرتے ہیں۔ ان کے دو بچے ہیں۔ ایک کا نام محمد یحییٰ اور بچی کا نام سمیہ کوثر ہے۔

(۲) حافظ عبدالحمید بن عبدالرشید

آپ اوڈھروال میں ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے۔

استاذ محمد مخدوم صاحب سے ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء کو قرآن مجید حفظ شروع کیا۔

آپ نے عصری علوم میں ایم اے اسلامیات کیا۔ اور کچھ عرصہ ائیر فورس میں رہے۔ پھر وہاں سے چھوڑ کر لاہور میں ملازم رہے۔ پھر انگلینڈ چلے گئے۔ اب وہاں عرصہ ۳۰ سال سے درس و تدریس کرتے ہیں اور آپ سے کثیر طلبہ اس دوران تعلیم قرآن حاصل کر چکے ہیں۔

آپ کی اولاد میں ۴ بیٹے (۱) حافظ ڈاکٹر راشد حمید۔ (۲) حافظ باسط حمید (۳) حافظ ماجد حمید (۴) حافظ ثاقب حمید ہیں اور تین بچیاں ہیں۔ (۱) شاکرہ (۲) ذاکرہ (۳) ناصرہ۔ ان میں سے حافظ ماجد حمید نے انگلینڈ میں ہی کتب عربی درسِ نظامی کی تکمیل کر کے پاکستان میں آ کر دورہ حدیث شریف کے لیے جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم میں داخلہ لیا اور تکمیل کر کے پھر انگلینڈ میں جا کر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔

(۳) حافظ عبدالوحید بن عبدالرشید

راقم الحروف عبدالوحید ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۹ بیساکھ ۲۰۰۶ بکری بروز بدھ چکوال میں پیدا ہوا۔

عبدالوحید حنفیؔ کا دورِ تعلیم

تاریخ	ماہ	سال	کیفیت	عمر
	مارچ	۱۹۵۳ء	قرآن حفظ ابتدا	۴سال
	اپریل	۱۹۵۷ء	پہلی جماعت	۸سال
	اپریل	۱۹۵۹ء	تیسری جماعت میں داخل ہوا۔	۱۰سال
۷	ستمبر	۱۹۵۹ء	پانچواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۰سال
۱۱	فروری	۱۹۶۰ء	چھٹا پارہ حفظ شروع کیا	۱۱سال
۱	جولائی	۱۹۶۰ء	ساتواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۱سال
۲۵	مارچ	۱۹۶۱ء	نواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۲۵	جون	۱۹۶۱ء	دسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۹	ستمبر	۱۹۶۱ء	گیارہواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۲۱	نومبر	۱۹۶۱ء	بارہواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۲۱	جنوری	۱۹۶۲ء	تیرھواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۲سال
۳۱	مارچ	۱۹۶۲ء	پانچویں جماعت سے پاس ہوا۔	۱۳سال
۲۴	اپریل	۱۹۶۲ء	چودھواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال
۲۹	جون	۱۹۶۲ء	پندرہواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال
۲۲	مارچ	۱۹۶۳ء	انیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

تاریخ	ماہ	سال	کیفیت	عمر
۱	مئی	۱۹۶۳ء	جامعہ اظہار الاسلام چکوال میں درس نظامی کا نصاب کریما پڑھنا شروع کیا۔	۱۳سال
۱۹	مئی	۱۹۶۳ء	جامعہ اظہار الاسلام چکوال میں نام حق اور ترجمہ قرآن پڑھنا شروع کیا۔	۱۳سال
۱۹	مئی	۱۹۶۳ء	بیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال
۲۰	جولائی	۱۹۶۳ء	اکیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال
۲۰	جولائی	۱۹۶۳ء	پندنامہ شروع کیا۔	۱۳سال
۹	ستمبر	۱۹۶۳ء	بائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۳سال
۱	اپریل	۱۹۶۴ء	پچیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴سال
۲۳	مئی	۱۹۶۴ء	چھبیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴سال
۱۵	جولائی	۱۹۶۴ء	ستائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴سال
۱۶	اگست	۱۹۶۴ء	اٹھائیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴سال
۱	اکتوبر	۱۹۶۴ء	انتیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴سال
۱۶	نومبر	۱۹۶۴ء	تیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔	۱۴سال
۱۴	دسمبر	۱۹۶۴ء	قرآن مجید حفظ ختم کیا۔	۱۴سال
۵	مئی	۱۹۶۷ء	ورنیکل فائینل کے امتحان میں کامیابی ہوئی۔	۱۸سال
	اگست جمادی الثانی	۱۹۷۰ء ۱۹۷۴ء ۱۳۹۰ھ	مدرسہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد چکوال کلام پاک بچوں کو پڑھانا شروع کیا۔	۲۱سال

استاذ محمد مخدوم صاحب سے حفظ قرآن مجید مکمل کرنے کے ساتھ درس نظامی کی کتب جامعہ عربیہ اظہار الاسلام سے پڑھنے کی سعادت ملی۔ اور ترجمہ قرآن مجید مولانا محمد یعقوب صاحب جالندھری سے شروع کیا۔

جامعہ مفتاح العلوم ملھوالی ضلع اٹک میں درجہ حفظ وناظرہ قرآن مجید کی تدریس مئی ۱۹۷۰ء سے اگست ۱۹۷۰ء تک کی۔

جامعہ عربیہ اظہار الاسلام کے شعبہ حفظ و ناظرہ میں اگست ۱۹۷۰ء سے پڑھانے کی توفیق بھی رب العزت نے عطا کی۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب فاضلِ دیوبند خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنی کے ارشاد پر جامعہ کے دفتر میں خدمت پر ڈیوٹی بھی لگائی گئی۔ الحمدللہ کہ ۴۶ سال سے جامعہ میں خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اولاد میں ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ابو بکر ہے۔ جس کی تاریخ پیدائش ۲۲ ستمبر ۱۹۷۸ء مطابق ۱۸ شوال ۱۳۹۸ھ بروز جمعہ ۲ بجے دن ہے۔ یہ نام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے رکھا تھا۔ محمد ابو بکر کی اولاد میں ایک بیٹا محمد زبیر علی ہے اور ایک بیٹی خولہ ہے۔

تحریکِ خدام اہل سنت میں دفتری امور میں خدمت کا موقع بھی ملا۔ اس دوران کم و بیش ۷ بار جیل بھی جانے کی سعادت ملی اسی سلسلہ میں ۹/ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں چکوال میں ایک ڈی ایس پی محمد یوسف رامے

صاحب کو ایک قوالی کی محفل کے روکنے کے دوران بلوہ میں کسی نامعلوم آدمی نے ڈی ایس پی صدر چکوال کو قتل کر دیا۔ مخالفین نے ملی بھگت سے یہ قتل حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور مولانا قاضی ظہور حسین صاحب اور راقم الحروف پر ڈال دیا کہ ان کے ایماء پر وہ قتل کیے گئے اور دہشت گردی کی عدالت سے جھوٹے گواہوں سے گواہی دلوا کر سزا دلوائی گئی جس میں راقم الحروف کو سزاء عمر قید سنائی گئی چناں چہ اڈیالہ جیل راولپنڈی میں چار سال اور ایک ماہ پابند سلاسل رکھا گیا۔ آخر ہائی کورٹ لاہور نے کیس کی سماعت کی اور باعزت بری کر دیا۔ **فللّٰہ الحمد**

(۴) حافظ عبدالحلیم بن عبدالرشید

آپ چکوال میں ۱۳ نومبر ۱۹۵۱ء مطابق ۱۲ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے بھی استاذ محمد مخدوم صاحب سے قرآن مجید حفظ کیا۔

۳۱ فروری ۱۹۵۹ء کو دوسرا پارہ حفظ شروع کیا۔

اپریل ۱۹۵۹ء میں تیسری جماعت میں داخل ہوئے۔

۱۷ فروری ۱۹۶۰ء کو پانچواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۵ ستمبر ۱۹۶۴ء کو اٹھائیسواں پارہ شروع کیا۔

دسمبر ۱۹۶۴ء میں قرآن پاک حفظ مکمل کیا۔

آپ نے میٹرک کے بعد کچھ عرصہ کالج میں پڑھنے کے بعد

ملازمت اختیار کرلی اور اس سلسلہ میں کچھ عرصہ سعودی عرب میں بھی کام کیا۔ پھر واپس آکر کشمیر بک ڈپو میں محترم محمد داؤد صاحب کے ساتھ کام شروع کیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

آپ کے دو بیٹے (۱) عبدالمالک فہیم (۲) محمد نعیم اور ۵ بیٹیاں ہیں۔

(۱) اثمارہ (۲) عمارہ (۳) عافیہ (۴) نجمہ (۵) رافعہ

(۵) عالیہ کوثر دختر عبدالرشید

صوفی عبدالرشید صاحب کی دختر عالیہ کوثر تاریخ پیدائش ۷ فروری ۱۹۵۴ء مطابق ۲ جمادی الثانیہ ۱۳۷۲ھ، وفات ۲/ اگست ۱۹۵۴ء مطابق یکم ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ۔

(۶) تسلیم کوثر دختر عبدالرشید

صوفی عبدالرشید صاحب کی دختر تسلیم کوثر، تاریخ پیدائش ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ بروز جمعہ۔ (زوجہ مولانا محمد ظہیر الدین صاحب فاضلِ کراچی ساکن پنوال تحصیل و ضلع چکوال۔ خطیب جامع مسجد الف ۸ چک جنوبی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا) ریٹائرڈ خطیب اعلیٰ افواجِ پاکستان۔

اپریل ۱۹۶۷ء میں چھٹی جماعت کا داخلہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال میں لیا۔

۶ مارچ ۱۹۶۸ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔

۱۹۷۲ء میں جامعہ اہل سنت تعلیم النساء میں قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت بخشی۔

(۷) حافظ محمد منیب سلیم بن عبدالرشید

آپ چکوال ۵ جنوری ۱۹۵۹ء مطابق ۲۴ جمادی الثانیہ ۱۳۷۸ء بروز پیر پیدا ہوئے۔ آپ نے استاذ محمد مخدوم صاحب سے حفظ کرنا شروع کیا۔ استاذ محمد مخدوم صاحب جو کہ ان کے والد عبدالرشید صاحب کے ماموں تھے، کے پاس قاعدہ عربی شروع کیا۔ بوجہ بڑھاپے کے سلسلہ تدریس جاری نہ رکھ سکے اس طرح حافظ محمد منیب سلیم صاحب نے مدنی جامع مسجد میں جامعہ عربیہ اظہار الاسلام کے شعبہ حفظ و ناظرہ میں حفظ قرآن کی تعلیم مکمل کی۔

خادم اہل السنۃ حافظ عبدالوحید الحنفی

اپریل ۱۹۷۱ء میں چھٹی جماعت کا داخلہ گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں لیا۔

۱۳ جنوری ۱۹۷۱ء تک بیس پارے حفظ مکمل کر لیے۔

۱۵ جنوری ۱۹۷۲ء اکیسواں پارہ حفظ شروع کیا۔

۱۶ فروری ۱۹۷۲ء کو بائیسواں پارہ شروع ہوا۔

۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء جو چھٹی جماعت میں کامیاب ہوئے۔

۲۲ اپریل ۱۹۷۲ء سے تیئسواں پارہ شروع ہوا۔

مارچ ۱۹۷۳ء کو ساتویں جماعت میں کامیاب ہوئے۔

۳۰ مارچ ۱۹۷۴ء کو آٹھویں جماعت میں کامیاب ہوئے۔

۳۱ مارچ ۱۹۷۵ء کو نویں جماعت میں کامیاب ہوئے۔

جون ۱۹۷۶ء میں دسویں جماعت کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔

آپ نے عصری تعلیم عربی میں ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، ایم ایڈ کیا۔ اور اس وقت گورنمنٹ مڈل سکول موہڑہ کور چشم ضلع چکوال میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ آپ کے تین بیٹے (۱) حبیب الرحمٰن (۲) ضیاء الرحمٰن (۳) عطاء الرحمٰن اور دو بیٹیاں (۱) عائشہ (۲) حفصہ ہیں۔

(۸) حافظ محمد عبد الحی صاحب بن عبد الرشید

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید

آپ چکوال میں ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء مطابق ۲۷ شوال ۱۳۸۲ھ بروز اتوار پیدا ہوئے۔

آپ نے حفظ قرآن کی تعلیم مدنی جامع مسجد اور مکی جامع مسجد میں جامعہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال کے شعبہ حفظ ناظرہ میں حاصل کی۔ اور اوپن یونیورسٹی سے بی اے۔ بی ایڈ کیا۔ اور دینی علوم جامعہ عربیہ اظہار الاسلام کے تحت وفاق المدارس کا سہ سالہ کورس پاس کیا اور گورنمنٹ ہائی سکول بھیں میں عربی کے مدرس مقرر ہوئے۔

آپ کے تین بیٹے (۱) عبد اللہ عمر (۲) عبید الرحمٰن (۳) عثمان ہیں اور تین بیٹیاں (۱) رشدہ (۲) نور فاطمہ (۳) زینب ہیں۔

وفات حافظ عبد الحی اپنی زندگی ۵۳ سال عیسوی حساب سے اور ۵۵

سال ہجری کے حساب سے اس فانی دنیا میں گزار کر ۵ شوال ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۰ جولائی ۲۰۱۶ء بروز اتوار سحری کے وقت ایک بجے رات انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آبائی گاؤں اوڈھروال میں شام چار بجے، حضرت مولانا قاضی ظہور الحسین صاحب اظہر ابنِ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، امیر تحریکِ خدام اہل سنت و الجماعت پاکستان نے جنازہ پڑھایا۔ ماشاء اللہ آپ نے اپنی زندگی دینی ماحول میں گزاری۔ اپنے ایک بیٹے حافظ عبید الرحمٰن کو قرآن مجید حفظ کرایا، جو کہ آپ کا صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ درجہ عطا فرمائیں۔ آمین

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ محمد الاکبر حنفیہؒ بن علیؓ المرتضیٰ

زمانہ حیات

پہلی صدی کی شخصیات

(۱) حضرت علی المرتضیٰؓ ۶۰۰ء وفات ۶۶۱ء

(۲) محمد الاکبر حنفیہ

(۳) ابو منان جعفر اصغر

(۴) عبد المنان

دوسری صدی کی شخصیات

(۵) عبد اللہ بطل غازی ۷۰۰ء

(۶) آصف غازی

(۷) عبداللہ عمر غازی

(۸) شاہ محمد غازی

تیسری صدی کی شخصیات

(۹) زید طیب غازی ۸۰۰ء

(۱۰) حسین طاہر غازی

(۱۱) ابو یعلیٰ حمزہ عطاء اللہ غازی

(۱۲) قطب حیدر المعروف قطب شاہ

(ولادت ۳۸۵ھ)[1]

چوتھی صدی

(۱۳) مزمل علی کلکان ۹۰۰ء

(۱۴) غلام علی

(۱۵) محمود علی

پانچویں صدی

(۱۶) محمد علی ۱۰۰۰ء

(۱۷) گوہر علی

(۱۸) مہر علی

چھٹی صدی

(۱۹) ملک سُرخَرو خان ۱۱۰۰ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

---

1 ماخذ مطابق مراۃ سعودی۔ جمہورہ النساب العرب ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندسی (۳۸۴ھ ۴۵۶ھ) تاریخ اعوان علوی ص ۳۷۰۔ تاریخ الاعوان ملک شیر محمد۔ تاریخ حیدری مؤلفہ حیدر علی۔ تحقیق الاعوان ملک خواص خان۔

(۲۰)ملک عطا محمد

(۲۱)عید محمد

ساتویں صدی ہجری

(۲۲)مسعود ۱۲۰۰ء

(۲۳)سگھر

(۲۴)محمود علی

آٹھویں صدی

(۲۵)دراب خان ۱۳۰۰ء

(۲۶)مہر علی عرف مہرند

(۲۷)سگھر علی

(۲۸)مہر علی

نویں صدی

(۲۹)صادق ۱۴۰۰ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۳۰)جالب

(۳۱)کریم عرف کریماں

(۳۲)ڈھیرو خان

دسویں صدی

(۳۳)اگر خان ۱۵۰۰ء

(۳۴)اولیاء خان

(۳۵)امیر خان عرف میرن شاہ

(۳۶)گل امیر

گیارھویں صدی ہجری

(۳۷)محمد نور ۱۶۰۰ء

(۳۸) محمد اسمٰعیل

(۳۹) محمد فاضل

(۴۰) محمد لطیف ۱۷۰۰ء

بارہویں صدی

(۴۱) غلام مصطفٰے — (۴۱) محمد اشرف

(۴۲) نیک محمد — (۴۲) گل محمد

(۴۳) محمد شاہ

(۴۳) میاں محمد ۱۸۰۰ء — (۴۴) میاں محمد

تیرہویں صدی

(۴۴) شرف دین — (۴۵) برھان الدین

(۴۶) احمد الدین

(۴۵) عبد الحکیم ۱۸۹۰ء — (۴۷) نور فاطمہ

چودہویں صدی

(۴۶) عبد الرشید ۱۹۱۴ء[1] (۴۸)

(۴۷) عبد الوحید ۱۹۴۹ء[2] (۴۹)

(۴۸) محمد ابو بکر ۱۹۷۷ء (۵۰)

پندرہویں صدی ہجری

(۴۹) محمد زبیر علی ۲۰۰۵ء[3] (۵۱)

☆☆☆☆

خادم اہل سنت حافظ عبد الوحید الحنفی

---

[1] تاریخ ولادت عبد الرشید ۲۷ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۲ شعبان ۱۳۳۲ھ بروز ہفتہ۔

[2] عبد الوحید ولادت ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۶۸ھ بروز بدھ۔

[3] ماخذ از کتاب معارف الاعوان ص .... مؤلف صوبیدار محمد ریاض انوان اعوان ساکن کوٹ سارنگ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال۔0333-5752391۔ناشر ادارہ افکار الاعوان پاکستان۔

آلِ استاذ احمد دین بن برہان الدین کھوکھر زیر
اشراف خاتون زوجہ احمد دین سے اولاد

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ استاذ احمد دین بن برہان الدین اوڈھروال

جمال بی زوجہ احمد دین سے اولاد

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ شیخ احمد ساکن مرید

- میاں احمد
- حاجی احمد
  - فتح حیدر
  - علی حیدر

- گل محمد
  - دختر
  - دختر
  - دختر
  - خیر محمد
    - فاروق
    - خالد
    - ارشد
    - شاہد

- عبدالمجید
  - غفران
  - رضوان
  - نعمان
  - صفوان
- عبدالحمید
  - راشد
  - باسط
  - ماجد
  - ثاقب
- عبدالوحید حنفی
  - محمد ابوبکر
    - محمد زبیر علی
- عبدالحلیم
  - عبدالمالک
  - فہیم
  - نعیم
- کوثر تسلیم (زوجہ ظہیر الدین)
- منیب سلیم
  - حبیب الرحمٰن
  - ضیاء الرحمٰن
  - عطاء الرحمٰن

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ شیخ احمد ساکن مرید

1 عبدالوحید حنفی کی نانی غلام فاطمہ کی وفات ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء اوڈھروال میں ہوئی۔

2 عبدالوحید حنفی کے نانا حافظ حسن محمد صاحب کی وفات ۲۷ مارچ ۱۹۷۱ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۹۱ھ میں ہوئی۔

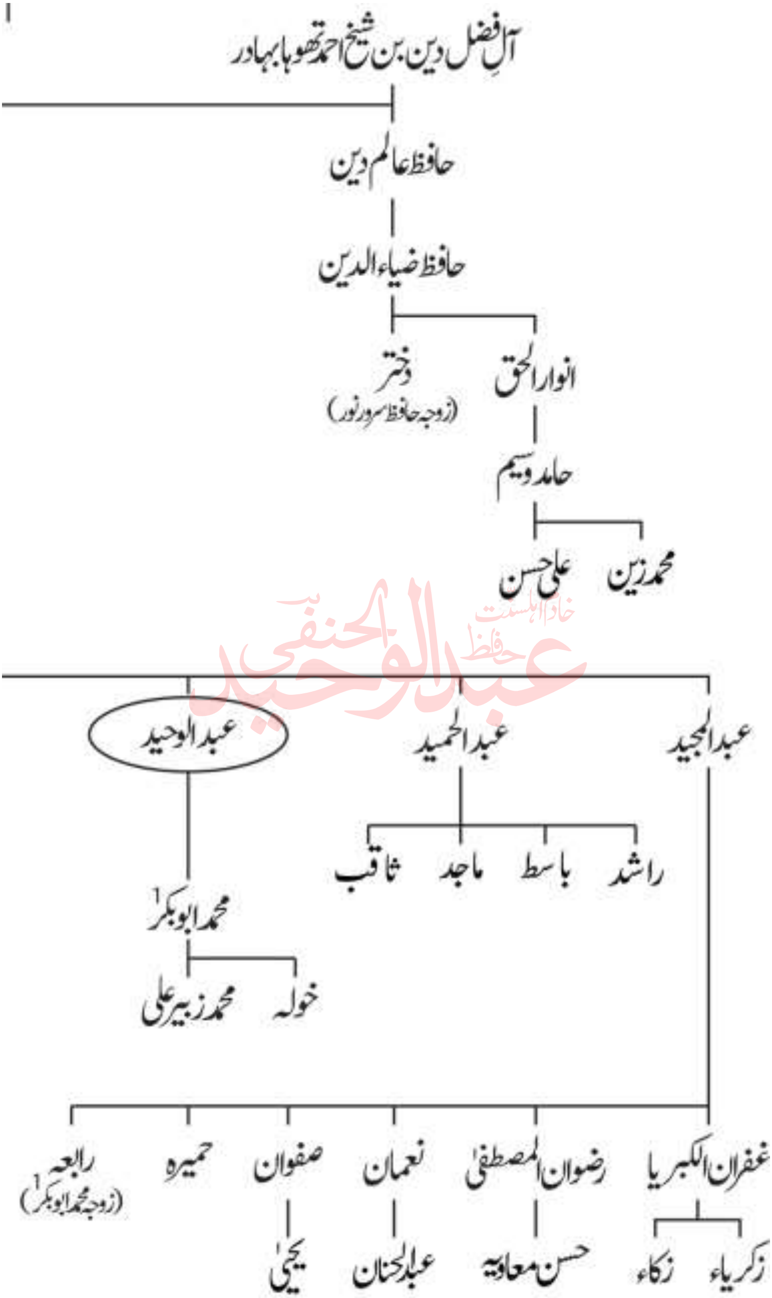

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ حافظ حسن محمد اوڈھروال

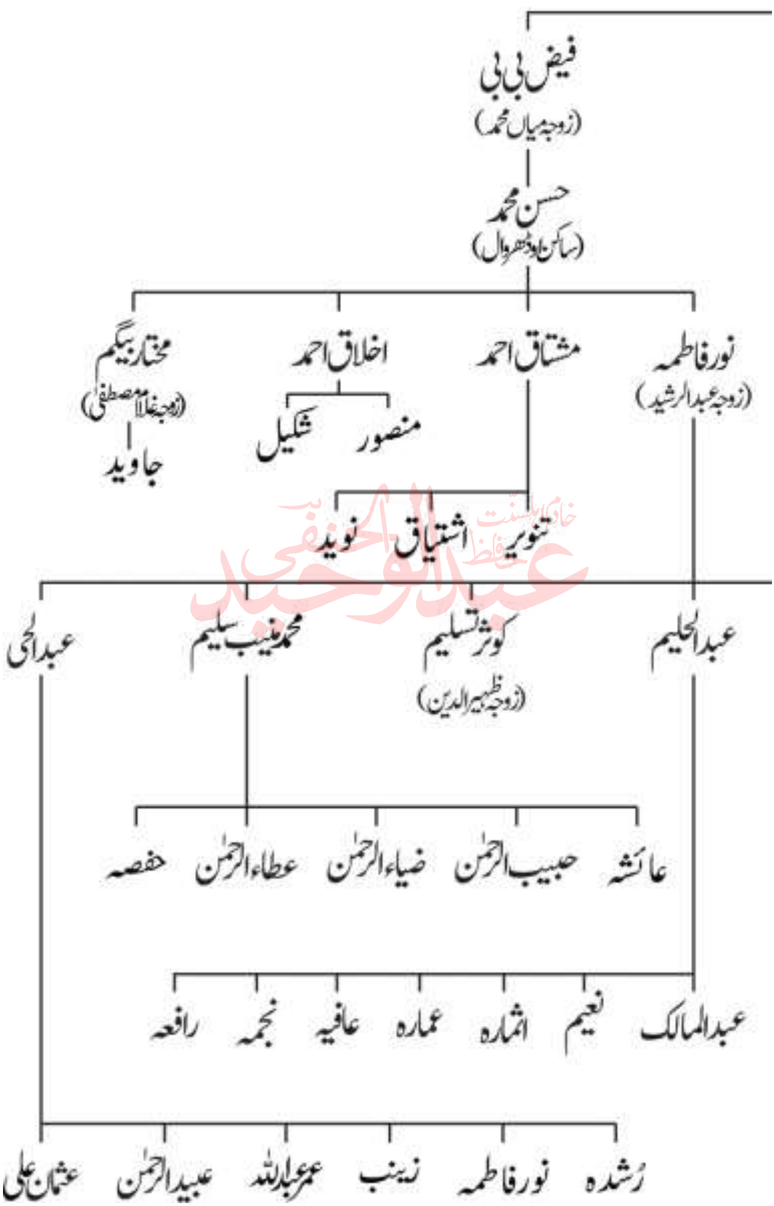

آلِ شیخ احمد ساکن تھوہا بہادر

- فضل دین
  - نیک بخت[1] (زوجہ نظم دین)
    - نور حسین
      - غلام تصو
        - انیلہ تصو
        - کامران تصو
        - ایاز تصو
        - تنزیلہ تصو
        - عدیل تصو
        - ارسا تصو
      - غلام اکبر سکونت ڈھاب خوشحال
        - محمد اویس
        - شمائلہ ارم
        - صبا ارم
        - ڈاکٹر ہمایوں اکبر
  - فیض بی بی (زوجہ علی محمد)
    - حسن محمد
      - نور فاطمہ (زوجہ عبدالرشید)
        - عبدالمجید
        - عبدالحمید
        - عبدالوحید
          - محمد ابوبکر
            - محمد زبیر علی
            - خولہ
        - عبدالحلیم
        - محمد منیب سلیم
        - عبدالحی
      - مشتاق
      - اخلاق
  - عالم دین
    - ضیاء الدین
      - انوار الحق
        - حامد وسیم
- اللہ دین
  - احمد دین
    - محمد نور
      - سرور نور
        - دختر (زوجہ طارق)
          - احسان الحق

خادم اہلسنّت
حافظ
عبدالوحید الحنفی

[1] نیک بخت زوجہ نظم دین ڈھاب خوشحال

آلِ خیر محمد ساکن اوڈھروال

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

2 بخت نور زوجہ حسن محمد کی وفات ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۷ء اوڈھروال میں ہوئی

شجرہ نسب حافظ حسن محمد اوڈھروال

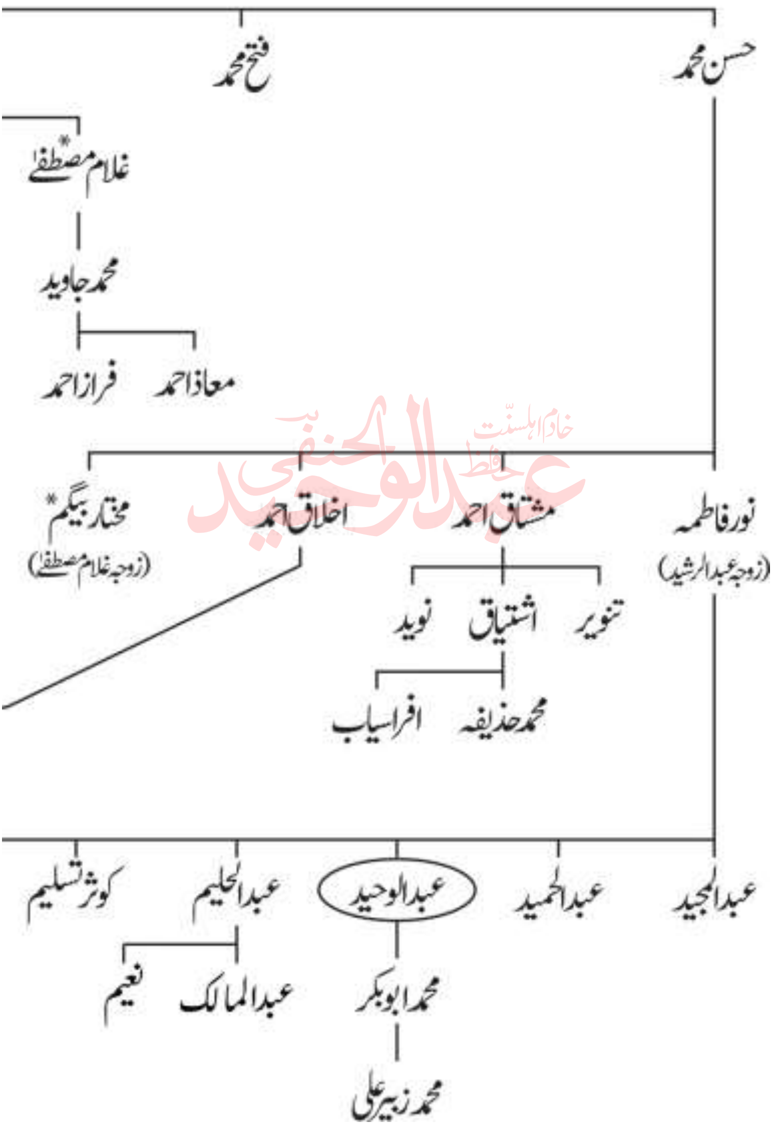

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

شجرہ نسب آلِ میاں محمد اوڈھروال

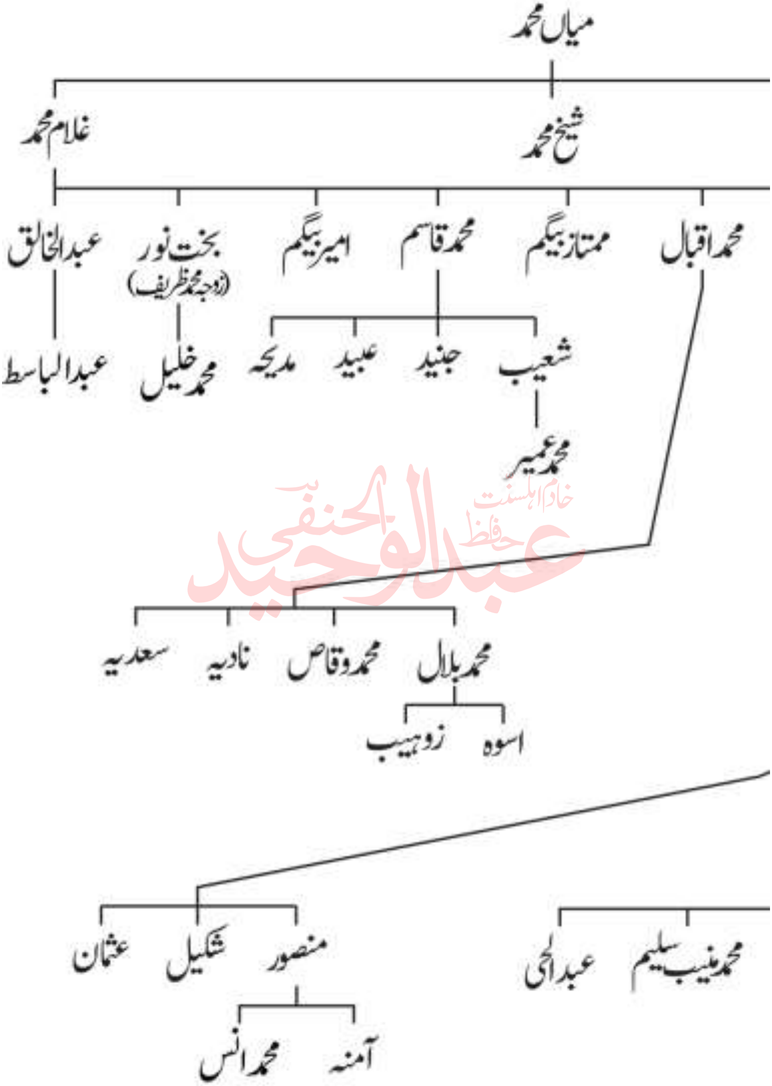

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ میراں شاہ بن اولیاء خان ساکن جھامرہ ضلع چکوال

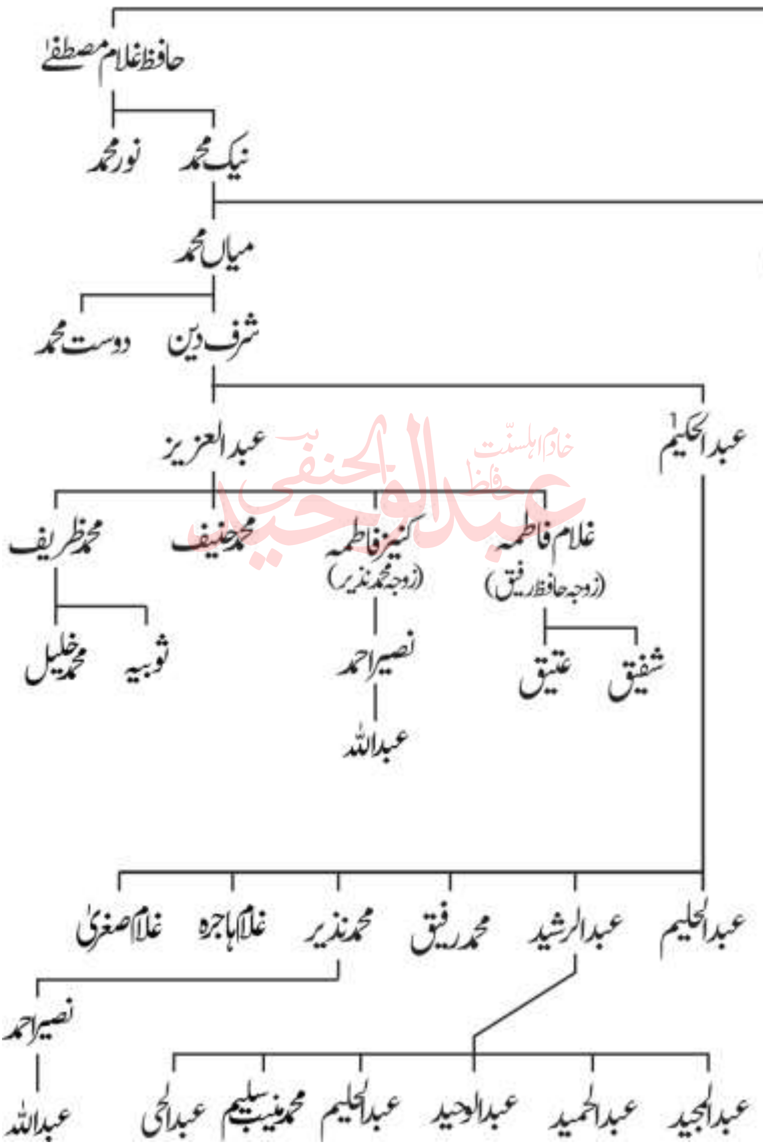

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ شیخ احمد تھو ہابہادر

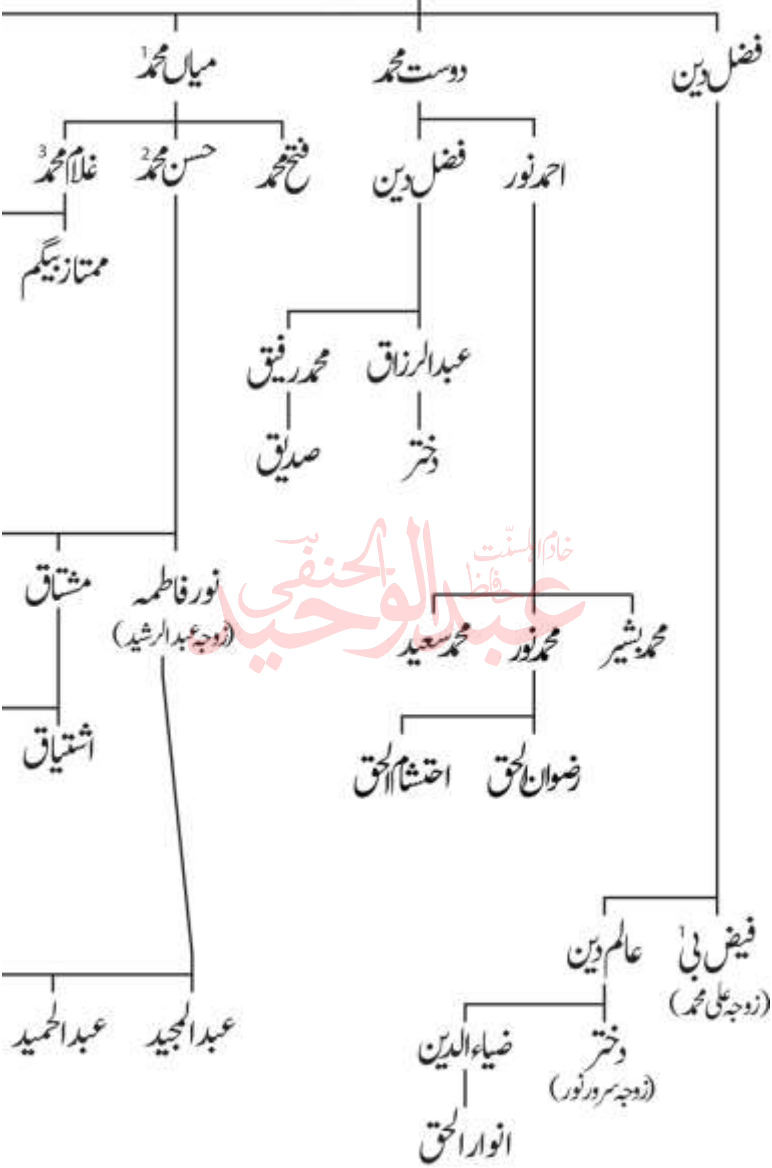

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ خیر محمد اوڈھروال

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت حافظ

باب2

قاضی غلام نبی بن غلام رسول چکوال

قاضی غلام نبی صاحب بن غلام رسول صاحب ۱۸۶۸ء میں چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت بڑے بھائی مولانا غلام محمد صاحب فاضلِ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے زیر سایہ ہوئی۔

آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور تمام متداولہ و مروّجہ علوم حاصل کیے۔ آپ عربی اور فارسی پر اچھی دسترس رکھتے تھے اور ایک اجل حافظ قرآن بھی تھے۔

عبد الوحید الحنفی

انجمنِ اسلامیہ کی بنیاد

قاضی غلام نبی صاحب نے ۱۹۱۱ء میں "انجمن اسلامیہ" چکوال کی بنیاد رکھی اس سے پہلے اُس دور میں چکوال میں مسلمانوں کی کوئی نمائندہ تنظیم نہ تھی۔ آپ نے انجمن کے تحت مسلمانوں کے بچوں کے لیے علیحدہ سکول کا اجراء کیا اس سے پہلے مسلمانوں کے بچوں کے لیے علیحدہ سکول نہ تھا۔ جو سکول قاضی غلام نبی صاحب نے ابتداء میں اپنے گھر میں قائم کیا تھا اس کے لیے الگ عمارت کی تعمیر اور باقاعدہ منظم سکول کے اجراء کی مہم انجمن اسلامیہ کے زیرِ اہتمام شروع ہوئی آپ نے اس نیک مقصد کے لیے اپنے آبائی واراضی وقف کر دی اور موجودہ مدرسہ

اشاعت العلوم، گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول چکوال کا احاطہ اور موجودہ عمارت کے علاوہ گورنمنٹ اسلامیہ پرائمری سکول کی عمارت کی بنیاد آپ ہی کے دور میں رکھی گئی۔[1]

قاضی خانہ کی تعمیر و بنیاد

ابتداء میں قاضی غلام نبی صاحب اپنے آبائی مکان میں واقع محلہ خواجگان نزد پیر شہانی مسجد سکونت پزیر تھے۔ بعد میں اپنے لیے الگ گھر غربی قبرستان کی شرقی جانب برلب سڑک سرکلر روڈ پر تعمیر کیا۔ جس کا مشہور نام "قاضی خانہ" ہوا۔

جامع مسجد کی تعمیر

قاضی غلام نبی صاحب نے اپنے گھر قاضی خانہ سے ملحقہ اپنی آبائی اراضی پر مسجد کی بنیاد رکھی اور اپنے مکان کی تعمیر کے ساتھ مسجد کی تعمیر بھی مکمل کی۔ آج کل یہ مسجد آپ کے چھوٹے صاحبزادے علامہ غلام جیلانی کے نام سے "مسجد علامہ صاحب" کے نام سے معروف ہے۔

شادی و اولاد

قاضی غلام نبی نے دو شادیاں کیں۔ آپ کی پہلی شادی چکوال کی قاضی برادری میں ہوئی۔ اس سے آپ کے ہاں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں

---

[1] برگ ہائے گل ز کر اکابرین چکوال ص ۸۰

ہوئیں:(۱)غلام جیلانی(۲)غلام فاطمہ(۳)غلام عائشہ

غلام جیلانی صاحب

آپ قاضی غلام نبی صاحب کی پہلی اولاد نرینہ تھے۔ آپ زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہے اور نوجوانی میں ہی اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے۔

غلام فاطمہ صاحبہ

یہ قاضی غلام نبی کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد گرامی نے خود فرمائی آپ بچپن سے ہی نیک اور دین دار خاتون تھیں آپ کی شادی اوڈھروال کے مشہور خاندان کی ایک نامور شخصیت حضرت مولانا استاذ برہان الدین صاحب کے صاحبزادے حضرت مولانا صابر الدین سے ہوئی۔ دونوں باپ بیٹا وقت کے جید عالم دین تھے۔ مولانا صابر دین صاحب نے اپنے والد مولانا برہان الدین صاحب اور قاضی غلام محمد صاحب چکوال سے درسی کتب کی تعلیم مکمل کر کے گنگوہ کا سفر کیا اور فنِ حدیث محدث حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے حاصل کیا۔ پھر اپنے علاقہ میں لوٹ آئے اور یہاں پڑھانے اور فائدے پہنچانے میں لگ گئے۔

غلام فاطمہ صاحبہ اور استاد صابر دین صاحب کو اللہ نے دو بیٹیوں

سے نوازا جن کے اسمائے گرامی حافظ محمد معصوم اور حافظ عبداللطیف رکھے گئے۔

استاد الحفاظ حافظ محمد معصوم صاحب

غلام فاطمہ صاحبہ اور استاد صابر دین صاحب کے بڑے صاحبزادے محمد معصوم صاحب نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور اجل حافظ قرآن بنے۔ والد گرامی استاد صابر دین صاحب اور دادا استاد برہان الدین صاحب کی وفات ۱۹۱۸ء کے بعد ان کی قائم کردہ درس گاہ اوڈھروال میں درسِ قرآن کی ذمہ داری سنبھالی اور ۱۹۵۵ء تک تادم مرگ تدریس قرآن کا سلسلہ ۳۷سال تک جاری رکھا اور ہزاروں طلبہ نے آپ سے تعلیم حاصل کی۔[1]

استاد حافظ عبداللطیف صاحب

آپ غلام فاطمہ صاحبہ اور استاد صابر دین صاحب کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ نے بھی ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ مزید تعلیم اپنے نانا قاضی غلام نبی صاحب کے قائم کردہ مدرسہ اشاعت العلوم سے حاصل کی اور فاضلِ عربی اور فاضلِ فارسی کے امتحانات پاس کیے اور اسلامیہ ہائی سکول اور گورنمنٹ ہائی سکول

---

[1] برگ ہائے گل ص ۸۳۔

چکوال میں بطور معلم فرائض بھی سر انجام دیے۔ بڑے بھائی استاد محمد معصوم صاحب کی وفات کے بعد آپ اوڈھروال میں مسند تدریس پر فائز ہوئے آپ نے اپنے دادا استاذ برہان الدین صاحب اور برادر اکبر استاد محمد معصوم صاحب کی روایات قائم رکھیں اور وفات تک تدریس قرآن کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔[1]

استاذ برہان الدین اور صابر دین صاحب اور استاد معصوم کے مزار کے ساتھ آپ کی قبر مبارک ہے۔ اور اوڈھروال کے برلب سڑک قدیمی قبرستان میں آپ کا مزار ہے آپ کے ایک فرزند حافظ محمد رفیع صاحب اُن کے بعد درس چلا رہے ہیں۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید حنفی

غلام عائشہ صاحبہ

آپ قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری صاحبزادی تھیں۔ آپ کی تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔ آپ نے بھی تمام مروّجہ علوم حاصل کیے۔ آپ کی شادی اپنے تایازاد قاضی غلام ربانی صاحب سے ہوئی۔

قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری شادی سے اولاد

قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری شادی بھی اوڈھروال میں استاذ

---

1 برگ ہائے گل ص ۸۵۔

برہان الدین صاحب کی دختر نیک اختر محترمہ فاطمہ بی بی سے ہوئی۔ اور اس نیک خاتون سے آپ کے پانچ فرزند (۱) قاضی غلام محی الدین (۲) قاضی غلام مہدی (۳) قاضی غلام احمد ایڈوکیٹ (۴) قاضی غلام جیلانی (۵) قاضی غلام محمد پیدا ہوئے اور ایک دختر منور بیگم ہوئی۔

غلام محی الدین صاحب

آپ قاضی غلام نبی صاحب کی دوسری شادی سے پہلے اور مجموعی طور پر دوسرے صاحبزادے تھے آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ نے بھی تدریس کے شعبے کو اختیار کرتے ہوئے موضع اوڈھروال میں سکول قائم کیا۔ اوڈھروال میں ہی آپ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے۔ آپ کے ہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آپ جوانی ہی میں وفات پاگئے۔[1]

منور بیگم صاحبہ

قاضی غلام نبی صاحب کی تیسری صاحبزادی منور بیگم تھیں۔ آپ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی شادی استاذ برہان الدین صاحب کے پوتے استاذ حافظ محمد مخدوم صاحب سے ہوئی۔ آپ نے بچیوں کا سکول بنایا اور بے شمار خواتین کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔

---

[1] برگ ہائے گل ص ۸۶۔

استاذ محمد مخدوم صاحب استاذ صابر دین صاحب کے بھتیجے اور استاذ احمد دین صاحب کے فرزند تھے۔

استاذ الحفاظ حافظ محمد مخدوم صاحب

استاذ محمد مخدوم صاحب کا تذکرہ راقم الحروف نے اپنے اساتذہ کے تذکرہ میں بھی کیا ہے۔ بندہ نے حفظ قرآن کی سعادت آپ سے ہی حاصل کی تھی۔

استاذ محمد مخدوم صاحب اوڈھرال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد استاذ احمد دین صاحب اور دادا استاذ برہان الدین صاحب سے حاصل کی۔ آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور اجل حافظ بنے بندہ نے خود دیکھا کہ قرآن مجید کی منزل دو دو تین تین طلبہ بیک وقت بھی بعض اوقات سناتے تھے اور آپ سب کی منزل زبانی سُنتے اور جوں ہی کسی کی غلطی آتی فوراً بتا دیتے۔ طلبہ میں یہ مشہور تھا کہ آپ کو حفظ قرآن میں اس قدر رسوخ ہے کہ دوران منزل شاید ہی کوئی غلطی آئے۔ استاذ احمد دین صاحب کی وفات کے بعد کھوکھر زیر کا درس قرآن آپ نے چلایا اور بے شمار حفاظ تیار کیے۔

۱۹۴۶ء میں آپ کھوکھر زیر سے چکوال چلے آئے۔ چکوال آنے کے بعد آپ نے درس کی ابتداء "جامع مسجد علامہ صاحب" والی سے کی۔ کچھ

عرصہ مسجد مہاجرین میں بھی درس قرآن پڑھا جس کا نیا نام مدنی جامع مسجد ہے۔

بعد میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب فاضلِ دیوبند نے دسمبر ۱۹۵۸ء میں مدنی مسجد نام رکھا۔ موجودہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں بھی اپنی رہائش گاہ میں درس جاری رکھا۔ جب سکول پرانی سبزی منڈی میں منتقل ہوا تو درس وہاں منتقل کر دیا۔ راقم الحروف نے اسی جگہ آپ سے تعلیم قرآن شروع کی۔ پھر آپ نے مسجد حنیف اور ہجویری مسجد میں بھی درسِ قرآن جاری رکھا۔

وفات اور مزار

استاذ محمد مخدوم ۱۹۸۷ء میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ چکوال کے مشہور قبرستان محلہ سرگوجرہ میں آسودہ خاک ہیں۔ آپ راقم الحروف عبدالوحید حنفی کے والد صوفی عبدالرشید صاحب کے ماموں تھے۔

پروفیسر حافظ عبدالرزق صاحب

آپ استاد الحفاظ حافظ محمد مخدوم صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے حفظ قرآن اور ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد گرامی استاذ احمد دین صاحب سے حاصل کی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

استاذ حافظ عبد الرزاق صاحب اپنی سوانح حیات کتاب آئینہ ایام میں لکھتے ہیں کہ: میرے والد حافظ قرآن ہونے کے علاوہ مستند عالم بھی تھے انہوں نے دہلی میں مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی سے دورہ حدیث کیا تھا۔

حافظ عبد الرزاق صاحب شعبہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور گورنمنٹ ڈگری کالج چکوال اور جہلم میں بھی پروفیسر رہے۔

سلسلہ سلوک وطریقت

آپ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ میں حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب سے بیعت ہوئے اور کئی کتابوں کے مصنف ہوئے۔ اور سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ میں آپ مولانا اللہ یار خان صاحب کے مجاز تھے۔

آپ نے ۴ مئی ۲۰۰۸ء مطابق ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۴۲۹ھ بروز اتوار رات سوا دس بجے وفات پائی۔ چکوال کے مشہور قبرستان سرگوجرہ میں آپ کا مزار ہے۔ نماز جنازہ آپ کے بیٹے حافظ عبد الشکور صاحب نے پڑھائی۔

شادی اور اولاد

آپ کی شادی اوڈھروال میں استاذ صابر دین صاحب کی دختر حفصہ

سے ہوئی۔ آپ کی اولاد میں (۱) حافظ محمد شریف (۲) حافظ عبد الشکور (۳) حافظ عبد القیوم (۴) سعید اختر صاحب ہیں۔

حافظ محمد شریف صاحب نے ایم اے انگلش کیا اور گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چکوال میں آپ پرنسپل رہے۔

حافظ عبد الشکور صاحب نے ایم اے اسلامیات کیا اور گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چکوال میں پروفیسر رہے۔

حافظ عبد القیوم صاحب نے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد وکالت شروع کی۔

سعید اختر صاحب تجارت کے پیشہ سے وابستہ ہیں۔ احمد عمر بیٹے کا نام ہے۔

قاضی غلام نبی صاحب کی وفات

قاضی غلام نبی صاحب نے ۱۹۲۹ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ اپنی تعمیر کردہ مسجد "مسجد علامہ صاحب" کے مشرقی کونے میں اپنے برادر اکبر مولانا غلام محمد چکوال کی پائنتی دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔[1]

[1] برگ ہائے گل ص ۱۰۰۔

قاضی غلام مہدی صاحب

قاضی غلام نبی صاحب کے ۵ فرزندوں میں سے دوسرے تھے۔
۱۸۹۷ء میں قاضی غلام مہدی صاحب چکوال میں پیدا ہوئے۔

تعلیم

قاضی غلام مہدی صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی قاضی غلام نبی صاحب سے حاصل کی۔ پھر عصری تعلیم ایف اے کا امتحان پاس کر کے جے ایس وی کا امتحان پاس کر کے گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں بطور انگلش ٹیچر تدریس شروع کی۔

اس سے پہلے آپ نے اوڈھروال میں اپنے بڑے بھائی غلام محی الدین صاحب کے ہمراہ ایک سکول کی بنیاد رکھی۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں پڑھاتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ انجمن اسلامیہ چکوال کے رکن اور بطور ڈپٹی ناظم بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۲۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کی ابتداء، موجودہ پوسٹ گریجویٹ کالج پنڈی روڈ والی بلڈنگ میں ہوئی۔

قاضی غلام مہدی صاحب نے بھی اسی سال ۱۹۲۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال سے اپنی سروس کا آغاز کیا۔

مرکزی امدادیہ مسجد کی بنیاد

قاضی غلام مہدی نے گورنمنٹ ہائی سکول کی سروس کے دوران بورڈنگ انچارج بھی تھے آپ نے طلبہ کے لیے مسجد بنانے کا عزم کیا اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ ہائی سکول کی جانب مشرق برلب سڑک عین سکول گیٹ کے سامنے دو کنال کا رقبہ خان سرفراز خان صاحب سے حاصل کر کے مسجد کی بنیاد رکھی۔ چناں چہ یہ مسجد جو آج امدادیہ جامع مسجد سے مشہور ہے۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۵ء کے درمیان مکمل ہو گئی۔

قاضی غلام مہدی صاحب کا پنڈ داد نخان تبادلہ

جب مسجد تیار ہو گئی تو اچانک آپ کا تبادلہ ۱۹۳۶ء میں پنڈ داد نخان کر دیا گیا۔ احباب نے اس دور کے اسسٹنٹ کمشنر صاحب سے ملاقات کر کے تبادلہ رکوانے کی کوشش کی کہ قاضی صاحب سروس کے ساتھ ساتھ مسجد میں بھی خدمت انجام دے رہے ہیں ان کا یہاں رہنا مفید ہے۔ لیکن اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے فرمایا: کہ پنڈ داد نخان میں بھی مسجد کی ضرورت ہے۔ قاضی صاحب وہاں بھی خدمت انجام دیں گے۔

چناں چہ قاضی غلام مہدی صاحب نے راقم الحروف (عبدالوحید الحنفی) کے والد گرامی صوفی عبدالرشید صاحب کو جو پہلے بھی مسجد کے انتظام میں آپ کے معاون تھے مرکزی امدادیہ مسجد کا متولی مقرر کر

خادم اہل السنت حافظ عبدالوحید حنفی

دیا۔ جو کہ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۶۵ء تک مرکزی جامع مسجد امدادیہ کے متولی رہے مرکزی امدادیہ مسجد میں صوفی عبدالرشید صاحبؒ نے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کی مشارت سے درس شروع کیا۔ 1951ء سے 1954ء تک حضرت مولانا غلام حبیب صاحبؒ نقشبندی اس مسجد میں درس و تدریس اور خطابت کرتے رہے۔ پھر وہ دارالعلوم حنفیہ بھون چوک میں منتقل ہو گئے۔ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو صوفی عبدالرشید صاحبؒ نے جو کہ اس مسجد کے متولی تھے۔ شہری احباب حاجی احمد حسین صاحبؒ، شیخ عبدالصمد صاحبؒ عبدالحفیظ صاحبؒ سے مشاورت کے بعد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ ابنِ مولانا کرم الدین صاحب دبیر رئیس بھیں کو مرکزی امدادیہ مسجد میں مدرسہ قائم کرنے کی دعوت دی جو آپ نے منظور کرلی۔ اس طرح ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو امدادیہ جامع مسجد میں جامعہ عربیہ اظہار الاسلام قائم ہوا۔ اس مدرسہ کے شروع کرنے کے موقع پر صوفی عبدالرشید صاحبؒ نے قاضی غلام مہدی صاحب سے بھی مشارت کی آپ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میں نے اللہ کی رضا کے لیے مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔ آپ مدرسہ بنائیں مجھے خوشی ہے۔ ماشاءاللہ اس مدرسہ کا فیض پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ جس کا ثواب قاضی غلام مہدی صاحبؒ کی روح کو بھی برابر پہنچ رہا ہے۔ اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کا تقویٰ بھی ایک

مثال ہے۔ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء سے ۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء تک آپ نے ۴۹ سال میں مدرسہ مسجد کی تدریس و خطابت پر تنخواہ تک بھی نہیں لی۔ اب اس مرکزی امدادیہ مسجد کے متولی حضرت مولانا جمیل الرحمٰن صاحب ساکن تاجک ضلع اٹک ہیں۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے وفات سے پہلے ان کو اس مسجد کا متولی اور منتظم اور جامعہ عربیہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد کا مہتمم بنایا۔ آپ بھی خلوص سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔

قاضی غلام مہدی صاحب کی تدریسی خدمات

قاضی غلام مہدی صاحبؒ نے

۱۹۲۵ سے ۱۹۳۵ تک گورنمنٹ ہائی سکول چکوال،

۱۹۳۶ سے ۱۹۴۰ تک گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ دادنخان،

۱۹۴۰ سے ۱۹۴۴ تک گورنمنٹ ہائی سکول بھکر،

۱۹۴۵ سے ۱۹۴۶ تک گورنمنٹ ہائی سکول تلہ گنگ اور

۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۲ تک گورنمنٹ ہائی سکول چکوال

میں تدریس کی۔ آپ اپنے دور کے ایک ماہر ”انگلش ٹیچر“ تھے قاضی غلام مہدی صاحبؒ نے ہزاروں طلبہ کو انگریزی زبان پڑھائی اور انگلش کے ساتھ ساتھ دینی تربیت بھی طلبہ کی کرتے ہوئے ان کو نیک

اور صالح مسلمان بنانے کی تربیت کی۔ آپ انتہائی شفیق اور مہربان استاد تھے۔ قاضی صاحب کو انگریزی زبان پر مکمل عبور تھا آپ بڑی روانی سے انگریزی لکھتے اور بولتے تھے۔ آپ نے اپنی ستائیس سالہ گورنمنٹ ہائی سکول کی تدریس کے دوران بے شمار طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔

اسلامیہ ہائی سکول کے لیے خدمات

آپ گورنمنٹ سروس سے ۱۹۵۲ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے آبائی ادارے اسلامیہ سکول چکوال کے انتظام و انصرام میں باقاعدہ حصہ لینا شروع کیا۔ آپ نے مہتمم اور پھر ناظم ہونے کے علاوہ ایک عام خادم کی طرح تادم آخر یعنی یکم جنوری ۱۹۷۴ء تک سکول کی خدمت کی۔

شادی و اولاد

۱۹۲۲ء میں اوڈھروال کے معزز اور دینی خاندان میں آپ کی پہلی شادی استاذ احمد دین صاحب کی دختر سے ہوئی۔ اولاد میں قاضی منظور الحق صاحب پیدا ہوئے۔ اور کچھ عرصہ بعد آپ کی زوجہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ دوسری شادی موضع رتہ ۱۹۳۴ء میں قاری دین محمد صاحب کی دختر سے عقد ثانی ہوا۔ جن سے دو بیٹے ظہور الحق اور مظہر الحق

ہوئے۔

سفر حرمین شریفین

آپ جنوری ۱۹۷۲ء میں بذریعہ بحری جہاز مع زوجہ محترمہ حج پر تشریف لے گئے اور اس دینی سفر کے تمام ارکان نہایت احتیاط اور محبت ورقت کے ساتھ انجام دیے۔

سفر آخرت

یکم جنوری ۱۹۷۴ء کو آپ نے سفر آخرت اختیار کیا اور اس زندگی کی منزل میں داخل ہو گئے جس کو سنوارنے کے لیے آپ نے اس دنیا کے آرام وسکون کو قربان کیے رکھا۔[1]

یکم جنوری ۱۹۷۴ء کو نماز فجر با جماعت ادا کرنے کے بعد بغیر کسی بیماری یا ظاہری تکلیف کے دنیا سے منہ موڑ لیا اور جنت کو سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ایک بیوہ اور تین لڑکے سوگوار چھوڑے۔

قاضی منظور الحق صاحب

آپ کے بڑے فرزند تھے جو اجل حافظ قرآن تھے۔ گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں انگلش ٹیچر بھی رہے راقم الحروف (عبدالوحید حنفی)

---

[1] برگ ہائے گل ص ۱۹۶

خادم اہل السنت عبدالوحید الحنفی

نے آپ سے ۱۹۶۷ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال سے جماعت نہم کی تعلیم حاصل کی۔ بطور ہیڈماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ادھوال ضلع راولپنڈی ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کے تین لڑکے قاضی اکرام الحق، قاضی ناصر الدین، قاضی احسان الحق ہوئے۔

قاضی ظہور الحق صاحب

قاضی غلام مہدی صاحب کے دوسرے فرزند قاضی ظہور الحق صاحب ہیں جو ملٹری اکاؤنٹ میں سروس کرتے رہے۔ اب شعبہ تجارت سے منسلک ہیں۔

قاضی مظہر الحق

قاضی غلام مہدی صاحب کے تیسرے صاحبزادہ قاضی مظہر الحق صاحب گورنمنٹ ہائی سکول میں تدریس کرتے رہے۔ بطور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کریالہ ریٹائرڈ ہوئے۔

قاضی غلام احمد صاحب ایڈوکیٹ

قاضی غلام نبی صاحب کے تیسرے فرزند قاضی غلام احمد صاحب ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی دوسری شادی سے تیسری اولاد نرینہ اور سب بھائیوں میں چھٹے نمبر پر تھے۔

قاضی غلام احمد صاحب نے میٹرک اور ایف اے کے امتحانات

پرائیویٹ پاس کر کے بی اے کی تعلیم کے لیے گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۹۲۳ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کر کے چکوال کے سب سے پہلے مسلمان وکیل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

اور چکوال میں وکالت شروع کی۔ آپ انجمن اسلامیہ کے بانی ارکان میں شامل تھے۔

مسلم لیگ میں شمولیت

قاضی غلام احمد صاحب اپنے تعلیمی دور میں جب وہ گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور میں پڑھتے تھے تب ہی سے مسلم لیگ سے منسلک ہو گئے تھے۔ بلکہ آپ کا شمار مسلم لیگ کے اہم اراکین میں ہوتا تھا۔ کیوں کہ ۱۹۴۰ء کی قرارداد پاکستان کے تاریخی جلسہ منعقدہ منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) لاہور میں قاضی غلام احمد صاحب بھی سٹیج پر دوسرے قائدین کے ساتھ رونق افروز تھے۔[1]

میونسپل کمیٹی چکول کے ایگزیکٹو آفیسر بھی رہے۔ آپ اپنی وارڈ سے کونسلر منتخب ہوئے۔ دو مرتبہ بلدیہ کے نائب صدر اور بعد میں وائس چیئرمین بنے۔

---

[1] برگ ہائے گل ص ۱۶۶۔

۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۷ء تک میونسپل کمشنر یا کونسلر رہے اسی مدت میں آپ بلدیہ کے نائب صدر اور وائس چیئر مین بھی رہے۔

۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۲ء تک ایگزیکٹو آفیسر بلدیہ چکوال رہے۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۲ سے ۱۹۵۷ تک بطور پریذیڈنٹ یا چیئر مین بلدیہ رہے۔

گورنمنٹ کالج کے قیام کے لیے کوششیں

تقسیم ہند کے بعد چکوال میں سب سے پہلا کالج ۱۹۴۹ء میں قائم ہوا ۱۹۴۸ میں چوہدری فضل الٰہی جو پنجاب کے وزیر خزانہ اور مسلم لیگ پنجاب کے صدر بھی تھے چکوال تشریف لائے۔ قاضی غلام احمد صاحبؒ نے ان سے کالج کے قیام کے لیے پرزور طریقے سے مطالبہ کیا۔ انہوں نے قاضی صاحب کے اس مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے جلسہ عام میں کالج کے قیام کا اعلان کیا۔

شادی و اولاد

قاضی غلام احمد صاحب کی شادی اوڈھر وال کے قاضی خاندان میں ہوئی استاذ حافظ عبدالقدیر صاحبؒ کی ہمشیرہ استاذ احمد دین صاحبؒ کی دختر جنت خاتون کی بیٹی کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹیوں اور پانچ بیٹوں سے نوازا جن میں سے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں

عالم طفولیت میں انتقال کر گئے۔

باقی اولاد میں

(۱) قاضی مقصود احمد صاحبؒ سابق ڈی ای او محکمہ تعلیم

(۲) ممتاز بیگم زوجہ حافظ غلام محمد ابنِ حافظ غلام جیلانی صاحبؒ

(۳) حافظ قاضی ظہور احمد صاحب (مقصود اینڈ کمپنی چکوال)

(۴) قاضی اشتیاق احمد صاحب سابق ناظم اعلیٰ محکمہ جنگلات پنجاب

(۵) قاضی آفتاب احمد صاحب (مقبول کتب خانہ بھون روڈ چکوال)

وفات و مزار

قاضی غلام احمد صاحبؒ ۲۱ جنوری ۱۹۸۲ء کو واصل باللہ ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ استاد الحفاظ حافظ محمد مخدوم صاحبؒ نے پڑھائی اور بارش کی وجہ سے نماز جنازہ مدرسہ اشاعت العلوم کے بڑے ہال اسلامیہ ہائی سکول چکوال میں ادا کی گئی۔

راقم الحروف (عبد الوحید حنفی) کو بھی جنازہ میں شرکت کی سعادت ملی۔ آپ کا مرقدِ مبارک محلہ غربی کے قبرستان میں اپنے دونوں بھائیوں قاضی غلام مہدی صاحب اور علامہ غلام جیلانی صاحب کے درمیان ہے جہاں آپ آسودۂ خاک ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ قاضی غلام جیلانیؒ

آپ قاضی غلام نبی صاحبؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ علم و فضل زُہد و تقویٰ، بے شمار صفات اور بلند پایہ صلاحیتوں کی بدولت آپ اپنے سب بھائیوں میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۹۰۶ء میں چکوال ہوئی۔ اور وفات ۲۶ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہوئی۔

تعلیم

قاضی غلام جیلانی صاحبؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ پھر والدین سے اجازت لے کر عازم لاہور ہوئے۔ آپ نے اورنٹیل کالج پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ آپ نے تین سالہ کورس فاضلِ عربی اور فاضل فارسی ایک ایک سال میں مکمل کر کے امتحانات میں نمایاں حیثیت حاصل اور گولڈ میڈل کے حق دار قرار پائے۔ آپ کے اساتذہ نے آپ کی بے مثال علمی استعداد اور قابلیت پر آپ کو "علامہ" کے خطاب سے نوازا۔ اور نٹیل کالج سے فراغت کے بعد لاہور ہی میں سنٹرل ٹریننگ کالج میں او ٹی (OT) کلاس میں داخلہ لے لیا تاکہ ٹرینڈ ہو کر گورنمنٹ سکول میں بطور ٹرینڈ ٹیچر سروس اختیار کر سکیں۔

تدریسی خدمات

آپ ۱۹۲۸ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں بطور عربی مدرس

تعینات ہوئے۔ دوران سروس آپ چکوال کے علاوہ پنڈی گھیب، بھکر، خوشاب، فتح جنگ، مری اور حضرو کے گورنمنٹ ہائی سکول میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

تبلیغی خدمات

سروس کے دوران آپ کا جہاں جہاں تبادلہ ہوتا وہاں سکول میں تدریس کے ساتھ ساتھ درسِ قرآن کا اجراء بھی کرتے اور اس سلسلہ میں مساجد میں آپ درسِ قرآن کا اجرأ بھی کرتے اور اس سلسلہ میں مساجد میں آپ کے درس قرآن رکھے جاتے جہاں سے عوام الناس فیض پاتے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال میں تدریسی خدمات

دوران سروس آخری تبادلہ آپ کا ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں ہوا۔ اور پھر وفات تک اسی سکول میں تدریس کرتے رہے۔

چکوال میں درس قرآن کا اجراء

غربی قبرستان کے شرقی کنارہ پر برلب سڑک اپنا مکان اور ساتھ مسجد تعمیر کرائی۔ مسجد اور مکان کی تعمیر سے فراغت کے بعد آپ نے اپنی مسجد میں درس قرآن مجید کا باقاعدہ اجراء کیا۔ اور مدرسہ قائم کیا جس سے چکوال کے علاوہ علاقہ کے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

مدرسہ میں جز وقتی طلبہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ جز وقتی طلبہ میں اہل محلہ یا چکوال شہر کے طلبہ شامل تھے۔ اور کل وقتی طلبہ وہ تھے جو مسجد سے ملحق درس گاہ یا حجرہ میں قیام پذیر رہتے۔ اور آپ درس قرآن بھی دیتے جس سے طلبہ و عوام الناس مستفید ہوتے۔

مولانا قاضی مظہر حسین بن مولانا کرم الدین صاحبؒ کی روایت

مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ وہ چکوال سے اوڈھروال جاتے ہوئے گورنمنٹ ہائی سکول چکوال کے دروازہ کے سامنے سے گزرے تو علامہ غلام جیلانی صاحب کی ان پر نگاہ پڑ گئی اور قریب بلایا۔ اور دوران گفتگو انہوں نے پوچھا کہ آپ کیا درسِ قرآن بھی دیتے ہیں؟ علامہ صاحب نے بتایا کہ ان دنوں وہ درس نہیں دے رہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ درس شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ بہت اچھا۔ چند دن کے بعد جب وہ دوبارہ سکول کے سامنے سے گزر رہے تھے تو علامہ غلام جیلانی صاحب نے اشارہ سے قریب بلایا اور بتایا کہ انہوں نے درسِ قرآن دینا شروع کر دیا ہے۔

اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ وہ مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی کی تفسیر بیان القرآن کا مطالعہ کر کے درس قرآن دیتے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ ایک وقت کسی نے مجھے تفسیر بیان القرآن دینی چاہی تو بندہ نے وہ نہ لی

لیکن ایک دن حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کے سامنے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا تذکرہ ہوا تو حضرت گولڑوی نے مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی کی تعریف کی۔ اس پر میرے بھی حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے بارے جو شکوک تھے دور ہو گئے۔ چناں چہ اب میں مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی کی تفسیر بیان القرآن پڑھ کر درسِ قرآن دیتا ہوں۔ روزانہ فجر کی نماز کے بعد آپ قرآن مجید کی چند آیات کا ترجمہ اور تشریح بیان فرماتے۔ باقاعدہ صرف نحو کے قواعد کے مطابق درس دیتے۔ بہر حال تفسیر قرآن سے سینکڑوں لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے پوتے خلیق احمد قاضی لکھتے ہیں:

آپ کے ہم عصر تمام مکاتب فکر کے علماء آپ کے تبحر علمی کے معترف تھے یہی وجہ ہے کہ چکوال کے دو مشہور دیو بندی عالم دین قاضی مظہر حسین صاحبؒ اور مولانا علامہ غلام حبیب نقشبندی صاحبؒ بھی آپ کی عقیدت کا دم بھرتے تھے۔

ایک روایت کے مطابق ہر دو اصحاب نے چکوال آکر سب سے پہلے آپ سے تائید اور اجازت حاصل کی اور پھر اپنا درس قائم کیا ایک روایت کے مطابق قاضی مظہر حسین صاحبؒ آپ کی دعا اور سفارش سے مقدمہ قتل سے بری ہوئے۔

آپ ہی نے اپنے دیرینہ عقیدت مند کرنل ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب

کے ذریعے سے ان کی سفارش کروائی۔

جیل سے رہائی ملتے ہی قاضی مظہر حسین صاحبؒ سب سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔[1]

شادی و اولاد

آپ کی شادی اوڈھروال کے قطب شاہی اعوان خاندان میں ہوئی۔ ضیاء الدین صاحب کی ہمشیرہ سے آپ کا نکاح ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا۔ ایک بیٹا عالم طفولیت میں انتقال کر گیا۔ بیٹوں میں (۱) حافظ غلام محمد (۲) حافظ مشتاق احمد ایڈوکیٹ (۳) حافظ صدیق احمد (۴) حافظ بشیر احمد ہیں۔

وصال اور مزار

آپ کا وصال ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہوا۔ جنازہ چکوال میں استاذ الحفاظ خواجہ حافظ محمد مخدوم صاحبؒ نے پڑھایا تدفین غربی قبرستان میں جانب غرب ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ راقم الحروف کو بھی جنازہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆☆☆☆

[1] برگ ہائے گل (ذکر اکابرین چکوال) ص ۳۱۷۔ مؤلفہ خلیق احمد قاضی

باب 3

حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم بن حافظ فتح نور ڈھاب کلاں

قاضی عبدالحلیم صاحبؒ خاندانی روایات کے مطابق آپ کی ولادت باسعادت ۱۱۴۰ھ مطابق ۱۷۲۷ء موضع نکہ کہوٹ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال کے اعوان خاندان کی شاخ کہوٹ قریش خانوادے حافظ فتح نور بن نظام الملک رہیں نکہ کہوٹ کے علمی وروحانی گھر میں ہوئی۔ [1]

اولادو امجاد

حضرت قاضی عبدالحلیم صاحبؒ نے اپنی زندگی میں یکے بعد دیگرے تین شادیاں کیں۔ آپ کی پہلی شادی موضع پادشہان کے ایک معزز دینی گھرانے سے ہوئی۔ آپ کے سسر اس وقت مغلیہ دور میں حکومت کی جانب سے علاقہ کے قاضی تھے انہیں قاضی صاحب نے پادشہان میں درس وتدریس کا وسیع سلسلہ شروع کرر کھا تھا۔

روایت کے مطابق قاضی عبدالحلیم صاحبؒ نے اسی ورسِ پادشہان میں بھی کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے۔ جب تعلیم مکمل کر کے واپس آئے تو والد صاحب نے پادشہان ہی میں قاضی صاحبؒ کے ہاں پہلا نکاح ہوا۔

شادی کے کچھ عرصہ بعد بادشاہ عالمگیر ثانی دہلی کے حکم سے آپ کو

1 سوانح حیات مولانا عبدالحلیم قاضی مولفہ سعید انظفر کہوٹ ص ۳۴

علاقہ کا قاضی مقرر کر دیا۔ یوں پادشہان سے قضاۃ منتقل ہو کر ڈھاب کلاں آ گئی۔[1]

حضرت قاضی عبدالحلیم صاحبؒ کی پہلی اولاد ان کے فرزند قاضی احمد نور ہیں۔ اور بعد ازاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں جو کہ موضع اوڈھروال اور بھیں میں بیاہی گئی تھیں اور اوڈھروال والی بیٹی کی نرینہ اولاد میں قاضی محمد شاہ المعروف احمد شاہ ہوئے قاضی محمد شاہ مرحوم و مغفور سے ان کے دو بیٹے ہوئے محمد مسعود منہاس اور محمد ایوب منہاس۔ ان میں سے محمد ایوب منہاس وفات پا چکے ہیں۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائیں آمین۔ بھیں والی صاحبزادی کی نرینہ اولاد میں سے قاضی محمد منور مرحوم تھے جن کی واحد صاحبزادی تھی جو کہ قاضی فخرالحسن صاحبؒ کی زوجہ تھی۔ ان کی اولاد سے نواسے ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن۔ پروفیسر قمر الحسن۔ ڈاکٹر زاہد الحسن اور طارق الحسن صاحب بقید حیات ہیں۔

دوسرا نکاح

قاضی عبدالحلیم صاحبؒ کا دوسرا نکاح آپ کی مرحومہ بیوی کی چھوٹی ہمشیرہ کے ساتھ ہوا۔ ان سے آپ کی اولاد میں قاضی مسرور نور صاحب تھے ان کی دو بیٹیاں ہوئیں۔

[1] ایضاً سوانح حیات مولانا عبدالحلیم قاضی مولفہ سعید انظفر کہوٹ ص ۵۷

بعد ازاں یہ چکوال شہر میں اور موضع پھلڑے سیداں میں بیاہی گئی تھی۔ چکوال والی صاحبزادی کی نرینہ اولاد میں سے حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب دندان ساز خطیب جامع مسجد حجاناں[1] اور قاضی عبدالسلام صاحب، قاضی عبدالوہاب صاحب بقید حیات ہیں جبکہ ان کے دو بھائی قاضی عبدالرب اور قاضی عبدالرؤف صاحب دندان ساز اس جہان فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

پھلڑے سیداں والی صاحبزادی کے بطن سے جو واحد اولاد نرینہ پیدا ہوئی ان کا نام نامی قاضی محمد نور العین مرحوم تھے جو کہ اپنے وقت کے جید عالم دین تھے ان کی اولاد میں ڈاکٹر قاضی محمد شبیر صاحب، قاضی محمد نذیر اور قاضی محمد بشیر صاحب تھے جو کہ اب وفات پا گئے ہیں۔

تیسرا نکاح

آپ کا تیسرا نکاح ڈھوک ڈبری سے ہوا اس زوجہ سے آپ کے تین صاحبزادے قاضی محمد نور، سید نور، فضل نور اور ایک صاحبزادی ہوئی جس کا نکاح چک بازید میں ہوا۔ جن کی اولاد میں قاضی غلام رسول صاحب ہیں۔

1 قاضی عبداللطیف صاحب کی طویل ہوئی ان کی عمر ۱۰۰ سال ہو چکی ہے۔ اور الحمدللہ تادم تحریر وہ بقید حیات ہیں اور چلتے پھرتے ہیں۔

شجرہ نسب قاضی عبدالحلیم صاحب بن فتح نور ڈھاب کلاں

(۱) حضرت علی المرتضیٰ
(۲) حضرت عباس
(۳) عبیداللہ
(۴) حسن
(۵) حمزہ
(۶) جعفر
(۷) علی
(۸) قاسم
(۹) طیار
(۱۰) حمزہ
(۱۱) غلام شاہ
(۱۲) احمد شاہ
(۱۳) سکندر شاہ
(۱۴) فتح شاہ
(۱۵) انور شاہ
(۱۶) نور شاہ
(۱۷) نواب شاہ
(۱۸) کہوٹ
(۱۹) شاہ زمان
(۲۰) شاہ زگاہ
(۲۱) محمد طاہر
(۲۲) مبارک علی
(۲۳) محمد طٰہٰ
(۲۴) کمال علی
(۲۵) قطب علی
(۲۶) زمان علی
(۲۷) محمد یعقوب
(۲۸) بشیر زمان
(۲۹) کمال دین
(۳۰) سگھر خان
(۳۱) بوسال خان
(۳۲) غلام محمد
(۳۳) محمد صالح
(۳۴) محمد مبارک
(۳۵) عبدالباسط
(۳۶) عبدالمالک

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

شجرہ نسب قاضی عبدالحلیم صاحب بن فتح نور ڈھاب کلاں

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حافظ فتح نور ڈھاب کلاں عمر ۱۵۲ سال پائی

قاضی عبد الحلیم صاحب ڈھاب کلاں کے والد حافظ فتح نور صاحب کا خاندان سینکڑوں سال پہلے عراق ایران سے ہجرت کر کے ہندوستان آیا۔ بعد ازاں شہنشاہ ظہیر الدین بابر کے ابتدائی عہد ۱۵۲۶ء تا ۱۵۳۰ء میں پنجاب کے مختلف مقامات پر پڑاؤ کرتا ہوا آپ کا خاندان موضع نکہ کہوٹ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال میں مستقل طور پر آباد ہو گیا۔ قاضی عبد الحلیم کے دادا انظام الملک اپنے قبیلہ کے سردار تھے۔ جن کی اراضی سینکڑوں بیگھوں پر مشتمل تھی۔

(۲) قاضی عبد الحلیم صاحب کے والد حافظ فتح نور صاحب کا شمار جید حفاظ کرام میں ہوتا تھا۔

عبدالوحید

حافظ فتح نور صاحب کی چکوال میں آمد

حافظ فتح نور صاحب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد میں نکہ کہوٹ سے ترک سکونت کر کے چکوال شہر آ گئے۔ اس وقت چکوال شہر ایک چھوٹا قصبہ تھا۔ یہاں تحصیل محلہ میں ایک مسجد کی بنیاد ڈالی اور مسجد کے ارد گرد اپنے خاندان کے گھر آباد کیے۔ اس مسجد کو پہلے تحصیل والی مسجد کہا جاتا تھا آج کل اس کا نام ہجویری مسجد ہے۔

حافظ فتح نور صاحب کی ڈھاب کلاں میں سکونت

حافظ فتح نور صاحب کے قیام چکوال کے دوران ڈھاب کلاں کے لوگوں سے مراسم پیدا ہو گئے اور یوں ڈھاب کلاں میں آمد و رفت شروع ہو گئی۔

اس وقت بابا عبد الشکور صاحب اوڈھر وال والوں کے والد گرامی بابا مخدومؒ ڈھاب کلاں میں رونق افروز تھے اور اپنے فیض باطنی سے لوگوں کو مستفید کر رہے تھے۔ بابا مخدومؒ نے حافظ فتح نور صاحب کو ڈھاب کلاں میں مستقل سکونت اختیار کرنے کی دعوت دی جسے انہوں نے قبول کر لیا۔ اور وہاں چکوال سے ترک سکونت کر کے ڈھاب کلاں میں منتقل ہو گئے بعد ازاں حضرت بابا مخدوم ڈھاب سے واپس اوڈھر وال گاؤں چلے گئے اور اپنی جگہ حافظ فتح نور صاحب کو اہل دیہہ پر اپنا قائم مقام بنا کر اور مسجد کی متولیت و امامت و خطابت بھی حافظ صاحب کے سپرد کر دی۔ اور وصیت بھی کرا دی کہ چوں کہ میں نے زندگی کا بیشتر حصہ یہاں ڈھاب کلاں میں گزارا ہے اس لیے میری وفات ہو جائے تو میری میت کو یہاں ہی دفن کرنا اور ساتھ ہی قبر کی نشاندہی بھی کر دی۔ حافظ صاحب نے جواباً عرض کیا کہ بشرطِ زندگی ایسا ہی ہو گا ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆

باب4

قاضی غلام محمد صاحب چکوالی

مولانا غلام محمد صاحب ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں مولانا غلام رسول کے گھر چکوال میں پیدا ہوئے۔ مولانا غلام رسول صاحب اپنے وقت کے جید عالم دین اور صالح بزرگ تھے۔

تعلیم

مولانا غلام محمد صاحب نے ابتدائی تعلیم والد محترم مولانا غلام رسول صاحب سے حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لیے والد محترم نے آپ کو چکوال سے جانب غرب موضع "حطار" نزد بھرپور بھیجا جہاں اس وقت استاذ العلماء حضرت مولانا برہان الدین صاحب مسند آرائے سریر و درس و تدریس میں تھے۔

جن کے ہاں ملک کے مشاہیر مشائخ حضرت مولانا شمس الدین صاحب سیالوی پیر مہر علی شاہ گولڑوی، پیر لعل بادشاہ بھرپوری، مولانا احمد دین اور قاضی ثناء اللہ صاحب آف پنجائن شامل ہیں۔

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ

ان دنوں ہندوستان میں بڑے بڑے مدارس قائم تھے جن میں لکھنؤ میں مولانا عبد اللہ کا مدرسہ دیوبند میں مولانا قاسم نانوتوی کا قائم کردہ دار

عبدالوحید الحنفی

العلوم دیوبند، سہارنپور میں مولانا احمد حسن کانپوری اور مولانا احمد علی سہارنپوری کے مدارس قابل ذکر ہیں۔

مولانا غلام محمد صاحب کی نظر انتخاب سہارنپور میں مدرسہ مظاہر العلوم پر ٹھہری۔ آپ نے مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لے کر تمام درسی کتب کی تکمیل مولانا احمد حسن صاحب کانپوری سے کی۔ اور دورہ حدیث مولانا احمد علی سہارنپوری سے کیا۔ مولانا احمد حسن، حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مکی کے مرید تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کے سوانح نگار مہر منیر میں لکھتے ہیں کہ میں نے کسی معمر بزرگ کو ایسی نورانی اور جاذبِ نظر شکل و شباہت کا نہیں دیکھا جیسے مولانا احمد حسن کانپوری تھے۔ شفاف گندمی رنگ، کشیدہ قامت، سفید ریش اور اعلیٰ درجے کی نظافت پسندی گفتگو کے وقت گویا منہ سے پھول جھڑتے تھے اس شان علم پر اخلاص وانکسار بے حد، آپ کے نیاز کا ذکر فرماتے ہوئے جناب بابو جی کی طبیعت پر رقت طاری ہوگئی اور فرمایا کہ:

مولانا نے مکہ معظمہ میں اپنے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مزار پر چھ ماہ قیام کیا اور ہر روز اپنی ریش مبارک سے مزار کو صاف کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ وقت کے استاذ الکل کی اپنے شیخ کے ساتھ یہ نسبت نیاز اور عقیدت آج کل کے علماء و زعما کے لیے مقام عبرت و

نصیحت ہے۔[1]

(۲)اور نزہۃ الخواطر ج ۸ میں مولانا ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

محترم فاضل، قاضی غلام محمد بن غلام رسول حنفی چکول، جہلمی چکوال کی طرف منسوب ہے جو کہ ایک دیہات ہے اور پنجاب کے ماتحت جہلم کے علاقہ میں ہے۔ ۱۲۸۲ھ میں پیدا ہوئے اور چھوٹی کتابیں اپنے والد صاحب اور درمیانی کتابیں مولوی برہان الدین صاحب سے اپنے شہر میں ہی پڑھیں۔ اس کے بعد سہارنپور تشریف لے گئے اور وہاں تمام درسی کتابیں مولانا احمد حسن کانپوری سے مظاہر العلوم مدرسہ میں پڑھیں۔ حدیث کی کتابیں شیخ احمد علی بن لطف اللہ سہارنپوری محدث سے پڑھ کر اپنے وطن لوٹ آئے۔ وہیں ایک زمانہ تک لوگوں کو پڑھایا۔ پھر آپ کے شیخ احمد حسن صاحب نے اپنے پاس بلایا اور ان کے نائب کی حیثیت سے دو سال پڑھایا۔ پھر اپنے شہر لوٹ آئے۔ انگریز حکومت کی طرف سے عہدہ قضاء پر بحال ہوئے، آپ علم کے زُہد اور عمل کے قوی اخلاق کے اچھے تھے۔ آپ کی ایک کتاب فن نحو میں متن متین کی شرح ہے اور دوسری قاضی مبارک کے حاشیہ پر حاشیہ ہے۔[2]

(۲) آپ نے چکوال کی قدیمی مسجد فاروق اعظم محلہ خواجگان میں

---

1 برگ ہائے گل ذکر اکابرین چکوال ص ۲۲ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔

2 نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۷ ۴۴۔ مؤلفہ مولانا عبدالحی وابو الحسن علی نودری

تعمیر کرائی۔ اور اس میں جمعہ پڑھایا کرتے تھے دور دور سے لوگ آپ کی تقریر سننے کے لیے آیا کرتے تھے۔[1]

مولانا کرم الدین دبیر ہم عصر تھے

حضرت مولانا کرم الدین صاحب دبیر رئیس بھیں جو کہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خطیب مدنی جامع مسجد چکوال و مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے مہتمم تھے کے ہم عصر تھے۔

مولانا کرم الدین صاحب دبیر نے کسی بد عقیدہ شخص کو اس کی اسلام دشمنی پر بر سر عام جھاڑ پلائی اور اس کے دعویٰ ءِ کذب کو شد و مد سے جھوٹ ثابت کیا۔ مولانا دبیر نے تقریر و تحریر دونوں کو اس کے اسلام دشمن طاقتوں کو انگریز حکومت کی آشیر باد حاصل تھی۔ چناں چہ مخالف گروپ نے مولانا کرم دین دبیر کے خلاف انگریزی حکومت میں ہتک عزت کا دعویٰ کر دیا۔

عدالت کی طرف سے مولانا دبیر کے خلاف سمن جاری ہو گئے اور انہیں عدالت میں حاضر ہو کر صفائی پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔ مولانا کرم الدین صاحب دبیر نے مولانا غلام محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا اور آپ سے مشورہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا: میں

---

[1] برگ ہائے گل ص ۲۴

آپ کی طرف سے بطور وکیل صفائی حاضر ہو کر عدالت میں دلائل دوں گا۔

چناں چہ آپ حسب وعدہ مولانا کرم الدین دبیرؒ کے ساتھ عدالت میں پیش ہوئے اور متنازعہ لفظ کے ستر سے زائد معانی بیان کیے۔ دوران بحث آپ نے ایسے حیران کُن دلائل دیے کہ کمرہ عدالت میں موجود ہر شخص انگشت بدان رہ گیا۔

آپ کے علمی نکات کے سامنے وکیل مخالف کی ایک نہ چلی جج جو خود کوئی صاحب نظر آدمی تھا حضرت مولانا غلام محمد صاحب کے مناظرانہ استدلال سے بہت مرعوب ہوا۔ اس نے فی الفور مولانا کرم الدین دبیر کو باعزت بری کر دیا اور ان کے خلاف مخالف گروپ کا دعویٰ خارج کر دیا۔[1]

ردّ مرزائیت میں مولانا غلام محمد کا کردار

جب مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء وفضلاء نے اس فتنۂ عظیم کے خلاف بھرپور مزاحمت کی۔ علمائے حق نے تحریر و تقریر کے ذریعے قادیانی کو کذاب قرار دیا اور اس کے خلاف متحدہ صف آرا ہو گئے۔

[1] برگ ہائے گل (ذکر اکابرین چکوال) ص۲۸ مؤلفہ خلیق احمد قاضی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

مولانا غلام محمد صاحب نے بھی اس فتنہ کے خلاف بھرپور کردار ادا کیا۔ مرزا قادیانی نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں برصغیر کے تمام مشاہیر علماء کو دعوت مناظرہ دی ان میں مولانا غلام محمد صاحب چکوال کا نام بھی شامل تھا۔ اشتہار میں ۸۶ علماء کے نام درج تھے۔ ان چھیاسی علماء کی فہرست میں مولانا غلام محمد صاحب کا اسم گرامی پچاسویں نمبر پر ہے۔[1]

قاضی القضاۃ

مولانا غلام محمد صاحب کی علمی قابلیت و سماجی خدمات کے پیش نظر حکومت وقت نے آپ کو ضلع کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ آپ نے بطور ضلع قاضی اپنے فرائض تاحیات سرانجام دیے اسی نسبت سے آپ کے خاندان کو "قاضی" کا لقب ملا جو آج تک چلا آرہا ہے اور آپ کے خاندان کی پہچان بن گیا ہے۔[2]

(۲) آپ نے حکومت وقت کو عوامی فلاح و بہبود کی کئی تجاویز بھی دیں۔ ان میں ایک تجویز یہ تھی کہ مسلم کمیونٹی کی جداگانہ شناخت کے لیے ضلعی سطح پر ان کی رجسٹریشن کی جائے۔ حکومت نے آپ کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے تمام اضلاع میں مسلمان آبادی کی رجسٹریشن کر کے ضلعی ناظم یا ڈسٹرکٹ رجسٹرار مقرر کیے۔

---

[1] برگ ہائے گل (ذکر اکابرین چکوال) ص ۳۵ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔
[2] برگ ہائے گل ص ۳۹ مؤلفہ خلیق قاضی۔

مولانا غلام محمد صاحب کو ضلع جہلم بشمول چکوال کا پہلا رجسٹرار مقرر کیا۔

(۳) آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ شادی بیاہ کے وقت نکاح کو باقاعدہ رجسٹرڈ کیا جائے تاکہ قانونی ثبوت مہیا ہو اور سماجی پیچیدگیوں پر قابو پایا جاسکے۔

چناں چہ اس تجویز کی بنیاد پر بھی تحصیل و ضلعی سطح پر رجسٹریشن کا طریقہ رائج ہوا اور یہاں چکوال کے آپ پہلے رجسٹرار مقرر ہوئے۔[1]

وصال

علم و عمل کا یہ درخشندہ آفتاب مدتوں اپنی روشنیاں پھیلانے کے بعد ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء میں غروب ہو گیا۔ آپ کی لوح مزار پر آپ کی تاریخ وصال ۱۹۰۷ء درج ہے جو کہ آپ کے فرزند ارجمند قاضی غلام ربانی صاحب نے بیان فرمائی۔

مزار

مولانا غلام محمد صاحب مرحوم، چکوال کے غربی قبرستان کے شرقی کونہ میں واقع جامع مسجد "علامہ صاحب" کے احاطہ میں شمال مشرقی کونے میں دفن ہوئے۔ اور قبر سادگی کا نمونہ ہے۔ آپ کی قبر پر قبہ

1 ایضاً ص ۴۰۔

نہیں ہے۔ اور قبر پر ہر موسم میں ترو تازہ گھاس کھلی رہتی ہے۔

تصنیف و تالیف

آپ متبحر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مصنف اور مؤلف بھی تھے۔ آپ کی تصانیف کے متعلق نزہۃ الخواطر میں مولانا عبدالحی لکھنوی کے مطابق آپ نے نحو کی کتاب "متن متین" کی شرح لکھی اور اس کے علاوہ منطق کی کتاب قاضی مبارک کے حاشیہ پر حاشیہ تحریر فرمایا۔[1]

اولاد

اللہ تعالیٰ نے مولانا غلام محمد صاحب کو واحد اولاد سے نوازا۔ آپ کے صاحبزادے کا نام غلام ربانی تھا جو کہ عالم دین تھے اور اُن کے اکلوتے بیٹے، غلام صمدانی تھے جو کہ جوانی میں انتقال کر گئے۔ ان کی دو بچیاں تھیں جن کی اولاد موجود ہے۔

[1] برگ ہائے گل ص ۱۴۱ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔

خادم اہلسنت عبدالوحید

- قاضی فضل نور بن عبد الحلیم
  - نور الحق
    - انوار الحق
      - نعیم انوار
      - وسیم انوار
        - عمیس وسیم
        - حسن وسیم
    - ظفر اقبال
      - بلال ظفر
      - صہیب ظفر
      - عثمان ظفر
      - سلمان ظفر
  - فضل حق
    - مظہر الحق
      - ضیاء الحق
      - اعجاز الحق
      - ریاض الحق
      - احسان الحق
      - اکرام الحق
      - ثناالحق
      - احتشام الحق
      - منیب الحق
    - سید نور
      - حبیب الرحمٰن
      - عبد الرحمٰن
      - منیب الحق
  - فضل الٰہی
    - احمد نور

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

آل حافظ فاتح نور بن نظام الملک ڈھاب کلاں

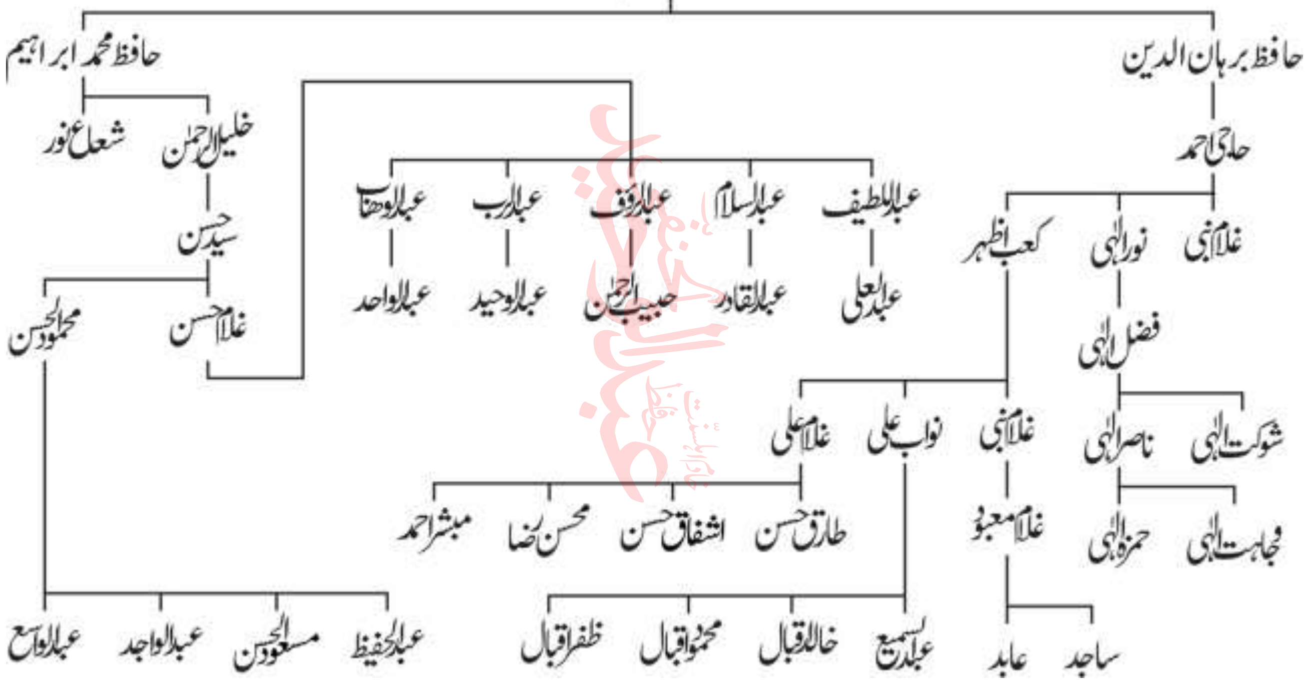

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

بابا مخدوم راضی اوڈھوال کی اولاد[1]

- بابا عبدالشکور[2] اوڈھوال
- عبدالکریم[3]
  - مولوی گل احمد
    - مولوی غلام رسول
      - قاضی غلام محمد
        - غلام ربانی
          - غلام صمدانی
            - منیر فاطمہ
            - زہرہ
      - غلام نبی
        - غلام احمد
          - مقصود احمد
            - غلام فاروق
        - غلام مہدی
          - منظور الحق
            - اکرام الحق
        - غلام جیلانی
          - غلام محمد
            - حبیب احمد
- عبدالباقی[4]
- عبدالحلیم

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

---

1 آپ کا مزار ڈھاب کلاں میں ہے۔
2 آپ کی اولاد اوڈھروال میں ہے۔
3 آپ کی اولاد چکوال میں سکونت پذیر ہے۔
4 آپ کی اولاد پنڈی گھیب میں سکونت پذیر ہے۔

خاندان بابا عبدالشکور اوڈھروال
شجرہ نسب قوم راجپوت مائر منہاس چکوال

مائر[1]
↓
جنڈو ← جیش ← چھمن
↓
میگھا ← بھویا ← سدھر
↓
چکوخان[2]
↓
گھنوں

سلیم خان — ماہپال — حسن خان

سلیم خان:
رجوٹی خان — قطب — اپراس — ڈھل خان — سرفراز خان

قطب
|
منیب
|
میاں مخدوم راضیؒ

عبدالکریم — عبدالباقی — بابا عبدالشکور — عبدالحلیم

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

[1] مائر کا اصل نام بودھا سنگھ تھا جب مسلمان ہوئے مائر مشہور ہوئے۔ (برگ ہائے گل ص ۱۷)
[2] چکوخان کے نام سے چکوال کی بنیاد مشہور ہے اس کی آل اولاد سے چکوال آباد ہوا۔

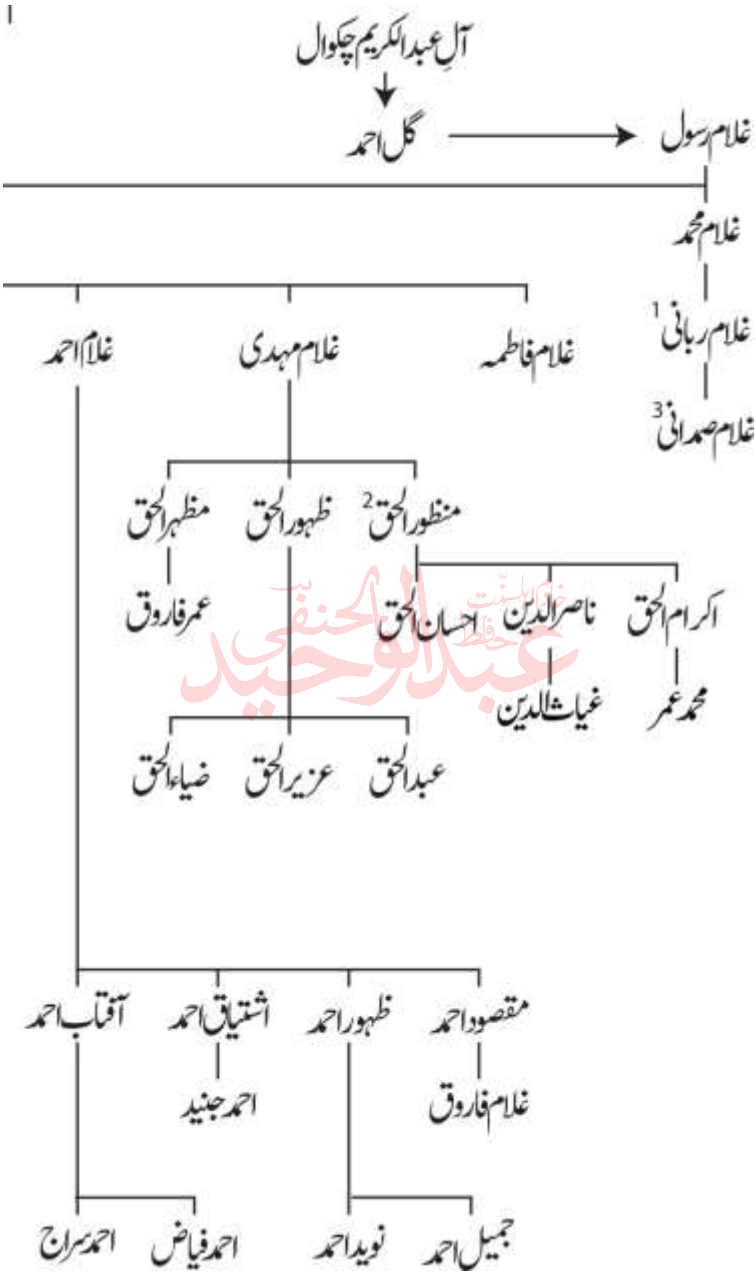

عبدالوحید الحنفی

آلِ عبدالکریم چکوال

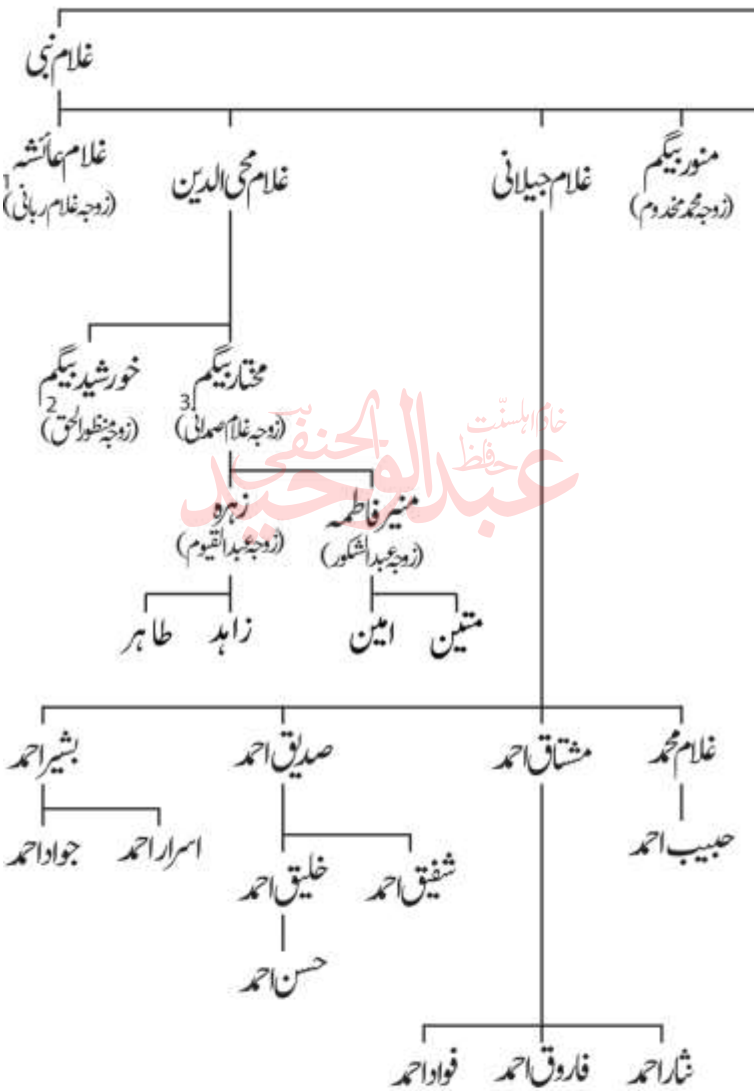

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

قاضی غلام ربّانی صاحب ابن قاضی غلام محمد صاحب

قاضی غلام ربانی صاحب ۱۸۹۲ء میں مولانا غلام محمد صاحب کے ہاں چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔[1] آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا غلام محمد صاحب سے حاصل کی۔ آپ گورنمنٹ ہائی سکول جہلم میں جماعت نہم میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ کہ آپ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اس طرح واپس چکوال تشریف لے آئے۔ پھر آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول جہلم سے میٹرک امتحان پاس کیا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

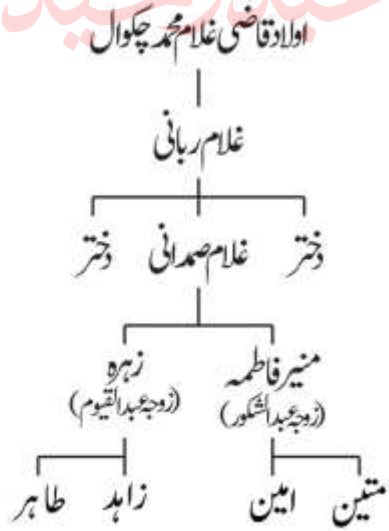

1 برگ ہائے گل ص۴۳ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔

تعلیمی خدمات

آپ کے چچا قاضی غلام نبی صاحب نے انجمن اسلامیہ چکوال کی ۱۹۱۱ء میں بنیاد رکھی۔ آپ بطور معاون اس سے منسلک ہو گئے۔ بعد میں آپ انجمنِ اسلامیہ چکوال کے ناظم اعلیٰ بنے۔

انجمن اسلامیہ چکوال کا سالانہ جلسہ

قاضی غلام نبی صاحب نے ۱۹۱۱ء میں انجمن اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ [1]

قاضی غلام ربانی صاحب نے انجمن اسلامیہ اور اپنے قائم کردہ مدارس کے ذریعے جن منفرد اور انوکھی روایات کی داغ بیل ڈالی ان میں ایک خوبصورت روایت انجمن اسلامیہ کے زیرِ انتظام سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی شامل تھا یہ جلسہ انتہائی شاندار اور وسیع پیمانہ پر منعقد کیا جاتا تھا جو کہ تین دن یعنی جمعہ، ہفتہ اتوار تک جاری رہتا۔ جن میں کئی نشستیں ہوتی تھیں جن میں اس دور کے تمام مکاتر فکر کے نامور اور جیّد علمائے دین دین خطاب کرنے کے لیے دور و نزدیک سے تشریف لایا کرتے تھے۔ ان ممتاز ہستیوں میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ظفر علی خان اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ [2]

یہ سلسلہ ۱۹۷۰ء تک جاری رہا۔

---

[1] برگ ہائے گل ص ۷۹ مؤلفہ قاضی خلیق احمد۔

[2] ایضا برگ ہائے گل ص ۵۱۔

گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول

اسلامیہ ہائی سکول کی بنیاد ۱۹۱۵ میں رکھی۔ اسلامیہ سکول کی ابتداء میں "قاضی خانہ" میں قائم ہوا اور کافی عرصہ تک وہاں ہی رہا۔ اس کی الگ عمارت نہ تھی۔

پھر یہ سکول موجودہ عمارت والی جگہ پر منتقل ہوا اور ابتداء میں یہاں بھی صرف دو چار کمروں کی مختصر تعمیر ہو سکی تھی۔

سکول کی عمارت میں توسیع کے لیے قاضی برادران نے اپنی آبائی ضروری اراضی وقف کر دی۔ سکول کا ہال ۱۹۲۲ء میں تعمیر ہوا۔ اسلامیہ سکول کو ہائی کا درجہ دلانے کے لیے ۱۹۵۰ء میں سکول کی حدود کو جنوب کی طرف بڑھا دیا گیا۔ پرانی عید گاہ کا رقبہ قاضی غلام ربانی صاحب کی عم زاد غلام فاطمہ صاحبہ نے وقف کیا۔[1] جہاں بلال مسجد سرکلر روڈ واقع ہے یہ پہلے خالی جگہ تھی جہاں نماز عید ادا کی جاتی تھی۔ یہ ساری زمین قاضی برادران کی وقف کردہ ہے۔[2]

مدرسہ اشاعت العلوم کی خدمات

قاضی غلام ربانی نے "انجمن اسلامیہ" کے تحت قائم کردہ مدارس، اسلامیہ سکول اور اشاعت العلوم کو چلانے کے لیے دن رات وقف کر

---

[1] برگ ہائے گل ص ۲۷ مولفہ قاضی خلیق احمد۔
[2] ایضاً برگ ہائے گل ص ۴۵

دیا۔ مرکز اُتلی مسجد تھا جس کا نیا نام جامع مسجد فاروق اعظم ہے جو کہ محلہ خواجگان پُرانے میں بازار کے ایک کونہ میں ہے۔

یہاں آپ تدریس کرتے تھے اور جمعہ پڑھاتے تھے۔

چکوال کے چند مخیر حضرات نے ۱۸۹۰ء میں انجمنِ اسلامیہ کی بنیاد رکھی جس کے پہلے صدر حاجی محکم الدین تھے۔ مولانا احمد دین مرحوم ان کے دستِ راست تھے۔ انجمن کے قیام کا مقصد مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کی ترویج تھا۔

۱۹۲۰ء میں قاضی غلام نبی مرحوم کی سربراہی میں اسلامیہ پرائمری سکول کا اجراء ہوا۔ اس کے بعد ایک گرلز پرائمری سکول بھی جاری کیا گیا۔ انہیں دنوں قاضی غلام ربانی صاحب مرحوم انجمن کے ناظم مقرر ہوئے۔ جو تاحیات اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ آپ کی ذاتی دلچسپی اور کوشش کے نتیجہ میں اسلامیہ پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ ملا اور پھر ۱۹۴۷ء میں اسے ہائی سکول بنادیا گیا۔[1]

مناظرہ چکوال ۷/اپریل ۱۹۱۸ء

۷/اپریل ۱۹۱۸ء کو چکوال میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ ہوا جس کی روئیداد "مناظرہ پنجاب" موسوم باسم تاریخی زد اثنا عشر

---

[1] تاریخ چکوال مؤلفہ فضل کریم طارق۔

۱۳۳۶ھ کے نام سے قاضی غلام ربانی صاحب چکوال سیکرٹری اشاعت العلوم چکوال نے قلمبند کی اور مطبع عمدۃ المطبع لکھنؤمیں طبع ہوئی۔

حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل السنت والجماعت کو ایسی فتح نمایاں ملی کہ خدائی مدد کا کرشمہ تھا۔ مجمع نے جس کی تعداد چھ ہزار سے زائد تھی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ انتہا یہ کہ غیر مسلم اصحاب کے تعلیم یافتہ گریجویٹ طبقہ نے بھی بمقتضائے انصاف اپنی تحریری و دستخطی شہادتیں عنایت کیں۔[1]

مولانا عبدالشکورؒ لکھنوئی چکوال آمد

اس مناظرہ میں بطور مناظر لکھنؤ سے امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی تشریف لائے۔ مولانا کرم الدین دبیر رئیس بھیں سے روئیداد سُنیئے: یہ مناظرہ ۱۷/اپریل ۱۹۱۸ء میں خاص چکوال میں ہوا۔ اہل سنت کی طرف سے مولانا مولوی عبدالشکور صاحب لکھنویؒ مدیر النجم لکھنؤ مناظر اور خاکسار معاون مناظر تھا۔ اور دوسری طرف مولوی محمد سجاد لکھنوی اور مرزا احمد علی معاون تھے اس مناظرہ میں بھی شیعوں کو سخت ذلّت ہوئی۔ چناں چہ معزز شرفاء وکلاء وغیرہ اور احمدیہ جماعت کے اراکین نے اپنی شہادت شیعہ کی شکست اور اہل سنت کی فتح پر تحریر کر

[1] برگ ہائے گل ص ۳۷ مؤلفہ خلیق احمد قاضی۔

دی۔ اس کے بعد سید احمد شاہ کی آمد و رفت علاقہ چکوال میں قطعاً بند ہو گئی۔ اور ان کے دل پر کچھ ایسی دہشت بیٹھ گئی کہ جس جگہ خاکسار کا نام لیا جاتا وہاں پہلے ہی سے "ففروا" ہو جاتے ایک عرصہ دراز آپ نے خاموشی میں گزارا۔[1]

وصال اور آخری آرام گاہ

قاضی غلام ربانی صاحب کا ۲۶/ اکتوبر ۱۹۵۸ء مطابق ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۷۸ھ بروز پیر انتقال ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ سابقہ عید گاہ مسجد بلال نزد گورنمنٹ پرائمری اسلامیہ سکول کے خالی احاطہ میں ادا کی گئی۔ آپ کا مزار غربی قبرستان کے شرقی کونہ میں واقع جامع مسجد علامہ صاحب والی کے شمال مشرق میں اپنے والد گرامی قاضی غلام محمد صاحب اور اپنے چچا غلام نبی صاحب کے پائنتی واقع ہے۔

لباس

قاضی غلام ربانی صاحب سادہ لباس زیب تن کرتے۔ عام طور پر سفید لباس پہنتے اور سر پر پگڑی باندھتے تھے۔ تہبند یا شلوار پر سفید قمیض پہنتے تھے۔[2]

---

[1] کرم دین دبیر مولانا۔ آئینہ مذہب شیعہ ص ۱۳ سیرت مولانا کرم الدین ص ۱۳۳۔ اس مناظرہ کی تفصیل کا مطالعہ کرنے کے لیے کتاب مولانا کرم دین صاحب دبیر کی حیات خدمات میں شائع ہو چکی ہے۔

[2] برگ ہائے گل ص ۶۳۔

قاضی غلام صمدانی بن غلام ربانی

قاضی غلام صمدانی ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اوائل عمر میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی قاضی غلام ربانی صاحب کی نگرانی میں اسلامیہ سکول اور مدرسہ اشاعت العلوم سے حاصل کی۔

مزید تعلیم کے لیے والد گرامی نے آپ کو بہاولپور بھیجا جہاں آپ نے شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی سے کسب علم حاصل کیا۔ دوران درس حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے فرزند پیر سید غلام معین الدین شاہ صاحب المعروف لالہ جی آف گولڑہ شریف کا ہم مکتب و ہم درس ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا۔ آپ نے تمام درسی کتب کی تکمیل شیخ الجامعہ صاحب سے کی اور ۱۹۴۴ء میں فارغ التحصیل ہو کر دستارِ فضیلت حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد قاضی غلام صمدانی صاحب نے چکوال میں اپنے والد گرامی کے قائم کردہ مدرسہ اشاعت العلوم میں بطور مدرس خدمات سرانجام دینے لگے۔

شادی

قاضی غلام صمدانی صاحب کی شادی اپنے ماموں قاضی غلام محی الدین صاحب کی بیٹی خورشید بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کے ہاں دو

بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

وفات اور آخری آرام گاہ

عین جوانی میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی آخری آرام گاہ بھی غربی قبرستان کے شرقی کونہ میں واقع جامع مسجد علامہ صاحب والی میں اپنے والد کے قدموں میں ہے۔[1]

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

1 گل ہائے رنگ۔ ص ٦٧۔ مولفہ خلیق احمد قاضی۔

باب 5

تاریخ قومِ اعوان

ضلع چکوال

پاکستان کے صوبہ شمالی پنجاب میں ضلع چکوال واقع ہے۔ روایت ہے کہ جموں کے ایک راجہ مائر کی نسل سے چکو خان کے نام سے چکوال مشہور ہے۔ پہلے یہ علاقہ صوبہ سرحد میں شامل تھا پھر انگریز دور میں چکوال ضلع جہلم کی تحصیل بنا۔

دسمبر ۱۹۸۵ء میں پاکستان کے صدر ضیاء الحق نے جب چکوال کا دورہ کیا تو شہریان چکوال کے مطالبہ پر چکوال کو وہ ضلع کا درجہ دے گئے۔ یکم جولائی ۱۹۸۵ء کو چکوال ضلع بنا۔ چکوال شہر جہلم سے ۷۰ میل اور راولپنڈی سے ۶۰ میل کے فاصلے پر جانب غرب واقع ہے۔

راولپنڈی اور سرگودھا کو ملانے والی سڑک چکوال کے درمیان سے گزرتی ہے۔ موٹروے پر کلر کہار اور بلکسر سے چکوال روڈ پر ہے۔ اسی طرح میانوالی اور جہلم کو ملانے والی سڑک بھی چکوال کے درمیان سے گزرتی ہے۔ اس کے علاوہ جہلم روڈ، پنڈی روڈ، سرگودھا بھون روڈ اور تلہ گنگ اوڈھروال روڈ بھی اس ضلع کی مشہور گزر گاہیں ہیں۔ چکوال

زمانہ قدیم سے علاقہ دھنی کا اہم مرکز رہا ہے۔

اعوان یا آوان لفظی تحقیق

تاریخ علوی اعوان میں محبت حسین اعوان لکھتے ہیں:

(۱) دو تین سو سال پرانے سرکاری کاغذات محکمہ مال کا معائنہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ علوی اعوانوں کا اندراج ذات کے خانے میں گوت کا نام درج ہے اور قوم کے خانے میں "آوان" لکھا ہوا ہے۔ ہری کوشن رائے کون کی مردم شماری رپورٹ میں لفظ آوان ہی لکھا گیا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ آوان سنسکرت کا لفظ ہے جس کے معنیٰ محافظ کے ہیں۔ بیرونی حملہ آوروں کی مدافعت کے باعث ہندوؤں کے عہد میں یہ لوگ آوان اور مسلمانوں کے عہد میں قطب شاہی اعوان کہلائے جانے لگے۔

(۲) میرے نزدیک لفظ اعوان کے ایک معنیٰ ہیں اور دونوں صوتی اعتبار سے ایک ہیں۔ اوّل لفظ آوان کی املا غلط ہے درست املا اعوان ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوؤں نے ہندی رسم الخط میں اعوان کو آوان لکھا کیوں کہ ہندی رسم الخط میں حرف "ع" کی جگہ "آ" استعمال ہوتا ہے اور اس لفظ آوان کا مطلب اعوان ہی ہے۔

جلال الدین اکبر بادشاہ کے دور حکومت میں لفظ اعوان کو آوان لکھا

گیا۔

(۳) تاریخ الاعوان مطبوعہ دین محمد پریس لاہور ۱۹۵۹ء میں ملک شیر محمد خان لکھتے ہیں کاغذات مال میں لفظ اعوان کو آوان لکھا جاتا ہے جو سراسر غلط ہے۔ شروع شروع میں ہندوستان میں آنے پر یہاں کے باشندوں نے محض صوتی مناسبت سے آوان کہا ہو گا کیوں کہ ہندی زبان میں "ع" کوئی حرف نہیں۔

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

پاکستان و ہندوستان میں آباد علوی اعوان

حضرت علی المرتضیٰؓ

- عبداللہ
- عبیداللہ
- جعفر
- محمد الاکبر (محمد حنفیہ)
  - علی
  - محمد عرف زبیر
  - عون عرف سکندر
  - میر بطل غازی
  - میر آصف غازی
  - میر عمر غازی
  - محمد
  - میر طیب غازی
  - میر طاہر غازی
  - ابو علی عطا اللہ غازی
- حسن
  - علی
  - محمد
  - علی
  - عیسیٰ
  - المصری
  - ابو الحسن
- عون
  - محمد

[1] بحوالہ مطابق مراۃ مسعودی۔ جمہرۃ انساب العرب ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴ھ-۴۵۶ھ) تاریخ عوان علوی ص ۲۷-۳۷۔ تاریخ الاعوان ملک شیر محمد۔ تاریخ حیدری مولف حیدر علی۔ تحقیق الاعوان ملک خواص خان۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید

پاکستان وہندوستان میں آباد علوی اعوان

ابوعلی عطا اللہ غازی

- میر سالار ساہو
  - سالار مسعود غازی (مدفون بہرائچ انڈیا)
- میر قطب حیدر شاہ غازی
- سالار سیف الدین (لاولد)

میر قطب حیدر شاہ غازی:

بشیر علی — مزمل علی کلگان — زمان علی — نصیر علی — امیر علی — نذیر علی

مزمل علی کلگان:

غلام علی (معروف بہ غاند عرسی)

محمود علی
محمد علی
گوہر علی
مہر علی
سرخرو خان
عطا محمد
عید محمد
مسعود
سگھر
محمود علی
دراب خان
مہر علی

سگھر علی
مہر علی
صادق
جالب
کرایم
ڈھیرو خان
اگر خان
اولیاء خان
امیر خان
گل امیر
محمد نور
محمد اسمٰعیل

محمد فاضل
محمد لطیف
غلام مصطفےٰ
نیک محمد
میاں محمد
شرف دین
عبد الحکیم
عبد الرشید
عبد الوحید
محمد ابو بکر
محمد زبیر علی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آلِ مزمل علی کاگان بن قطب حیدر شاہ[10]

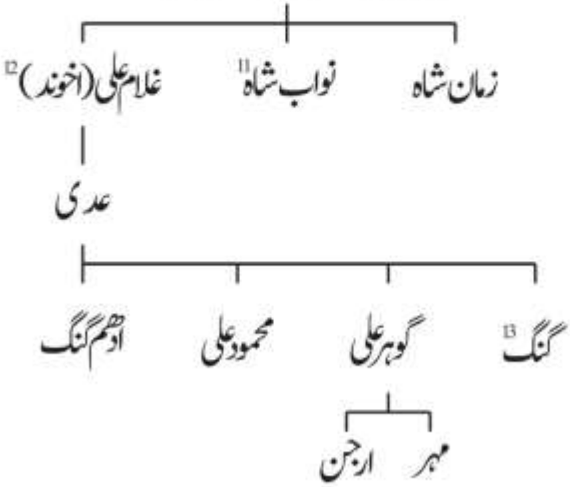

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

---

[10] مزمل علی کاگان کی اولاد کالاباغ کے کنارے ڈھنکوٹ میں مستقل آباد ہوئی۔ اور وہاں سے کچھ لوگ ہجرت کر کے پاکستان کے دوسرے علاقوں اور آزاد کشمیر میں جا کر آباد ہو گئے۔ پنجاب (انڈیا) کے ایک شہر انبالہ میں بھی مزمل علی کلقان کی اولاد ملتی ہے۔

[11] مزمل علی کلقان کی پشت سے نواب علی کی اولاد موضع رساڑی آزاد کشمیر میں ملتی ہے۔

[12] غلام علی کی اولاد سے دھول کی اولاد موضع ڈھلیا ضلع لاہور میں آباد ہے۔

[13] جہلم گزٹ پارٹ اے ۱۹۰۴ء کے مطابق گنگ ایک گوت ہے جو اعوان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

باب 6

آلِ حضرت علی المرتضیٰؓ

جعفر الاصغر بن محمد الاکبر بن حضرت علیؓ المرتضیٰ

(۱) تحقیق الاعوان مطبوعہ مانسہرہ ہزارہ ۱۹۶۶ء کے مؤلف محمد خواص خان گولڑہ نے سِرُّ السلسلۃ العلویہ جو ۳۲۱ھ میں لکھی گئی، کے حوالہ سے مؤلف لابی نصر بخاری لکھا ہے کہ

"جعفر الاصغر، محمد الاکبر بن حضرت علی المرتضیٰ کے بیٹے تھے اور عبداللہ کا بیٹا جعفر تھا"

(۲) تاریخ مسعودی، تاریخ ابنِ خلدون اور جمہرۃ انساب العرب کے علاوہ مختلف تاریخوں میں محمد الاکبر کے بیٹے جعفر کا تذکرہ ملتا ہے۔ جو "جعفر الاصغر" کے نام سے مشہور تھے۔ جعفر الاصغر بن محمد الاکبر بن حضرت علی صاحبِ اولاد تھے۔ دو بیٹے موسیٰ اور عبیداللہ تھے۔ جن سے نسل چلی۔

(۳) ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر

سید احمد کرمانی آل ابی طالب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

محمد الاکبر کی نسل ان کے دو بیٹوں علی اور جعفر سے چلی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جلد چہارم صفحہ ۶۰۱ پر جعفر بن محمد الاکبر بن حضرت علی کی اولاد سے ابوالحسن علی کا تذکرہ ملتا ہے۔[1] کتاب میں مذکورہ ابوالحسن علی کا شجرہ اسی طرح درج ہے۔ ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد الاکبر بن حضرت علی۔ یہ حضرت علی کی پانچویں پشت تھے۔

ان کا زمانہ تیسری صدی ہجری کا تھا۔ عباسی خلیفہ متوکل امام محمد الحسن درج ہے۔

یہ زمانہ ۲۳۳ھ کا تھا۔ گویا محمد الاکبر کی پانچویں پشت میں جو اولاد تھی اس کا زمانہ تیسری صدی ہجری کا زمانہ تھا۔ ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محد الاکبرؒ بن حضرت علی کی وفات بحوالہ تاریخ سعودی ص ۶۸۳ھ المعتز باللہ کی خلافت میں ۲۶ جمادی ثانیہ ۲۵۴ھ کو پیر کے دن ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر چالیس تھی۔ اس کی نماز جنازہ احمد بن التوکلی علی اللہ شارع بن ابی احمد نے سامرا اس کے گھر میں پڑھائی اور وہیں اسے دفن کیا گیا۔ اسی تاریخ مذکور کے ص ۶۸۳ پر علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد الاکبر بن علیؓ کا تذکرہ ملتا ہے۔

(۴) تاریخ مسعودی تاریخ ابن خلدون تاریخ جمہرہ انساب العرب

---

[1] تاریخ علوی اعوان ص ۲۶۷۔ مؤلفہ محبت حسین اعوان مطبوعہ ادارہ تحقیق الاعوان پوسٹ بکس ۸۸۳۵ صدر کراچی۔

کے علاوہ مختلف دیگر کتابوں میں تاریخی حوالوں سے جعفر بن محمد اکبر کی اولاد کا شجرہ نسبت اس طرح ہے:

تواریخ میں منقول شجرات قومِ اعوان

منقول از	تذکرہ اسادات	مراۃ مسعودی	تاریخ حیدری	تحقیق الاعوان	تاریخ الاعوان
۰۱	حضرت علی	حضرت علی	حضرت علی	حضرت علی	حضرت علی
۰۲	محمد الاکبر	محمد الاکبر	محمد الاکبر	محمد الاکبر	محمد الاکبر
۰۳	علی				
۰۴	محمد				
۰۵	عون		عون سکندر ثانی		
۰۶	ـ	عبدالمنان	عبدالمنان	عبدالمنان	عبدالمنان
۰۷	ـ	بطل	بطل	بطل	بطل
۰۸	آصف	آصف	آصف	آصف	آصف
۰۹	اسید عمر	عمر	عمر	عمر	عمر
۱۰	محمد	محمد	محمد	محمد	محمد
۱۱	طیب	طیب	طیب	طیب	طیب
۱۲	طاہر	طاہر	ـ	ـ	ـ
۱۳	عطاءاللہ	عطاءاللہ	عطاءاللہ	عطاءاللہ	ـ
۱۴	قطب حیدر	قطب حیدر	قطب حیدر	قطب حیدر	قطب حیدر

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

شجرہ نمبرا تذکرہ اسادات مؤلفہ سید محبوب شاہ میں سے لیا گیا۔

شجرہ نمبر ۲ مراۃ مسعودی مؤلفہ عبدالرحمٰن چشتی

شجرہ نمبر ۳ تاریخ حیدری مؤلف حیدر علی لدھیانوی میں سے نقل کیا گیا ہے۔

شجرہ نمبر ۴ تحقیق الاعوان مؤلفہ محمد خواص خان

شجرہ نمبر ۵ تاریخ الاعوان از شیر محمد خان اعوان

- تاریخ علوی اعوان میں ہے کہ:

محمد الاکبر کے بیٹے علی کی اولاد سے ایک بیٹے کا نام عون تھا۔ غالباً عون کا لقب سکندر ثانی ہوا۔ عون کے باپ کا نام علی تھا اور یہ علی، محمد الاکبر کے فرزند تھے اس طرح عون حضرت علی المرتضیٰؓ کا پڑپوتا تھا۔[1]

- تاریخ حیدری جو کہ مراہ مسعودی سے ماخوذ ہے کے مطابق

عبدالمنان جو کہ عون سکندر کے بیٹے تھے اور ان کے باپ محمد عرف زبیر اور اُن کے باپ علی تھے جو کہ محمد الاکبر کے فرزند تھے۔ لیکن شجرہ میں اُن سے عون کے باپ محمد عرف زبیر کا نام رہ گیا ہے۔

تاریخ علوی اعوان کے ص ۱۲۷ پر قطب حید شاہ کا شجرہ یہ درج ہے:

۱۔حضرت علیؓ، ۲۔محمد الاکبر (محمد حنفیہ)، ۳۔علی، ۴۔محمد،

---

[1] تاریخ علوی اعوان ص۲۷۳۔ مؤلفہ محبت حسین اعوان مطبوعہ ادارۂ تحقیق الاعوان پاکستان۔ پوسٹ بکس ۸۸۳۵ صدر کراچی ۵۰۸ یونی شاپنگ سنٹر۔ عبداللہ ہارون روڈ کراچی۔ فون 0300-8939799

۵۔ عون، ٦۔ عبد المنان، ۷۔ بطل، ۸۔ آصف، ۹۔ ایسدن عمر، ۱۰۔ محمد، ۱۱۔ طیب، ۱۲۔ طاہر، ۱۳۔ ابو علی عطاء اللہ، ۱۴۔ قطب حیدر۔

محمد الاکبر حنفیہ بن علی المرتضیٰؓ سے اعوانوں کا نسبی تعلق

اعوان قوم کا نسبی تعلق محمد بن علی المرتضیٰ سے ہے آپ کی اولاد میں ۱۸ بیٹوں میں سے (۱) حضرت حسنؓ، (۲) حضرت حسینؓ، کے بعد (۳) محمد جو "الاکبر" کی اضافت سے بھی مشہور ہیں۔ اپنی والدہ کی نسبت سے "محمد بن حنفیہ" کہلاتے تھے۔

محمد بن حنفیہ کی پیدائش

علامہ ابنِ کثیر نے تاریخ ابنِ کثیر میں محمد بن حنفیہ کی پیدائش ۱۵ ہجری لکھی ہے۔

والدہ کا نام

تمام مشہور و مستند تواریخ میں محمد الاکبر کی والدہ مکرمہ کا نام خولہ بنت جعفر لکھا ہے۔

وفات

حضرت عبد اللہ بن زبیر کی وفات کے بعد آپ نے عبد الملک بن مروان کی بیعت کر لی تھی۔ اس کے دور حکومت میں ٦۵ سال کی عمر میں

۸۱ھ مطابق ۷۰۰ء میں وفات پائی۔ مزار مدینہ شریف جنت البقیع میں ہے۔

"اعوان" قوم سے تعلق رکھنے والے بے شمار اولیاء اور علماء کے فضل وکمال اور عظمت و جلال کے تذکروں سے شرق و غرب میں ڈنکے بج رہے ہیں تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ قریش کے بعد اعوان قوم سر فہرست ہے۔ "سادات" اور "اعوان" قدیم اقوام ہیں جو اعلان اسلام کے بعد معرضِ وجود میں آئیں۔

اعوان قوم کی تاریخ بہت قدیم ہے۔یہی اعوان عرب سے اٹھ کر عراق و ایران، روس و چین، افغانستان اور برصغیر پاک و ہند میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے اور اپنے آباؤ واجداد کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جہاں بانی اور شمشیر زنی میں کمال حاصل کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دینِ اسلام کی تعلیم و تبلیغ کا فریضہ بھی سر انجام دیا۔ تاریخ کی ورق گردانی کرنے والوں پر بخوبی عیاں ہے کہ اعوانوں نے ظالم اور باغی حکمرانوں کی نیت درست کرنے کے لیے اپنی جرأتمندانہ صلاحیتوں کو بروکار لائے رکھا۔ اعوان جو علوی بھی کہلاتے ہیں ان کا تعلق حضرت علی المرتضیٰؓ کے ساتھ ہے۔

بادشاہ بابر نے اپنی کتاب "تزک بابری" میں بھی یہی لکھا ہے اہلِ بغداد نے جو سفر نامہ مرتب کیا اس میں اعوان قوم کو عون بن یعلیٰ کی

اولاد لکھا مگر بعد میں تحقیق پر یہ ظاہر ہوا کہ عون علوی محمد حنفیہ کی اولاد سے ہیں۔ اور محمد حنفیہ حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد

مؤرخین نے حضرت علی المرتضیٰ کے ۱۸ صاحبزادوں کا تذکرہ کیا ہے جن میں کم و بیش ۱۰ صاحبزادے میدان کربلا میں شہید ہو گئے۔

(۱) حضرت حسنؓ، (۲) حضرت حسینؓ، (۳) حضرت محمد حنفیہؒ (الاکبر)، (۴) حضرت عباس، (۵) حضرت جعفر، (۶) حضرت عبداللہ ابو بکر، (۷) حضرت عمر، (۸) حضرت عثمان، (۹) حضرت عبیداللہ، (۱۰) حضرت یحییٰ، (۱۱) محمد الاصغر، (۱۲) عون، (۱۳) محمد اوسط، (۱۴) حضرت حضیر بن علی، (۱۵) ابراہیم بن علی المرتضیٰ، (۱۶) عبداللہ اصغر، (۱۷) عمر اصغر، (۱۸) عباس اصغر۔

ان اٹھارہ بیٹوں میں سے ۵ صاحبزادوں سے مرتضوی نسل جاری ہوئی۔ باقی لاولد فوت ہوئے۔[1]

وانما کان النسل من خمسة وهم الحسن و الحسين و محمد (بن الحنيفه) و العباس و عمر تغلبه رضی اللہ عنہم اجمعین۔[2]

[1] بحوالہ سیرت علی المرتضیٰ ص ۵۳۲ از مولانا محمد نافع

[2] تاریخ البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۳۱ از علامہ ابنِ کثیرؒ۔

حضرت عون قطب شاہ اعوان

حضرت علی المرتضیٰ کے ۱۸ بیٹوں میں سے حضرت محمد الاکبر حنفیہ کی اولاد میں سے بارہویں پشت سے حضرت محمد قطب حیدر شاہ ہوئے۔

یہ بزرگ بغداد شریف میں سکونت پزیر تھے اور تاریخی روایات و واقعات کے مطابق قطب شاہ علوی کا دور اور سلطان محمود غزنوی کا زمانہ ایک تھا۔ دونوں ہم عصر تھے۔

محمود غزنوی ۳۶۱ھ میں پیدا ہوئے، ۴۶۱ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ محمد الاکبر حنفیہ ۱۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۱ھ میں وفات پائی۔

قطب حیدر شاہ نے جس عزم و ہمت اور سپاری سے فیض کو پھیلایا اس کی مثال نہیں ملتی آپ کا سن پیدائش ۳۵۸ اور سن وفات ۴۳۱ ہجری ہے، عمر ۷۴ سال پائی۔

برصغیر پاک و ہند میں تبلیغ اسلام کرنے والے بزرگوں میں آپ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ آپ صاحب سیف بھی تھے۔

آپ کو خصوصیت حاصل ہے کہ آپ نے زبانی وعظ و تبلیغ کے ساتھ ساتھ جہاد بالسیف سے بھی کام لیا اور کوہستان نمک کے علاقہ کالا باغ سے وادی سون سیکر اور ونہار علاقہ چکوال کا وسیع رقبہ جس میں تلہ گنگ کا علاقہ بھی شامل ہے جہاد کر کے ہندو راجاؤں سے آزاد کرایا۔ اور اپنے

اعوان قبیلہ کو مستقلاً یہاں آباد کر کے پائیدار بنیاد پر تبلیغ اسلام کے مشن کو جاری کیا۔ آپ نے اس علاقہ میں حفظ قرآن کا خصوصی اہتمام کیا اور جگہ جگہ درسِ قرآن قائم کیے۔ اس نسبت سے آج بھی اعوان قاری کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ...... علاقہ چکوال و تلہ (طلحہ) گنگ کو مرکزیت حاصل تھی ...... اس لیے اکبری عہد تک اسے اعوان محل کے نام سے موسوم کیا جاتا رہا۔ لاکھوں انسانوں نے آپ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

آج بھی علاقہ تلہ گنگ بھلور مارنکہ کہوٹ و علاقہ چکوال میں ونہار، منارہ، بھیں جھامرہ، بوچھال، اوڈھروال وغیرہ میں آپ کی اولاد قیام پزیر ہے۔ جن میں مولانا قاضی مظہر حسین ابنِ مولانا کرم الدین رئیس بھیں کے آبا و اجداد تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے اور آج بھی مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے فرزند مولانا محمد ظہور حسین صاحب اظہر تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں اہم خدمات سر انجام دے رہیں۔ اور تحریکِ خدام اہل السنت والجماعت کے قائد و امیر ہیں۔

ازواج واولاد قطب شاہ

زوجہ عائشہ

حضرت قطب حیدر شاہ کی بیوی عائشہ سے آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ گولڑہ، حضرت محمد عرف کندلان بھی آپ کے ساتھ شریک جہاد تھے۔ دورانِ جہاد جب آپ نے یہاں سکونت اختیار کی تو ایک ہندو راجہ نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

زوجہ زینب

اور پھر اس کی ایک بیٹی زینب بھی آپ کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا جس کے بعد آپ کے عقد میں دی گئیں۔ جس سے آپ کے بیٹے محمود، مزمل علی، کلگان، امیر جہاں شاہ بختیار اور زمان علی پیدا ہوئے۔

زوجہ خدیجہ

ان کے بطن سے تین بیٹے محمد علی، فتح علی، نجف علی اور ایک بیٹی فاطمہ پیدا ہوئی۔

زوجہ ام کلثوم

ان کے بطن سے تین بیٹے کرم علی، بہادر علی، نادر علی اور ایک بیٹی ہاجرہ پیدا ہوئیں۔

ان تمام بیٹوں کی اولاد سے قبیلہ اعوان قطب شاہی وجود میں آیا۔ اور اس علاقہ سے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ان کا فیض پھیلتا رہا۔ آپ نے تقریباً ۴۰ سال تک اس علاقہ میں رشد و ہدایت کی مشعل روشن رکھی۔

محمد قطب حیدر شاہ کے بیٹے حضرت محمد کندلان کے بیٹے محمد سے اعوان قبیلہ کی ایک مشہور شاخ نے تلہ (طلحہ) گنگ سے ایک میل مشرق کی طرف چکوال روڈ میں ایک ٹیلے پر اپنا گھر بنایا۔ جو آج بھی نکہ کھوٹ کے نام سے موسوم ہے۔ اسی خاندان کی ایک شاخ نے بھیں کے مقام پر علاقہ چکوال میں سکونت اختیار کی یعنی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے آبا و اجداد میں سے مولانا نظام الدین صاحب نکہ کھوٹ سے چل کر بھیں میں قیام پزیر ہوئے۔

جن کی اولاد میں مولانا صدر الدین اور پھر ان کی اولاد میں مولانا کرم الدین صاحب دبیرؔ ہوئے جن کی تاریخ ولادت ۱۸۵۴ء ہے اور تاریخ وفات ۱۹۴۶ء ہے۔ جو کہ اپنے دور کے بہت بڑے عالم دین اور مناظرِ اسلام اور کئی کتابوں کے مصنف تھے اور پنجاب میں فتنۂ مرزائیت اور فتنہ رفض و بدعت کے استیصال میں جس ہمت اور استقامت سے کام کیا ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ [1]

---

[1] مولانا قاضی کرم الدین صاحب کے تفصیلی حالات زندگی کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ مولانا

مولانا کرم الدین کے فرزندوں میں مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے تبلیغ اسلام کا پرچم بلند رکھا جن کی تاریخ ولادت ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۴ بروز منگل مطابق ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ ہے اور تاریخ وفات ۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء مطابق ۳ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ بروز پیر ہے۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ایشیاء کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے اور عالم اسلام کی عظیم شخصیت حضرت مولانا سید حسن احمد مدنی کے خلیفہ راشد تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی مسلک حقہ اہل السنت والجماعت کی نصرت و حفاظت اور تبلیغ و اشاعت میں صرف کی اور بڑی بڑی عظیم تصانیف دور حاضر کے عظیم فتنوں کے ردّ میں لکھیں جو ان شاء اللہ آنے والی نسلوں کی صدیوں تک راہنمائی کریں گی۔

اعوان قبیلہ کی ایک شاخ جھامرہ، کلر کہار میں سکونت پزیر تھی جس کے ایک سپوت حضرت مولانا حافظ عبد اللطیف صاحب نے جھامرہ سے ترکِ سکونت اختیار کر کے دینی تعلیم کے لیے اوڈھروال قصبہ جو کہ چکوال سے ملحقہ ہے سکونت اختیار کر لی اور اپنے دور کے عظیم استاذ حضرت مولانا عبد الشکور صاحب اوڈھروالی سے فیض پا کر اُن کے حکم

عبد الجبار سلفی کی تصنیف "مولانا کرم الدین دبیر کی حیات خدمات" کا مطالعہ کریں جس کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے جس کے ۵۸۶ صفحات ہیں اور دوسری جلد ابھی زیر طبع ہے۔ ادارہ مظہر التحقیق ملتان روڈ لاہور اس کے ناشر ہیں۔

سے اوڈھر وال ہی کو اپنا مستقل گھر بنایا اور پھر یہاں سے تبلیغ و تدریس کرتے ہوئے قرآن کا نور حفاظ قرآن تیار کر کے پھیلایا۔ آج اُن کا فیض پوری دنیا میں پہنچا ہوا ہے۔ ان کی اولاد میں ایک حضرت مولانا حافظ محمد اشرف صاحب تھے دوسرے حافظ غلام مصطفیٰ صاحب تھے۔ اشرف صاحب کی اولاد میں حضرت مولانا حافظ برھان الدین صاحب ہوئے جو کہ بڑے عالم و فاضل تھے۔

محمد اشرف صاحب کے دوسرے بھائی حافظ غلام مصطفیٰ کی اولاد میں صوفی عبد الرشید صاحب ہوئے جن کے فرزند حافظ عبد المجید صاحب، حافظ عبد الحمید صاحب، حافظ عبد الوحید حنفی، حافظ عبد الحلیم، حافظ محمد منیب سلیم، حافظ عبد الحی صاحب ہیں۔

اس طرح محمد بن حنفیہ کی اولاد اپنے اپنے انداز میں آج بھی تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ اور حضرت علی المرتضیٰ کا فیض ان کی اولاد کے ذریعہ نسل در نسل جاری ہے۔ اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

شجرہ نسب عبدالوحید حنفی اعوان اوڈھروال

[1] (۱)محمد زبیر علی بن (۲)محمد ابو بکر بن (۳) **عبدالوحید الحنفی**
(۴)بن عبدالرشید (۵)بن عبدالحکیم (۶)بن شرف دین بن (۷)میاں
محمد بن (۸)نیک محمد (۹)بن غلام مصطفیٰ بن (۱۰)عبداللطیف بن
(۱۱)محمد فاضل بن (۱۲)محمد اسمٰعیل بن (۱۳)محمد نور بن
(۱۴)گل امیر بن (۱۵)امیر خان بن (۱۶)اولیاء خان بن
(۱۷)اگر خان بن (۱۸)ڈھیرو خان بن (۱۹)کریم عرف کریمال بن
(۲۰)جالب بن (۲۱)صادق بن (۲۲)مہر علی بن (۲۳)سگھر علی بن
(۲۴)مہرند بن (۲۵)دراب خان بن (۲۶)محمود علی عرف مونڈ بن
(۲۷)سگھر بن (۲۸)مسعود بن (۲۹)عید محمد عرف عیدل بن
(۳۰)عطا محمد بن (۳۱)سرخرو خان بن (۳۲)مہر علی بن
(۳۳)گوہر علی بن (۳۴)محمد علی بن (۳۵)محمود علی بن
(۳۶)غلام علی عرف عدی بن (۳۷)مزمل علی کلکان بن
(۳۸)قطب حیدر شاہ بن (۳۹)عطاء اللہ بن (۴۰)طاہر بن
(۴۱)طیب بن (۴۲)محمد بن (۴۳)عمر بن (۴۴)آصف بن

---

1 بحوالہ کتاب معارف الاعوان مؤلفہ محمد ریاض انوال اعوان ساکن کہوٹ سارنگ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال

(۴۵)بطل بن (۴۶)عبدالمنان[1] بن (۴۷)عون عرف سکندر بن (۴۸)محمد عرف زبیر بن (۴۹)علی بن (۵۰)محمد الاکبر حنفیہ بن (۵۱)حضرت علی المرتضیٰؓ بن (۵۲) ابو طالب عبد مناف بن (۵۳) عبدالمطلب بن (۵۴) ہاشم بن (۵۵) عبد مناف بن (۵۶)قصی بن (۵۷)کلاب بن (۵۸)مرہ بن (۵۹)کعب بن (۶۰)لوی بن (۶۱)غالب بن (۶۲)فہر الملقب بہ قریش[2]

حضرت علی المرتضیٰ کی محمد الاکبر حنفیہ کی اولاد میں سے حضرت قطب حیدر شاہ کا یہ شمشیر زن قبیلہ خاندانِ غزنویہ، خاندانِ غلامان اور خاندان تعلق تک حق و باطل کے معرکوں میں شریک ہو کر دادِ شجاعت دیتا رہا۔ چناں چہ راجہ پرتھوی راج کا درباری شاعر چندر بردا اپنے راجہ کی شکست کا حال اپنے اشعار میں یوں بیان کرتا ہے......

"راجہ پر غنیم شہاب الدین چڑھ آیا اور مجاہد نامی معزالدین، محمود گولڑہ کندلان اور بختیار وغیرہ آ گئے اور تھانیسر میں تلونڈی پر

[1] بحوالہ تاریخ علوی اعوان مؤلفہ محبت حسین اعوان ص ۳۸۰۔ ناشر ادارہ تحقیق الاعوان پوسٹ بکس ۸۸۳۵ صدر کراچی۔

[2] تاریخ علوی اعوان ص ۳۸۱ پر محبت حسین اعوان نے یہ شجرہ حضرت علی سے قطب حیدر شاہ تک محمد بن علی بن محمد الاکبر بن علی المرتضیٰؓ کا شجرہ نسب حمرۃ النساب از علامہ ابن حزم اندلسی (ولادت ۳۸۴ھ، وفات ۴۵۶ھ) میں بھی مرقوم ہے اس لیے مستند شجرہ نسب قرار دیا گیا ہے۔ ۳۸ سے ۶۲ تک تاریخ مسعودی میں موجود ہیں۔

لڑائی بھاری ہوئی۔ اور راج مسلمانوں کا ہو گیا۔ اور پھر مسلمانوں نے مسلمانانِ لاہور سے راج لے لیا۔ اور آدھے مجاہد مذکور اسی سال الٹے پھر گئے اور آدھے یہاں قلعہ زن ہو گئے۔ اور اسی اثنا میں کئی فقراء اسلام بھی آ گئے۔ اور دین قدیم سے اکثر لوگ پھر گئے۔

تاریخ مخزن ہند میں لکھا ہے کہ:

گویند کہ میر قطب نام شخصے از بغداد او بہند آمد سہ زنان ہند در عقد آوردہ بودند داز ایشاں نسل بسیار شد۔[1]

حضرت علی المرتضیٰ کی اولاد عموماً سادات علوی کے نام سے معروف رہی ہے بعد میں سادات کا لقب صرف حضرت حسنؓ و حسینؓ کی اولاد کے لیے مخصوص ہوا اور دوسری اولاد اپنے آپ کو سید کے علاوہ شیخ، میر، ہاشمی، قریشی، اعوان، ملک اور کھوٹ کے القاب سے مشہور کرتی رہی۔

☆ قبیلہ اعوان کی ذیلی شاخ کھوٹ قریش کے ایک بزرگ نواب علی، فیروز تغلق کے عہد میں دہلی گئے۔ راستہ میں ایک کافر راجہ سائیں پال والی سیالکوٹ کو شکست دی۔ بادشاہ نے علاقہ دھنی کی حکومت انہیں سونپی۔ آپ نے چکوال شہر سے تقریباً آٹھ میل جنوب کی طرف موجود

---

[1] تاریخ مخزن ہند مصنفہ منشی ہنومان پرشاد ص ۱۲۳۔

موضع وریامال کے نزدیک قیام کیا اور علاقہ کا مالیہ اکٹھا کر کے شاہان دہلی کو بھیجتے رہے اور یہاں حکومت کرتے رہے۔

نوٹ ان شجرہ جات کے شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عصر حاضر کے اکابرین کے بارے میں جو معلومات راقم الحروف کے علم میں آئیں، وہ محفوظ ہو جائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق اپنے اکابرین کے نقشِ قدم پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا نصیب کرے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ و سلم۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبد الوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ ۲۱ نومبر ۲۰۱۴ء جمعۃ المبارک

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ چکوال
0334-8706701
www.zedemm.com
zedemm@yahoo.com

اہل سنت کا عَلَم ہوتا رہے گا سر بلند

اہلِ سُنّت کو کمال معرفت بخشا گیا
یہ جماعت راہِ حق کی رازداں رہ جائے گی

سربکف رہتے ہیں جو بھی شرک و بدعت کے خلاف
اُن کی قربانی ہی زیبِ داستاں رہ جائے گی

ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ چاریارؓ
ان کی ہر خوبی سدا وردِ زباں رہ جائے گی

اہلسُنّت کا عَلَم ہوتا رہے گا سر بلند
دستِ باطل میں فقط ٹوٹی کماں رہ جائے گی

چار یاروںؓ کی خلافت کا ہے قرآں بھی گواہ
ان کی عظمت تاقیامت بے گماں رہ جائے گی

قاضی مظہرؒ نے لگایا جو چمن شاداب ہے
عندلیب اس میں ہمیشہ نغمہ خواں رہ جائے گی

☆☆☆☆

ہم نہیں ہوں گے ہماری داستان رہ جائے گی

بس ”نقوشِ زندگی“ اپنا نشاں رہ جائے گی
ہم نہیں ہوں گے ہماری داستاں رہ جائے گی

ہم اٹھے تو پھر کہاں یہ داستانِ حالِ دل
اہلِ محفل کی زباں پر بس نشاں رہ جائے گی

بجلیاں برسائے گی ،برسات کی کالی گھٹا
بوئے صحنِ گلستاں بن کر دھواں رہ جائے گی

کس کو تھا معلوم ہوگا یوں بھی احسانِ بہار
راکھ ہی اک یادگارِ آشیاں رہ جائے گی

ٹوٹ کر رہ جائے گا تارِ نفس کا سلسلہ
داستاں اپنی مگر وردِ زباں رہ جائے گی

کارواں ہوگا نہ آوازِ رحیلِ کارواں
دشت رہ جائے گا ،گردِ کارواں رہ جائے گی

کس کو ہوں گے یاد حنفیؔ کے احوالِ سفر
اپنی منزل بن کہ اِک رازِ نہاں رہ جائے گی

☆☆☆☆

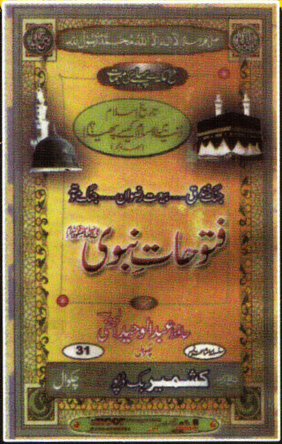
فتوحات نبوی
حافظ عبدالوحید الحنفی
31
کشمیر بک ڈپو چکوال
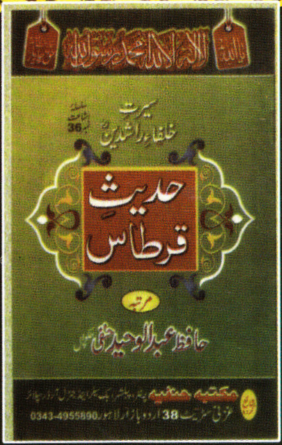
سیرت خلفاء راشدین
حدیث قرطاس
مرتبہ
حافظ عبدالوحید حنفی
مکتبہ حنفیہ
غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار لاہور
0343-4955890
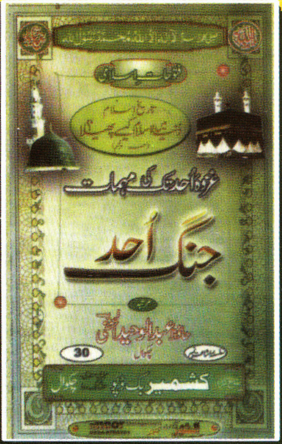
جنگ اُحد
حافظ عبدالوحید الحنفی
30
کشمیر بک ڈپو چکوال
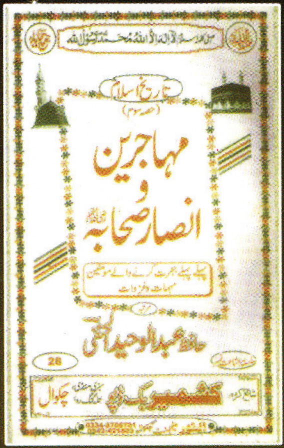
تاریخ اسلام
مہاجرین و انصار صحابہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
28
کشمیر بک ڈپو چکوال
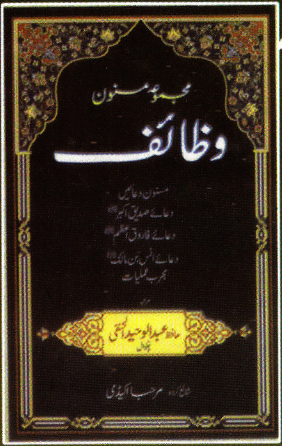
مجموعہ مسنون
وظائف
حافظ عبدالوحید الحنفی
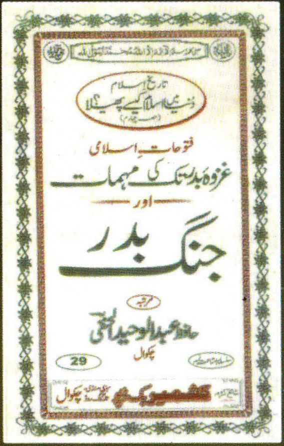
تاریخ اسلام
فتوحاتِ اسلامی
جنگ بدر
حافظ عبدالوحید الحنفی
29
کشمیر بک ڈپو چکوال
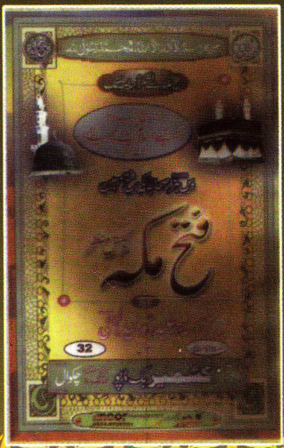
فتح مکہ
32
کشمیر بک ڈپو چکوال
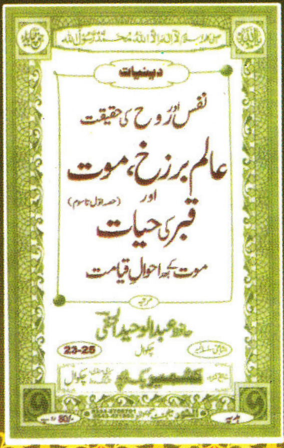
دینیات
نفس اور روح کی حقیقت
عالم برزخ، موت
اور
قبر کی حیات
موت کے بعد احوال قیامت
حافظ عبدالوحید الحنفی
23-25
کشمیر بک ڈپو چکوال
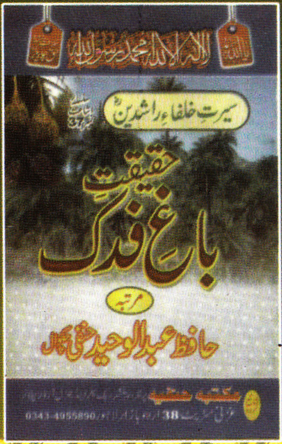
سیرت خلفاء راشدین
حقیقتِ باغ فدک
مرتبہ
حافظ عبدالوحید حنفی چکوال
مکتبہ حنفیہ
0343-4955890